Title – MAADANUL MAUSEEQI MAY RISALA RAAZUL NISA

Creator – Mohd. Karam Iman Khan

Publisher – Hindustani Press (Lucknow).

Date – 1925

Pages – 238, 8.

Subjects – Fan Mauseeqi.

معدن الموسیقی

معہ رسالہ

راز النساء

مصنفہ

شاعر باکمال مصور عدیم المثال طبیب حاذق ماہر فن سپہ گری شہسوار یکتائے عصر فن موسیقی محقق و مورخ

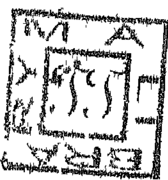
جناب منشی محمد کرم امام خان صاحب مرحوم

حسب فرمائش

جناب منشی سید واجد علی صاحب رئیس سندیلہ ضلع ہردوئی

باہتمام

بابو کیدار ناتھ - ورما - بی - اے



ہندوستانی پریس لکھنؤ مطبوع گردید

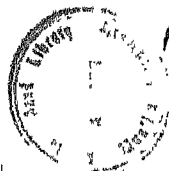
ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

قیمت فی جلد [illegible] درجہ خاص مجلد [illegible]


M.A.LIBRARY, A.M.U.
U11250

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ



مان لب چودھری محمد عبد الغنی صاحب بی اے پلیڈر آنریری سیکرٹری ریشنی لسٹ پریس ایسوسی ایشن آف لندن گریٹ برٹن

منظور ہے گذارش احوال واقعی
اپنا بیان باعث عزت نہیں مجھے

تمام حمد و ثنا اُس معبود حقیقی و صانع باکمال کے لئے ہے جس نے مضراب عالم کو طرح طرح نغموں سے آراستہ و پیراستہ کیا سامعہ و ناطقہ میں گوناگون عجائبات و لذات پیدا کئے۔ سبحان اللہ کیسا خالق ہے وہ جس نے زبان و دہان سے سحر و معجزہ کا کام لیا۔ انسان تو انسان وحوش و طیور کو بھی نغمہ سنجی عطا فرمائی۔ ذرہ ذرہ پتہ پتہ اُس باغبان حقیقی کی مدح و صفت میں رطب اللسان ہے

یارائے زبان کو کہ ثنائے تو کنیم　　توصیف کمال کبریائے تو کنیم

چیزے بہ بساطِ عاشقی دستان نیست ‏ ‏ ‏ جانے کہ تو دادہ فدا سے تو کنیم

درود و سلام حضور سرورِ عالم شفیعِ محشر حضرت محمد صلعم اور جملہ آل و اصحاب پر ہو جنکے طفیل مین عالم وجود عدم سے وجود مین آئی۔

خراباتیان مے پرستی کنید ‏ ‏ ‏ محمد بگوئید و مستی کنید

صاحبانِ ذی وقار و اربابِ فراست پر واضح ہو کہ کتاب لاجواب معروف بہ معدن الموسیقی ایک گوہرِ نایاب و دُرِ بے بہا ہے۔ عرصہ تک طالبانِ صادق و عاشقان تشنہ مانند چشمۂ آبِ حیات پنہان رکر بصد آب و تاب اب ہماری نظرون کے سامنے ہے ان فن و اربابِ بصارت ہی کر سکتے ہین۔

حُسنِ لیلی گرندانی از قتیلِ عشق پرس ‏ ‏ ‏ دردِ مجنون گرندانی از مین شیدا شنو

علمِ موسیقی کا شمار فنونِ لطیفہ مین ہے تعلق اسکا حسنِ سمع سے ہے اور دار و مدار اسکا آواز پر ہے۔ جس طرح کوئی انسان طب کی کتابین پڑھ کر حکیم نہین ہو سکتا اور مصوری کی کتابین مطالعہ کرنے سے باکمال مصور نہین بن سکتا۔ اسی طرح یہ امید کبھی نہین کی جا سکتی ہے کہ محض اس کتاب سے پڑھنے ہی سے بلا عملی مشق و محنت کے کوئی شخص گویا بن سکے

علمِ موسیقی ہندوستان مین تین ہزار برس سے رائج ہے۔ پرانی کتابین اور گرنتھ اس فن پر سنسکرت مین ہین۔ انکا سمجھنا ہر شخص کے لیے اِس زمانہ مین آسان نہین۔ کچھ کتابین فارسی مین ہین۔ اور حال مین اُردو مین بھی دو ایک کتابین اچھی لکھی گئی ہین لیکن زبان اُردو مین کوئی پرانی تصنیف کسی اُستاد کی اِس وقت تک شایع نہین ہوئی ہے۔

کتبِ مطبوعہ کی اِس قلت کے چند اسباب ہین۔

اوّل تو میوزک کی تعلیم کا کسی یونیورسٹی مین انتظام نہین۔ اور نہ کسی اسکول یا کالج کے

نصاب مین داخل ہے۔ اِس فن کے جاننے والے اور باکمال اکثر نہایت درجہ بخیل گذرے ہین۔ اور جو صاحبِ کمال مرا اپنا فن بھی ساتھ لیتا گیا۔ اور اکثر ان مین سے جاہل اور تصنیف و تالیف سے نابلد ہین۔

خوشی غمی۔ جنگ۔ عبادت ہر موقع اور محل پر موسیقی کا عام چرچا ہے۔ علمائے یورپ نے حال مین بہت سے تجربون کی بناپر ثابت کیا ہے کہ اکثر گانے اور راگ دماغی امراض کے علاج مین نہایت درجہ مفید ہین تھکاوٹ اور اضمحلال کے دور کرنے مین بھی گانا اکثر سود مند ہوتا ہے۔ اِس مسئلہ کے نفسیاتی پہلو سے ہندوستان کا غریب مزدور اور دیہاتی چکی پیسنے والی بھی آگاہ ہین۔ گو ان کا علم بالکل غیر شعوری ہے۔ راگ اور گانے کا اثر جانورون پر بھی ہوتا ہے۔ غصہ ور اور ضدی بچے کو مان لوری دیکر کس طرح رام کرلیتی ہے۔ اور سانپ اور ریچھ تومبی کی آواز پر کس طرح مست ہوتے اور جھومتے ہین۔ مختصر یہ کہ گانا ایک ایسی برقی طاقت ہے کہ ہر ذی رُوح کی رگ و پے مین اسکا اثر دَوڑ جاتا ہے اور اسکی سلطنت ہر جگہ جاری و ساری ہے۔ اور لحن داؤدی کا ذکر تو بعض مفسرین نے تفسیر شریف کلام الٰہی مین بھی کیا ہے۔ مشہور عالم پروفیسر بوس کی تحقیقات و انکشافات پر تو ہمکو یہ بھی ماننا پڑیگا کہ پودے بھی اس سے وجد مین آتے ہین۔

المختصر ایک ایسے فن پر اس پُرانی تصنیف کا عام فہم زبان اُردو مین دستیاب ہوجاتا اور پھر ناقدرئ طبع سے مزین نہ ہونا بڑے شرم کی بات تھی منشی سید **واجد علی** صاحب رئیس سندیلہ نہایت درجہ تعریف و شکریہ کے مستحق ہین کہ اُنہون نے اس کتاب کی چھپائی کا بہت بڑا بار اپنے ذمہ لیا ہے۔ ورنہ اس کتاب کے حاصل کرلینے کے معاوضہ مین ازراہ قدردانی بعض معزز و متمول شائقین منشی صاحب کو ایک معتدبہ رقم ادا کرنے پر رضامند تھے۔ مگر آپ نے ایسے طمع غلیظ سے احتراز رکھکر کسی معاملت کو جائز نہ رکھا بلکہ باکمال مصنف کے نام نامی کو زندہ رکھنے کا خیال مدنظر رکھ کر اشاعت کتاب مین کوشش کی ہے۔

آپ نے عرصہ تک نہایت نیکنامی اور خوش اسلوبی سے گورنمنٹ سروس کی ہے - اور

آپکے مربی و سرپرست مشہور گورنر معلی القاب سر چارلس کورٹ ٹیلر بہادر تھے

ایک نادر ذخیرہ پرانی قلمی کتابون کا فارسی عربی اردو وغیرہ مین آپکے پاس ہے - اکثر اس مین

کی کتابین غیر مطبوعہ اور نہایت درجہ قابل قدر ہین - بعض بعض احادیث شریف وغیرہ کتب مذہبیہ مقام

دمشق - ہرات - سمرقند و بیت الحرام وغیرہ کی لکھی ہوئی ہین اور ۴۸ھ ہجری تک کی لکھی ہوئی پائی جاتی

ہین - اور فرامین شاہی آپکے بزرگون کے نام معافیات وغیرہ کے اکبر بادشاہ سے قبل شیر شاہ بادشاہ

کے وقت تک کے ہنوز موجود ہین - ایک رسالہ شاہزادہ دارا شکوہ کا تصنیف کردہ بھی ہے - اور

علم طب کی اکثر نادر کتابین ہین جنکا اب تک طبع ہونا پایا نہین جاتا ہے - چنانچہ یہ کتاب بھی اُسی ذخیرہ

مین دستیاب ہوئی ہے - اور کتاب ہذا کا آپکے یہان آنا اس طور سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب

ہذا کو عقیدت حضرت شاہ خادم صفی صاحب پیرزادہ صفی پور قدس سرہ سے تھی - اور چونکہ حضرت شاہ

موصوف کو (علاوہ اپنے خاندان واجب التعظیم کے) سلسلہ بیعت و اجازت خاندان قادریہ کا منشی صاحب

کے آبا و اجداد سے پہونچا ہے - اس طریقہ سے کہ منشی صاحب کے اجداد مین حضرت شاہ قمر الدین صاحب

کے (جو آپ کے جد امجد حضرت محمد عارف عرف شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس

سرہ العزیز کی چوتھی پشت مین تھی) ایک خلیفہ حضرت شاہ برحق صاحب تھے - اور اُن کے مرید

حضرت شاہ خادم صفی صاحب کے دادا صاحب تھے جنکا کہ نام نامی اسم گرامی جناب حضرت شاہ

غلام ذکریا صاحب تھا پس اسی سلسلہ قدامت کے وسیلہ سے مصنف کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتاب

مذکورہ کا آپکے کتب خانہ مین پہونچنا ظاہر ہوتا ہے - چنانچہ اس شجرہ سلسلہ بیعت کو کسی نے اس طریقہ سے

نظم کیا ہے جسمین سے چند اشعار حسب ذیل ہین -

مظہر انوار برحق حضرت خادم صفی　　　　ہون جناب شہ حفیظ اللہ با صدق وصفا

شہ غلام زکریا غواص بحر معرفت — شاہ برحق شاہ قمرالدین شمس الابتدا
شاہ عین اللہ کہ شہ عباس بود اندر علوم — شہ ولایت شاہ قاسم سرگروہ اولیا

کتاب کے فاضل مصنف اپنے وقت کے اُستاد کامل بلکہ نایاب زمانہ تھے جو فن مصوری شاعری شہسواری اور حکمت وغیرہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ خود ایک مفصل دیباچہ فن ہٰذا پر لکھا ہے جو شامل کتاب ہے ہمکو صرف اتنا عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر ناظرین کو کتاب کا طریقۂ بیان وطرز ادا بعض بعض مقامات پر خصوصاً اخیر "رسالہ راز النسا" میں کسی قدر پیچیدہ ودقیانوسی معلوم ہو تو معاف فرمائیں۔ ہم نے خود اس بات کو اکثر جگہ محسوس کیا ہے اور خیال ہوا تھا کہ عبارت مثل زمانہ موجودہ کے صاف ودرست کردیجاوے یا حصہ "رسالہ راز النسا" کا نکال ڈالا جاوے مگر پھر یہ ذہن میں آیا کہ ہر تحریر کا طرز بیان نرالا اور ایک دوسرے سے جُدا گانہ ہوتا ہے مثلاً جو کتب تاریخ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب ریاضی کا نہیں ہوتا ہے۔ اور جو کتب ادبیہ کا طرز بیان ہوتا ہے وہ کتب طبیہ کا نہیں ہوتا۔ علیٰ ہٰذا القیاس ممکن ہے کہ اپنے طرز تحریر میں ماہر فن مصنف نے کوئی مصلحت مدنظر رکھی ہو اس لیئے فی الحال کتاب جس طرح سے ملی ہے چھپائی جاتی ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں مناسب تغیرات بشرط فرمایش وخواہش ناظرین کے کردی جاینگی۔

اخیر میں میں پیر سید صاحب کی ہمت مردانہ کی داد دیتا ہوں کہ وہ اس کتاب کے طبع ہونے کا انتظام نہایت خوبی سے کررہے ہیں بیشک فن دوستی پر اُن کا بڑا احسان ہے اور وہ ہر طرح سے شکریہ کے مستحق ہیں اُمید ہے کہ پبلک اور ماہران فن خاص طور سے اس کتاب کی قدر کرینگے۔

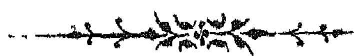
الراقم

چودھری عبد الغنی۔ المرقوم ۲۵ اگست ۱۹۲۵ء

مناقب حضرت محمد عارف عرف سید شاہ ولایت قادری سندیلوی قدس سرہٗ

جدّاعلیٰ سید واجد علی صاحب

انتخاب از کتاب مطبوعہ وسیلۂ نجات موسوم بہ مناجات و مناقب



اے وارثِ خیرالوریٰ اے مجمع فضل و سخا ۔۔۔ وے رونق بزم دغا، یعنی کہ آل مجتبےٰ

شاہِ ولایت نامِ تو، اسرارِ حیدر کامِ تو ۔۔۔ شد آسمان یک گام تو ہمچون عروج

اے ناصبِ علمِ علی، اے سرورِ ۔۔۔ اے واقفِ علمِ نبی، اے مظہرِ شبیر خدا

نورِ تو از نورِ علی، وز نورِ تو صد ہا ولی ۔۔۔ تو خود ظہورِ کاملی، ہستی امام مقتدا

سر از علی تو یافتی، در جان ما انداختی ۔۔۔ ہمراہ حیدر تاختی، در مسجد و ہم در دعا

یا شاہِ مردان بودۂ، خود کعبۂ افسردۂ ۔۔۔ گو از ہمہ بربودۂ، با مجتبےٰ با مرتضےٰ

اے قبلہ گاہِ ۔۔۔ اے دستگیر بیکسان ۔۔۔ اے شاہ شاہانِ جہان، بر ما عطای خود نما

اے سرورِ مشکل شکن، افتادہ بر کویت حسن

از پنجۂ شیر محن، میکن بہ لطفِ خود رہا



نوٹ: مندرجہ بالا مناقب میں بعض بعض الفاظ کتاب سے کہنہ ہونے کی وجہ سے پڑھے نہ سکے

معدن الموسیقی

مع رسالہ

راز النسا

مولفہ

جناب حکیم محمد کرم امام خان صاحب اوناموی استاد فن موسیقی

و موجد راگنیان موہنی و سروری و گوری پر استہانی و بھیروی کرم اشٹہی ۔ و موجد راگہائے جیت لسنتہ ۔ و

پنی سندہوی و سندراوتی و راڈان کیدار و سیام سارنگ وغیرہ

حسب الارشاد

جناب منشی سید اجد علی صاحب رئیس قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سابق سپرنٹنڈنٹ سیتاپور میونسپلٹی و انسپکٹر اکبر اطرائی لکھنؤ

من اولاد جناب حضرت محمد عارف عرف حضرت شاہ ولایت صاحب قادری سندیلوی قدس سرہٗ

باہتمام بابو کیدار ناتھ ۔ ورما ۔ بی ۔ اے

ہندوستانی پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین کہ جس نے ایک زمزمۂ کن سے قانون تمام عالم بنایا۔ الحق جو بغور وتامل خیالات ہر دو عالم لوح دل سے دور کیے تو الوجود بین العدمین کا نقشہ نظر آیا۔ قولہ **شعر**

خیالاتِ دو عالم راچنان از لوح دل شستم — کہ شد بر تختۂ ہستی زیک نقطہ دو خط پیدا

یعنی جبکہ تمامی خیال تختۂ دل سے اٹھا دیئے تو بحالت محویت لوح ہستی پر ایک نقطہ سے دو خط مشاہدہ ہوئے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وہ نقطہ کیا ہے ذات معلّی پروردگار عالم اور دونو خط متعلق ہین عدمین سے۔ بہر حال حمد وثنا اسکی باہر ہے از قیاس وگمان ووہم وخیال۔ **ابیات**

وہ کلمۂ کن کا نغمہ پرداز — اُس گلشنِ دہر کا چمن ساز

طغرا کشِ نو بہار ہے وہ — رنگ گل و نوک خار ہے وہ

بس اُس ترنم ساز رزاق وحوش وطیور وانسان اور سرود پرداز خلاق کون ومکان نے واسطے ہدایت نغمہ سازی عبودیت انسان ضعیف البنیان کہ جو محلّی باشرف المخلوقات ہے۔ رسولان مقبول نزول فرمائے۔ للہ الحمد کہ شادابی بوستان سخن اُسی گلچین قضا وقدر کے سبب سے ہے۔ اگرچہ گل چمن گلدستہ ہوا کے تہمت مین اسکی گریبان چاک نہ ہوتا تو چشم بلبل مین گلستان خار نظر آتا۔ اور سرو آزاد اگر سلسلہ عبودیت مین اسکی

پابگل نہ ہوتا تو ہنگام قمری میں دار معلوم ہوتا۔ **بیت**

ہر ایک پتے سے گل کی بو عیان ہے — اُسی علت سے بلبل نوحہ خوان ہے

اور تمامی جن و انس نغمہ سازی اور سرود پردازی صفت و ثنا میں اُسکی مشغول۔ اور دعا ہر سرود سرا کی اخلاص و طرب میں اُسکی مقبول۔ پس جبکہ لسان مقال شیرین بیان نطق ستایش میں سبق صمٌ بکمٌ پڑھے۔ تو شان الٰہی میں اُسکے کافی ہے سورہ قل ہو اللہ احد۔ اور احیانا اگر خیال اُس نوا سنج پردہ دار جبار و قہار کا بہ نظر پردہ دری اوپر قہر و جلال کے آجائے تو بجز ظل عاطفت تسنیم آب کوثر شفیع روز محشر بدر الدجی نور الہدیٰ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علی آلہ و اصحابہ وسلم کے کوئی ملجائے و ماوائے نہیں ہے۔ سلام ہزاران ہزار اور درود بیشمار اوپر اُس بلبل خوش نوائے عالی حسب و الانسب کے کہ سبب ایجاد کون و مکان اور باعث بنائے زمین و آسمان ہے۔ **رباعی**

محمد باعث ایجاد کل محبوب سبحانی — شرف ہے عیسیٰ گردون نشین کا جسکی دربانی

چراغ طاق گردون ماہ بام یثرب و بطحی — کہ جسکے معجزون پر دال ہین آیات قرآنی

اِس ناچیز ہیچمیرز کا کیا زہرہ اور قلم بریدہ زبان کا کیا یارا کہ جسکی شان مقدس میں سرود ساز زمان نے لولاک لما خلقت الافلاک فرمایا۔ دعوی صفت و ثنا کرے۔ اور درود بیحد و سلام لاتعد اوپر آل اطہار اور اصحاب کبار کے کہ ولا اور مودت اُنکی لاریب وسیلہ نجات عقبی اور کینہ و عداوت اُن سے باعث ادخال سقر بے شبہہ۔ **ابیات**

طاقت ہے بھلا کہان قلم کی — قدرت ہے کسے یہان رقم کی

وان آیا خیال جو رقم کا — زہرہ ہوا آب یان قلم کا

خلاصہ تر یہ ہے کہ مانند قول حقیر قول حضرت بو علی شاہ قلندر قدس سرہ صباح و مسا ہے۔ **ابیات**

اسے خدائے من بحق مصطفیٰ — از طفیل حرمت آل عبا

اے خدائے من بحق جملہ یار — ہر چہ کردم عفو کن روز شمار

روز محشر دار با آلِ رسول — از طفیلِ مقبلان گردد قبول

بند

وردِ رہتا ہے سلامی یہی اکثر میرا — ساتھ ہو پنجتن پاک کے محشر میرا

سبب تالیف کتاب

بیان اختصاراً بہ خیال سمع خراشی نازک مزاجان و مصدع ذہن عالی دماغان بندۂ خاکسار ذرۂ بیمقدار خوشہ چین خرمن نکتہ سنجان سخن و ہوا خواہ سنے نوایان ماہران ہر فن **محمد کرم امام** ولد محمد **دلاور علی خان** ساکن قصبہ اونام متعلقہ اختر نگر صوبہ اودھ بیت السلطنت لکھنؤ بیچ خدمت سامعین نکتہ پرور و شائقین سخن گستر کے عرض و التماس کرتا ہے کہ صاحبانِ فہم و فراست و مشتاقانِ لیاقت و کیاست سہو و خطا کو کہ الانسان مرکبٌ من الخطاء والنسیان ہے۔ ناخن عفو سے حک کر کے بضرب اصلاح ملاحظہ مین لائین۔ اور فقرات منقوشہ قرطاس ہذا کو بگوش دل سماعت فرمائین کہ جد اعلیٰ محمد غوث علی ساکن ملک غور دہلی مین مقرب بارگاہ سلطانی تھے۔ چنانچہ حضور محمد اکبر شاہ بادشاہ سے بہ عطیہ مہر خطاب محمد غوث علی خان فدوی اکبر شاہ غازی مفتخر ہو کے بخدمت چہدہری تپہ جہلوتر متعلقہ مضاف اختر نگر صوبہ اودھ معین و مامور ہوئے اور جدّا مجد محمد زور آور علی خان جنگ چکلہ داران سے تاب نہ لا کے مقام قصبہ اونام مین کہ فاصلہ پنج کروہی ہے بعہد نواب آصف الدولہ بہادر جنت آرامگاہ باعث قرابت و ارتباط و فرط محبت رئیسان عظام کہ فیما بین تھی سکونت اختیار کر کے ملازم سرکار لکھنؤ رہے۔ اور راس ہیچمیرز کو ایام طفولیت سے باوجود کثرت نوشت و خواند و شوق شہسواری و فن سپہ گری اور صناعی وغیرہ کار ہا بلکہ علی قدر منقوش مقسوم اکثر فنون کی نوبت اخذ بہم پہونچی چنانچہ قبل سن تمیز جناب ماموں علیم اللہ خان صاحب و

بشارت علی خان صاحب اور والد مغفور کہ علم موسیقی مین مہارت بے بدل و استعداد کامل رکھتے تھے کسی قدر تعلیم سوزخوانی وغیرہ کرتے رہے۔ زان بعد دار السلطنت لکھنؤ مین صحبت ہمنشینی نواب حسین علیخان صاحب ولد نواب قاسم علی خان صاحب ابن نواب سالار جنگ خان صاحب بہادر اُستاد بے ہمتائے موسیقی مدّت دراز تک رہی۔ مگر اتفاق اخذ سوز وغیرہ معدن علم و کمال و مخزن کسب و افضال جناب قبلہ سیّد میر علی صاحب مغفور سے ہوا۔ ماورا اسکے جبکہ نوبت سفر بہم پہونچی تو جمیع شرفا و مغنیان مثل قوّال و کلاونت و ڈھاریان وغیرہ معاصر اِس زمانے کے جو اُستاد نامی ہین اتفاق سننے کا بے تکلفانہ زمانہ دراز تک رہا اور حتی الامکان علی قدر مقدرت مہمانداری اُنکی مین مصروف رہے اور بعد ازان بعد وفات نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ والی ملک اودھ باعث عنایت بزرگانہ و افراط مکرمت محبتانہ جناب منشی صاحب قبلہ سید غلام عباس صاحب رئیس اعظم شہر شکوہ آباد سر رشتہ دار کلکٹری مقام باندا ضلع بوندیلکھنڈ مین عرصہ تک قیام رہا۔ وہان بھی جو کہ باعث قدر دانی نواب ذوالفقار بہادر رئیس بوندیلکھنڈ اکثر ماہران فن موسیقی اور گوئیے اُستادان کامل جمع تھے اور خود رئیس ممدوح بھی استعداد کامل رکھتے تھے۔ سب کو بے تکلف ایک مدّت تک سُنا اور اکثر رسالہ فارسیہ مثل خلاصتہ العیش و نغمات آصفی و رسالہ مدحہ نایک و رسالہ امیر خسرو و رسالہ تانسین وغیرہ اور کتبہائے ہندی معتبرہ متقدمین و متاخرین مثال رتن مالا و سنگیت ساز و سنگیت درپن و سور ساگر وغیرہ ملاحظہ مین آئین مگر بندہ نے کسی کو اس زمانہ مین مکمّل فن ناد[1] کا نہ پایا۔ الّا جناب بابو رام سہائے صاحب کہ سرود ساز زمان اُنکو بعمر طبعی پہونچائے ہر ایک علم مین علامۂ زمان ہین اور علم موسیقی مین اُن سے کوئی ہی زمانہ عہدہ برا نہ ہوا۔ یا جناب قبلہ میر علی صاحب مغفور کہ نغمہ پرداز کون و مکان نے بہتر اُن سے نغمہ سرائی مین خلق نہ کیا اور فن مرثیہ خوانی مین باوضع و موجد

[1] ناد ہندی مین گانے کو کہتے ہین یعنی اوّل جو ایک صدا ہے وہی اُسی سُر کا نام ناد قرار پایا اور مرکب کر کے بہ شرح بید کے نامزد کیا اور بعد ناد کے بید ہوا اور پھر بید چار ہوے ۱۲ المولف محمد کرم امام

اکمل بجاتے زمانہ ہوے - لاریب اُنکو مطابق شاستر کے کرتے ہوسے دیکھا - چنانچہ اس ناچیز نے
باعث فرط محبت و شفقت جناب بابو صاحب ممدوح و اُستادان زمان و عنایت بزرگان اس فن مین
تحقیقات کامل و صحت عیب و صواب بدلائل پختہ و بے مثل کہ اکثر سے مغنیان حال اُن سے بے بہرہ
ہین کماینبغی حاصل کی اور اکثر باتین کہ وہ کتب ہاے دیرینہ سے باہر سینہ بسینہ چلی آتی ہین اور علاوہ برین
چند قاعدہ حسب رسائی ذہن ناقص اپنے کے ایجاد کرکے ترقیم کئے کہ مطبوع طبع نغمہ سرایان جہان و منظور
خاطر اُستادان زمان ہوے - الحال بخیال اسکے کہ شاید ہجوم کلفت غم و افزائش نسیان الم سے منقشہ
لوح سینہ فراموش نہ ہو جائے اور سبب یورش نسیان وغیرہ یہ ہے کہ یہ خاکسار مشت غبار بہ عنایت
ربّ المشرقین و بوساطت مربیان بروزگار عمدہ مامور رہا - ناگاہ بلحاظ سلسلہ جنبانی برادر کوچک محمد فضل امام خان
کہ علم موسیقی مین اس ہیچمیرز کا مایۂ بساط کیا بلکہ عاشق زار تھا اور یہ ذرہ بیمقدار بھی اُس شمع انجمن خوبی پر پروانہ وار
نثار تھا - اکثر زیب قلم کرتے کہ اے اخی اکرم چشم بیمار ناتوان و زار شاہراہ اصدار مین و چار و انتظار اور
یہ مشتاق و مریض وصال فرقت دیدہ و چاشنی ہجرت چشیدہ تشنہ شربت دیدار رہتا ہے - در خلوت بسر آلی
و بحالت یکجائی کہ لطف زندگانی ہے بقول شخصیکہ مصرعہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھین گے دیوانے دو[1]

اور واقعی فی المثل تالی دو ہاتھ سے بجتی ہے - الحق ضرب المثل ہے ع

دل را بدل رہیست درین گنبدِ سپہر

آخر کار جذبۂ محبت دلی و کشش باطنی ایسی موثر ہوئی کہ ناچار ۱۸۵۳ء مین ضلع بوند ملکھنڈ تحصیلداری پرگنہ
تندواری روزگار سرکار انگریزی سے مستعفی ہوا اور بمقام مولدین پہونچکر ایام مہاجرت کو ساتھ زمانہ

---

[1] دیوانے دو - وجہ دیوانگی یہ سبب ہے کہ اُنکی زوجہ نے اور بندہ زادہ کہ اُسکو متبنی اُنھون نے کیا تھا دونون نے قضا کی اور مولف بھی مبتلائے
درد و غم تھا لہذا وہ مصرعہ بطور ضرب المثل ہے یعنی دو دیوانے کا یکجا ہونا انسب ہے ۱۱

وصال سے مبدل کر کے دار السلطنت لکھنؤ مین بپاس نمکخواری قدیم کہ آبا و اجداد بلکہ تمامی بزرگان وابستۂ دامن دولت شاہی ہین اگر صورت روزگار اس روزگار مین میسّر آئے تو خوشا طالع و زہے نصیب جو پایے اذوقہ تھا۔ ناگاہ بتوسل اُستاد یعنی بابو رام سہاے صاحب کہ اُس زمانہ مین وہ اُستاد نواب اکرام الدولہ بہادر خسر شاہ عصر سلطان عالم تھے۔ خاکسار بزمرۂ مصاحبان نواب ممدوح ممتاز و منسلک ہو کر نظارہ کنان جلسۂ سلطانی ہوا۔ صد حیف کہ بعد عرصہ چند کار سازان قضا و قدر نے سنگ تفرقہ فیما بین ڈال کے ایسا متفرق و پاشان کیا کہ پھر اتفاق تا یوم التناد دشوار تر آہ صد آہ فلک شعبدہ باز سفلہ پرداز اگر یکبار بیاری پیش آتا و باز بعیاری تو البتہ محل شکایت نہ تھا۔ بہر حال یہ کینہ جو نیرنگی اپنی سے باز نہین رہتا بقول میر حسن دہلوی

کسی کا اسے وصل بھاتا نہین یہ دو دل کو یک جا بٹھاتا نہین

آخر کار قسام ازل نے برادر موصوف کو اس جہان فانی سے بعالم جاودانی طلب کر کے مقیم جنت کیا اور مجھ خستہ حال بے پر و بال کو کہ نہ راہ رفتن و نہ پاے ماندن اس گرداب بلا نا پیدا کنار مین یکہ و تنہا چھوڑا۔ حق ہے کہ قضا اُس ترنم ساز قضا نے اپنے اختیار مین رکھی ہے کسی طور مصیبت زدگان و ستم رسیدگان کے گریبان تلک پنجۂ ملک الموت بے حکم محکم سرود ساز قاضی قضا نہین پہونچتا ہے۔ آہ اُسی صدمہ جانکاہ سے طاقت جسمانی طاق جسم سے بالاے طاق ہوئی۔ پھر تو باعث گزند آفت عظیم تفرقہ اعتدالی عناصر مین پڑا اور ابخرات سوداوی جوش مین آکر ایسی مقیم دماغی ہوے کہ جمیع کاروبار دنیاوی کو کھٹراگ پیش نظر ٹھہرا کر ناگاہ شوق صحرا نوردی منقوش لوح سینہ کیا کہ بدانجامی اُسکی سے جملہ کار بے تار ہو گئے اور باوجود ایسے اندوہ بر اندوہ کے جان اس مرغ نیم جان کی قالب عنصری سے پرواز نہ کی۔ بقولہ ع موت کو بھی موت آئی ہم تلک آتے ہوے ؛ الحال بجز اسکے کہ غم و اندوہ و یاس و الم ہر آن مین حامی و مددگار ہین اور نسیان و خبط و جنون ہر حال مین یار و غمخوار ہین اور وہ تمامی جلسہ باعث برہمی سلطنت چشم زدن مین درہم و برہم ہو گیا۔ حیف صد حیف۔ بقولے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اگر آلام مفارقت احبائے غمگسار اور اندوہ مہاجرت خویش وتبار سے ایک شمہ بھی تحریر کرون تو ایک دفتر بلیغ ہوجائے۔ اور داستان فراق خاتمہ پر نہ آئے۔ لہذا مختصراً ۱۳۰۲ہجری مین کہ یہی سنہ ہجرت برادر مغفور ہین۔ کتاب ہذا کو زبان صاف اُردو سے مروجہ تسہیل پسند جمہور عوام او پر سات باب مشمولہ افصالہائے وافصال علوے پردہ ونتیجہا ہائے ترکیب وے کے نام اس رسالہ رنگین خوش آئین کا

معدن الموسیقی سپرد خامہ کیا۔ ناظران عالی منزلت وسامعان بلند مرتبت اور تماریان والاہمت سے چشمداشت یہ ہے کہ بلحاظ عیب پوشی کسی طرح کا میل خاطر الطف مین نہ لائین اور بنظر پردہ داری سے درگزر کرکے اس ہیچمدان نحیف وناتوان کو بدعائے خیر یاد فرمائین۔ یہان سے دیباچہ ہفت ابواب علم موسیقی کو بمضراب شرح روئے تماشائیان پرواکر کے بطرز نو زیب قلم کرتا ہون۔ چاہیے کہ شائقین جان ملاحظہ اُسکے سے ایک لطف عظیم اُٹھائین اور صناعیت نغمہ سازہر دو جہان کو گوشہ خاطر سے ہر لحظہ دہر آن نہ بھلائین۔

باب اوّل مقدمہ سُر وغیرہ او پر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہائے

بیان افصالہائے باب اوّل

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانے والے اور موجد راگہائے ہندی معتبرین پردہ۔ پردہ اوّل مین نائیکان کہ جنہون نے راگ وراگنی وپُتر وغیرہ ایجاد کئے۔ پردہ ثانی مین جو نایک زمانہ سابق مین انسان گذرگئے ہین اسم نویسی اُنکی۔ پردہ ثالث مین نام اُن گانے والون کے جن کو اس راوی نے سُنا۔ یعنی نائیکان زمانہ حال معہ نساء وذکور۔

فصل دوم بیان صدا مین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا بلا پردہ۔

فصل سوم بیان ستار اور باجون مین ساتھ تین پردون کے ۔

فصل چہارم پیدایش سرون مین معہ ہفت پردہ ہاے ۔

فصل پنجم بیان قرار پانے سُر صداے جانوران سے معہ دو پردے ۔

فصل ششم بیان تین درجہ سرون مین ساتھ دو پردون کے اوّل بطرز سادہ وثانیاً بطور نقشہ ۔

فصل ہفتم بیچ بیان قاعدہ بارہ سرون کے معہ دو پردہ ۔ طریقۂ اول کہ عوام مین جاری ہے ۔ اور طرز پردۂ ثانی کہ دیوزادون سے ہے ۔ باوجودیکہ تنت[1] کاران مستعمل ہین ۔ الا با وصف استعمال کے نامون سے اُنکے وقفیت کم رکھتے ہین اور اکثر طریقہ غلط کرتے ہین یہ طرز اشکال فارسی سے مشتق ہے ۔

فصل ہشتم بیان تین درجہ سُرون مین معہ بائیس سرت و اکیس مورچھنا اور سولہ کلا جو مشہور ہین ساتھ تین پردون کے ۔

فصل نہم بیان تین گرامون مین معہ نقشہ جسکے معائنہ سے گرام اور مورچھنا اور سرت وغیرہ باسانی معلوم ہون ساتھ دو پردون کے ۔

فصل دہم بیچ بیان نقشہ تیور و کومل سر معہ سرتی و بندھن وادی چار کہ بجز تنت کاران اکثر اور لوگ کم جانتے ہین ۔

فصل یازدہم بیان قواعد سرگم مین معہ عیب و صواب ساتھ دو پردون کے

فصل دوازدہم بیچ بیان آروہی و اوروہی اور چار وبادی اور تینون درجے تیور ۔ اور تینون درجے کومل سُرون مین معہ دو پردے ۔

فصل سیزدہم بیچ بیان نقشہاے حروف مفردات سرہاے کہ جس سے سرگم ہر ایک لے اگ باسانی بن سکین اور معہ قاعدہ سرگم مہادیو اور چند قواعد سرگم ایجاد بندہ ساتھ تین پردون کے ۔

[1] تنت سے مراد بین وستار وغیرہ جس مین کہ حساب سُرون کا ہو ۱۲ مولف

باب دوم مقدمہ اگ مین مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہا

بیان افصالہاے باب دویم معہ پردہ ہاے

فصل اوّل تاثیر راگ مین معہ چار پردے۔

فصل دوم بیان سبب موقوف ہوجانے تاثیر راگہاے کہ سابق مین کس باعث سے مؤثر تھے معہ تین پردے۔

فصل سیوم بیان قاعدہ آلاپ مین جوکہ چار حرف آلاپ کے مقرر ہین مفردات سے طریقہ دیوزادان معہ تشریح عیب و صواب جو جوکہ گانے مین چاہیئے ساتھ دو پردون کے۔

فصل چہارم بیان راگہاے سنکیرن و مہاسنکیرن و سدھ و سالنک وغیرہ مین ساتھ دو پردون کے

فصل پنجم بیان راگہاے سلل و ٹہار و دیسی و مارگ معہ اگرت و بکرت او ڈو و کھاڈو و سمپورن وغیرہ مین

فصل ششم بیان راگہاے و راگنی معہ قاعدہ بندھن و او چار بطریقہ او ڈو و کھاڈو وغیرہ معہ بیان حلیہ و پوشاک و عمر ساتھ دو پردون کے۔

فصل ہفتم بیان اسامی ہاے راگ و راگنی و پتر ہا بقید خانہ پری نقشہ بطریقہ ثانی۔

فصل ہشتم بیان اُن راگون اور راگنی اور وہنون کا علاوہ مدخلہ کتب ہاے متقدمین جو جوکہ فی زماننا مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین ہین معہ دو پردے۔

فصل نہم بیان اُن راگون اور تالون اور باجون کے کہ جن کو کہ حضرت امیر قدس سرہ نے ایجاد کرکے رواج دیا۔ اور گوپال داس نایک ہنگام مقابلہ حضرت کے شاگردون سے ہار گیا اور شاگرد انکا ہوا

فصل دہم بیان اُن راگون کا جو مغنیان متقدمین آدم زاد او دیوتا و گاتے تھے۔ اور جو کہ اس زمانہ مین گاے جاتے ہین مشرح۔

باب سیوم دربارہ راگہائے متفرقات بقید دو فصل

فصل اوّل بہ نقشہ جات شش گانہ بلا قید پردہ ہائے۔
فصل دُوم بقید نقشہ چہارگانہ معہ دو پردے۔ پردۂ اوّل مین نقشے۔ اور پردہ ثانی مین شرح سنگت راگ و راگنی وغیرہ بطرز ثانی۔

باب چہارم قاعدۂ تالون مین مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصلہائے باب چہارم

فصل اوّل بیان باجون مین مثل کھاوج وغیرہ مین کہ کس سے شروع ہے۔
فصل دُوم بیان چار الفاظ یعنی جو زبان پراکرت و اگری مین چار بول مقدم ہین کھاوج مین۔
فصل سیوم بیان لے مین کہ پیدایش لے کہان سے ہے اور کیا شے ہے۔
فصل چہارم بیچ مقدمہ ترکیب دینے تالون کے۔
فصل پنجم بیان تالہائے فارسیہ جنکو حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نے ایجاد کیا معہ بحورہائے یعنی باوزان تالہائے فارسی۔

باب پنجم بیان رقص مین شامل اوپر چار فصلون کے

فصل اوّل بیان رقص مین کہ موجد اسکا کون تھا اور کون ہے۔
فصل دُوم بیان قاعدہ رقص معہ اسم و ترکیب گت ہائے مشرح۔
فصل سیوم بیچ مقدمہ بتلانے کے جسکو کہ عوام مین بھاؤ کہتے ہین۔

فصل چہارم مقدمہ نخیر مین کہ ہونا اُسکا رقص مین لازم و ملزوم ہے۔

باب ششم بیان مقدمات دوازدہ مقامات فارسی یعنی راگھائے ولایت عجم مین مع نو فصل و حجابہائے

بیان فصلہائے باب ہذا معہ حجابہائے

فصل اوّل پیدایش آہنگ یعنی سُر مین کہ کہان سے پیدا ہے۔

فصل دوم بیان جائز ہونے مقامات و نہ ہونے حرام الحان معہ ثبوت۔

فصل سیوم بیان وجہ اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب و بہ شرح ایجاد۔

فصل چہارم بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم و نقشہ تاثیرات ساتھ دو حجابون کے۔

فصل پنجم بیان تحریر و زمزمہ مقامات فارسی کے۔

فصل ششم بیان چھ آوازہ و پستی و بلندی طریقہ گردان مقامات مین۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ ہائے مقامات مین۔

فصل ہشتم معہ حجاب بیان تفصیل اڑتالیس گوشہ ہائے مقامات مذکور کا معہ حجاب۔

فصل نہم معہ حجاب بیان تشابہ راگھائے ہندی جو کہ ساتھ راگھائے ولایت کے ہین مقابل کردہ راوی شرح معہ حجاب۔

باب ہفتم

بہ مقدمہ حکایات غریبہ و نقلیات عجیبہ علم موسیقی۔

باب اوّل

بمقدمہ سُر وغیرہ اور پر تیرہ فصلون کے معہ پردہ ہا

(بیان سُر از روے شاستر)

فصل اوّل بیچ بیان دیوتا گانیوالے اور موجد اگھاے ہندی معیّن پردون کے

پردہ اوّل

سبحان اللہ بحمدہ! بلبل نغمہ پرداز چمن سخن شاخ مطلب پر یون ترانہ سنج ہے کہ اہل ہنود نرنکار جوتی سروپ کو کہ وہی اوتار بشن کا ہوا۔ واقف کار و عالم اُسکو خدا قرار دیتے ہین اور بانی مبانی ہر شے کا تصور کرتے ہین اور مثل اُسکے بشن کو بھی جانتے ہین اور ست طریقہ کو کہتے ہین جس طور پر چرچا گانا ہمہ خصوص دیوزادون سے۔ اور یہ لوگ موجد راگ و راگنی کے ہوتے گئے۔

اوّل[۱] شمیسر یعنی مہادیوجی۔

دویم[۲] - پاربتی زوجہ مہادیوجی۔

سیوم[۳] - گنیش[۱] یعنی پسر مہادیو۔ تمامی جسم انسان اور سر ہاتھی کا۔ اور ہاتھ چار۔ اُسکے پسر ہونے مین اختلاف ہے۔

چہارم - ہنومان پسر مہادیو۔ وجہ تسمیہ اُسکی یون ہے کہ ایک دن مہادیو کو باہوئی کسی قدر اُس نے

---

[۱] گنیش کے پسر ہونے مین یہ اختلاف ہے کہ پاربتی کے بطن سے گنیش نہین ہے۔ ایک دن پاربتی نے ایک کی تصویر بنائی اور دعا مانگی کہ اسمین جان آ لے جبکہ کسی زمانے مین مہادیو آئے تو دیکھا کہ ایک نا جنس بیٹھا ہے اور اُس وقت پاربتی غسل کرتی تھین گنیش کو دروازہ پر بٹھا دیا کہ کوئی غیر آنے پائے مہادیو نے بلا استفسار سر اُسکا تن سے جدا کر دیا جبکہ پاربتی نے دیکھا تو ملول ہو کے اظہار حال کیا۔ تو مہادیو نے وہ سر کہین پھینک دیا تھا۔ اُسکی تلاش ہین پر ہوئی۔ سامنے ایک ہاتھی نمودار ہوا۔ اُسکا سر گنیش کے جسم پر رکھدیا۔ لہذا جسم سے انسان اور سر سے حیوان رہا۔ مگر شامل دیوتاؤن کے ہے ۱۲ لمولفہ

کام دیو یعنی منی اپنی کو نکال اور ایک پتے پر ڈال دریا مین بہا دی کسی جگہ ایک ان جبنی نامے دیوی تھی اُسنے کھالی بس حاملہ ہوئی اور ایک طفل لنگور پیدا ہوا نام اُسکا ہنومان قرار دیا گیا تھا۔

پنجم۔ سُرستی بالضم سین مہملہ نام دیوی کا ہے اور اہل ہند اسکو دیبی قرار دے کے کہتے ہین کہ جسکے تابع سرستی دیبی براہ مہربانی ہو اُسکو علم کوک عطا کرتی ہے اور کوک سے مراد علم غیب ہے۔

ششم۔ بھارت بالفتح بائے وسکون ہائے والف و تائے فوقانی پسر جسرت راجہ اجودھیا کہ تین زوجہ سے چار پسر رکھتا تھا۔ باین تفصیل اول کوسلا بطن اُسکے سے رام چندر جنکی زوجہ سیتا تھی۔ ثانیاً سُمِترا جسکے پیٹ سے لچھمن ثالثاً کیکئی جسکے بطن سے مسمیان بھارت و چتربھج دو لڑکے پیدا ہوئے اور کیکئی ساکن مغرب ملک مصر زبان فارسی و ترکی رکھتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ راجہ جسرت لاولد تھا۔ الا ایک فقیر کی خدمت مین مشغول رہتا تھا۔ ایک روز اُس فقیر با خدا نے اُسکو چار پھل دے کر کہا کہ یہ اپنے محل مین لیجا اور ازواج اپنے کو کہ محل وہ بار اولاد سے ہمکنار ہونگی۔ وہ مثل گل شگفتہ و خندان پھل لایا اور کہا فقیر صاحب نے واسطے نوش کرنے کے فرمایا۔ منجملہ اُن دو پھل سمتی کوسلا اور دو پھل سمترا کو دئیے۔ اُنہون نے واللہ اعلم کس خیال سے کھٹراگ سمجھکر ایک ایک پھل حصص اپنے سے کیکئی کو دئیے کہ ناگاہ اُن پھلون کے طفیل سے ایک ایک اُن دونو نے اور دو پھل ولادی کیکئی نے پائے آخرکار کیکئی نے ایسے وجوہات نکالے کہ سیتا زوجہ رامچندر کو ملک سے نکالا یعنی جب کہ رام چندر ولد جسرت راونا کو باعانت جمعیت افواج بندر و لنگور وغیرہ مارکر اور بھبھیکھن برادر راونا کو تخت نشین لنکا کر زوجہ اپنے کو پھر گھر اپنے مین لائے۔ اُس وقت طعنہ زنی کیکئی سے سیتا کو طلاق دی۔ سرحد ملک اپنے سے باہر کیا کہ وہ بیچاری پھر آفت کی ماری مسمّی لو پسر اپنے کو گود مین لے صحرائے موضع پر پرگنہ سکندر پور ملحقہ سوانہ قصبہ ادنام کنارۂ دریائے گنگ کہ وہان ایک منڈھی فقیر بیراگی کی تھی اُس جگہ بسر کرنا عمر بقیہ اپنی کا جان اور فقیر کو حامی و نگہبان اپنا تصور کر بسرام اپنا ٹھہرایا جبکہ وہان آرام پایا تو بعد عرصۂ چند ایک لڑکا اور پیدا ہوا۔ نام اُسکا کُس ٹھہرایا۔ چونکہ ہونا اولاد کا بغیر مرد و عورت کے بے وجہ موجہ غیر ممکن۔ سو وجہ تسمیہ اُسکی یون زبان زد جمہور ہے کہ ایک روز سیتا پسر اپنے کو گود مین لے واسطے

پینے پانی کے گئی تھی۔ فقیر نے بہ خیال بیجانے جانور درندہ دو سر الڑکا کُس کا کہ از قسم گھانس ہے اور بنا کے رکھدیا۔ اور دعا اُسکی سے وہ جاندار ہوا۔ کہ سیتا مذکور سر پر پانی کا بار طفل در کنار سامنے سے نمودار ہوئی فقیر نے لڑکا اُسکا اُسکی کنار مین دیکھ دل مین ٹھانا کہ طفل مصنوعی کو مار کہ وہ چلائی اور یہ حرف زبان پر لائی کہ اے مستجاب الدعوات اسکو مت مار۔ نرانکار نے میری قسمت مین ایک سے دو دئیے۔ آخر کار رامچندر نے اُنہین لڑکون کے ہاتھ سے ہنگام شباب اُنکے وفات پائی۔ حال مشرح لکھنے مین طوالت کلام واضح بیان واقعہ رامائن سور داسی و تلسی و شیخ فیضی مین اظہر۔ بہر حال کیکئی کی اولاد اکبر بھارت تھا کہ گانے مین بھی مست اُسکے باعث یکتائی کے جداگانہ مشہور ہوئی۔

ہفتم۔ درگا دیوی ہے کہ اُسکو بھی دیبی کہتے ہین۔

ہشتم۔ دائی۔

نہم۔ سیس۔

دہم۔ نارد۔

یازدہم۔ نبنر۔

دوازدہم۔ کلناتھ۔

سیزدہم۔ کشپ۔

چہاردہم۔ سادول۔

پانزدہم۔ کوہل۔

شانزدہم۔ اشوتر۔

ہفتدہم۔ ہاہا بہائین۔

ہیجدہم۔ ہوہو بہائین۔

[19] نوزدہم - راول -

[20] بستم - وشنا -

[21] بست ویکم - ارجن -

اگلے یہ لوگ قسم اجنا سے تھے اپنی اپنی زبان مین بطور عبادت گاتے تھے اور ناچ بھی انہین لوگون سے قیاس کرنا چاہیئے یعنی گاتے گاتے وجد مین آ آ اُچھل کود بھی مچاتے تھے اور اشارۃً اور کنایۃً طرف خداوند اپنے کے بتاتے تھے تو اُس اُچھل کود سے کہ وہ کرشمہ بھی لائق دید ہوگا - اُنکے قد وقامت پر سن ناچنا اور اشارہ کنایہ سے بھاؤ بتانا نکالا گیا ہے - مگر ناچ کو کنہیا نے خوبصورت کیا - شرح اسکی ناچ کے باب مین کی جاوے گی -

تتمہ بیان پردہ اول یعنی پردہ در پردہ بنابر جانبے استادان شائقین احتیاطاً واسطے استفہام طلبا ترقیم اکثر ے اسم ہا قواعد شروط علامات تصنیف وغیرہ کرتا ہون

شروط علامات مصنف وگوئندہ کہ اصطلاح مین اُسکو پرکرن کہتے ہین - و شرط مصنف ساتھ اسکے - کہ الفاظ کو اصطلاح مین بانی وماتا کہتے ہین اور نغمہ کو دہاتا کہتے ہین اور جو کوئی کہ بانی ونغمہ کو کہ عبارت الفاظ وصورت سے ہے - خوب جانتا ہو اسکو اصطلاح مین باکی کارک کہتے ہین - کہ عبارت مصنف سے ہے - تین قسم پر ہے -

قسم اول وہ کہ بانی ونغمہ اچھی طرح جانے - شرط یہ کہ بیاکرن جو بمنزلہ صرف ونحو کے ہے خوب جانتا ہو - اور کوکہ کہ عبارت ہے لغت سے بھی خوب واقف ہو - اور اقسام اوزان شعر وفصاحت وبلاغت رکھتا ہو اور جانتا ہو اور رس اور بھاؤ اور راہ ورسم ہر ملک کے جانتا ہو اور شاستر کہ عبارت حکمت سے ہے - اور کلا کہ عبارت حرفون سے ہے جو عالم مین معمول ہے واقف ہو اور فہم وادراک رکھتا ہو اور فیضان ادراک بداہت بیان کہ اسکو پرتھیا کہتے ہین جانتا ہو اور قوت غلبہ مباحثہ اُسمین ہو اور بدیہہ گو ہو اور طبیعت مائل نغمہ ہو اور شائق ہو اور مضامین تازہ وو بیاران ہمایب رکھتا ہوئے اور پر بند

جانتا ہو۔ اور تصانیف قدیم بھی اسکو یاد ہو اور شرط جاننے نغمہ وآواز وہ ہے کہ گانا و ساز و رقص
سے واقف ہو اور حقیقت لَے و تال یا حقیقت لَے و تال کو جانتا ہو اور لَے یعنی شعلہ چراغ روشن کا دہوان
جس سے اوپر گیا ہو اور کہین سے اسکو حرکت و جنبش نہ ہووے اور آہستہ سے نیچے سے اوپر چلا جاوے
خلاصہ لَے یہ ہے کہ واقف ہو اور تان و راگ مین اختراعات تازہ کر سکتا ہو اور اقسام گانے کے عبارت
امتزاج پردہ در پردہ سے ہی جانے اور راگہائے دیسی جانتا ہو اور اقسام آلاپ و گمک ہر استہان
اور کیفیات مذکورۂ بالا خوب جانتا ہو۔

باکی کار کی قسم دوسری کہ اسکو مدہم یعنی میانہ دو قسم۔ ایک وہ کہ باکی عبارت الفاظ ہی سے خوب جانتا
ہو۔ اور تصنیف اسکی زبون ہو۔ الادہات ہین کہ عبارت ہے نغمہ سے کامل ہوئے دوم وہ کہ الفاظ و صوت
کہ اسکو دہات و بات کہتے ہین۔ بوجہ احسن جانے لیکن پربند اقسام کے نہ باندھ سکے اور

باکی کار کی قسم سیوم وہ کہ آدہم کہتے ہین یعنی زبون وہ ہے کہ دہات کو کہ عبارت نغمہ و صوت
ہی سے خوب نہ جانے۔ اتا مات ہین کہ عبارت ہے الفاظ ہی کامل ہو مگر تصنیف اسکی خوب نہ ہو۔
اور تصنیف کرنا دو قسم پر ہے۔ ایک وہ کہ مضمون تازہ باندھے وہ اول ہے۔ دوم وہ کہ الفاظ کو خوب
باندھے مگر مضمون تازہ سے محروم رہے وہ مدہم یعنی میانہ ہے۔ کنکار وہ کہ الفاظ تازہ مین نغمہ ہائے قدیم
ہی سوا سے بیان و ادراک راست براست نہین جانتا ہو اور گندہرب وہ کہ راگہائے دیسی و
مارگ دونو جانتا ہو اور سرادہ وہ کہ محض راگ مارگ جانے اور دیسی سے بے بہرہ ہو۔

بیان احوال گوئندہ | آواز اسکی دلچسپ ہو۔ ستاریہ کہ عبارت سلیقہ طبعی ہی سے خوب رکھتا ہو اور گرہ و
نیپاس سے واقف ہو۔ گرہ وہ کہ اس سے راگ پیدا ہوتا ہے اصطلاح مین کمل کہتے ہین تیرہ ہین۔ گرہ سم
وہ ہے کہ اس پہلے راگ گایا جاوے۔ اور نیپاس وہ کہ اسمین تمام سُر ہون۔ اور نیپاس کی بیس قسم
ہین۔ ان سب سے واقف ہو اور راگ انگ و بہاکہا انگ و کریا انگ و آلاپ انگ سے واقف ہو

اور انواع پربندھ گا سکتا ہو اور اقسام آلاپ جانے اور رنگک ہر سہ محل یعنی تینون استھان مین بآسانی
کرے اور طریقہ انتقالات آلاپ اور النکار و تُک وغیرہ کو لغزش نہ ہو اور آواز اُسکی اُسکے اختیار مین ہو
اور حقیقت تال سے اچھی طرح واقف ہو اور کیفیتین گانے کی جانتا ہو اور کثرت گانے کی خوب کی ہو - اور
راگھاے سودھ و چھایالگ جانے و اقسام گاک کہ اقسام پردہ در پردہ اور تی سے خوب جانے اور برن
استھان و سنچاری وغیرہ بانواع متعددہ بلا اختصار ادا کرے اور عیبہاے گوینده یعنی گانے کی جو کہ پچیس
ہین اول لکھی ہین نہ رکھتا ہو اور اُسکی آئین یکجائی ہو بدرجۂ اتم اور خوش طبع اور حافظہ خوب رکھتا ہووے
اور گانے مین چست و چالاک ہو اور خوش آیند چستی مین ہو اور فوراً راگ اُسکا رنگ پکڑے اور اُستاد
کامل سے سیکھا ہو وہ گوینده اول ہے - اور گوینده قسم دوم کہ اُسکو مدہم کہتے ہین وہ کہ جملہ اوصاف مذکورہ
بالا سے اُس مین کچھ ہون اور کچھ نہ ہون مگر عیب کوئی نہ ہو - اور گوینده قسم سیوم وہ کہ آدہم کہلاتا ہے یعنی
زبون وہ کہ اوصاف مذکورہ کسی قدر اُسمین ہون اور کسیقدر نہون مگر تھوڑے عیب بھی اُس مین ہون -

یہ تین قسم کے گوینده یعنی مُغنی اور بھی پانچ قسم کے منقسم ہوے ہین

پچھاکار - انکار - رسک - رنجک - بھاوک -

پچھاکار وہ کہ اقسام طریق اُستاد سے سیکھے ہون اور اپنی طبیعت سے بھی کر سکتا ہو اور دوسرے کو
تعلیم کر سکے -

انکار - چنانچہ جیسا اُستاد سے سیکھا ہو اُسی قدر گاوے اپنا تصرف اُس مین نہ کرے اور جس قدر
خود سیکھا ہو - اُسی قدر دوسرے کو تعلیم کر دے بعینہ -

رسک وہ کہ وقت گانے کے سامع ہر ایک خاموش ہو جائے -

رنجک وہ کہ گانا اُسکا سُن کے ہر اک خوش و محظوظ ہو -

بھاوک وہ کہ ہر راگ کی صورت بوجہ احسن باندھی اور یہ پانچ قسم منقسم ہوتے ہین - ان تینون قسمون پہ

ایکل - جمل - برندہ -

ایکل وہ کہ تنہا راگ گاوے اور راگ صورت پکڑے -

جمل وہ کہ دوسرے کو شریک کرکے ایسا گاوے کہ سامع کو ایک شخص گانے والا معلوم ہو اور صورت بندھے -

برندہ وہ کہ ایک جم غفیر یعنی چند شخص مل کر گاویں اور کسی کی آواز ممتازنہ ہو۔ آواز ایک سے دوسرے پر۔ اور صورت پکڑے - ان شرطوں کے گوینده یعنی گانے والوں مین مرد ہون خواہ عورت ہو۔ اور اگر عورت ہو تو کم سن و جمیلہ ہو -

بیان فائدہ برندہ اور برندہ کرنے گفتار

ہر اہل خرد و طلبہ پر مخفی نہ رہے کہ گانے مین کس قدر آدمی اور کس قدر ساز با قاعدہ مناسب ہوتے ہین - کس قدر مجمع کرکے گاوے کہ از روے قاعدہ اُس کو برندہ کہین گے - وہ تین قسم ہین -

اُتم - مدہم - نکشٹ -

اُتم وہ کہ چار گانے والے اوّل - اور آٹھ اوسط - اور بارہ عورتین خوش آواز - اور چار سازندہ بانسری - اور چار سازندہ مردنگ جمع ہون -

مدہم وہ کہ اُتم سے نصف سازندہ و نصف گانے والے ہون -

نکشٹ وہ کہ ایک گانے والا اُستاد اور تین کوئی میانہ اور چار عورتین خوش آواز اور دو سازندہ بانسری - اور دو بجانے والے مردنگ کے جمع ہون -

اور برندہ وہ کہ زنان خوش گلو دو چند ہون -

اُتم - مدہم -

اُتم وہ کہ دو عورتین اُستاد اور دو عورتین میانہ اور دو دو سازندہ مردنگ و بانسری والے ہون

مدہم وہ کہ ایک عورت اُستاد اور چار میانہ عورت اور چار سازندہ یا نسری جمع ہون۔ اور جہان
کہین اس سے کم ہون تو بن برندہ کہین گے۔ از روئے ضابطہ و قانون کے یہ ہے کہ خلاف اس کے
قانون نہین ہے اور اگر اتم سے برندہ اور سازندے اور گانے والے زیادہ جمع ہون تو اُسکو کولاہل
کہین یعنی شور و غوغا و فریاد و واد ہے اور برندہ کرنے مین چھ فائدے ہین۔

اوّل یہ کہ گانے والا زبون بھی اچھے کے پناہ مین اچھا گاویگا۔

دوم یہ کہ آوازین اول دوم ایک کی پناہ مین ایک کھپ جاتا ہے۔

سیوم وہ کہ سب تال عمل مین آوے اور ہر ایک اُسکی پناہ مین چلا جائے۔ ازانجا کہ تال ضرب کو
کہتے ہین یعنی جو تال گانے مین آوے اور بہت آدمی گاوین اور ضرب مضبوط مارین تو اسکو سب تال کہین گے

چہارم وہ کہ اگر ایک سے انجام سُر کا بخوبی نہ ہو سکے دوسرے کی مدد سے سُر کو سرانجام و
انصرام کو پہونچادے۔

پنجم وہ کہ ہر سہ محل یعنی ہر سہ استھان مین بآسانی پہونچے۔

ششم وہ کہ عیب دوسرے کو بنیادہ کا بیچ پناہ گانے والے اوّل کے ظاہر نہ ہو۔

پردۂ دوم

بیان نایکان مغنیان زمانہ سابق قلم بریدہ زبان سے اِس طرح پر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق
مین جو باسم نایک ملقب ہوتے تھے وہ علم موسیقی مین جس قدر کہ قواعد و مدارج ہین۔
اُن سب پر حاوی و قادر ہوتے تھے جب نایک کہلاتے تھے۔ مگر اول خلاصہ بیان عروج و لقب
نغمہ سرایان واسطے تسہیل و تفہیم شائقین کرتا ہون۔ زان بعد اسم نایکان زیب قلم ہونگے۔ اب خیال فرمانا
چاہیئے کہ جو کسی نے سبے مشق کامل سے مرتبۂ وقفیت حاصل کیا تو پنڈت ہوا اور اُس سے درجۂ اعلی
پر پہونچا تو گنی کہلایا۔ اور اُس سے زیادہ بڑھا تو گندھرپ ٹھہرا اور جو اُس سے زیادہ ہو گیا تو گائن ہوگا
اور جو ان سب درجات سے مرتبۂ بالا کو پہونچا تب نایک مشہور ہوا یعنی یہ شخص عالم و عامل ہر دو علم موسیقی کا

ہے - آگے بجمیع شرفا و اُمرا و فقرا اس علم شریف کو اعلیٰ تر سمجھ کر عبادت کرتے تھے اور ہنگام جلسہ گانے والا تعظیماً اوپر بیٹھ کر گاتا تھا - اور سامعین تا دیباً نیچے بیٹھ کے سنتے تھے - عہد سلاطین ہنود مین توقیر گانے کی زیادہ از بیان تھی - اور زمانۂ اسلام مین بھی باعث کمالات و لاپروائی و عابدی و زاہدی کے قدر و منزلت برابر ہوتی رہی - ہان زمانہ تغلق بادشاہ سے ڈھاریون کو حکم سامنے بیٹھ کے گانے کا ہوا اور اُن لوگون نے بھی اس علم کو پیشۂ رزق سمجھا - اور عہد اکبر مین لا انتہا منزلت گانے کی ہوئی - اور کثرت اِس پیشہ کی بدرجۂ اتم پہونچی - یہان تک کہ سترہ سو چوکی گویون کی شمار مین آئی - بہرحال کثرت مین سب طرح کے بھلے بُرے ہوتے آئے اسی باعث سے کمال اس علم کا کم اور بے قدری زیادہ تر ہوتی گئی - چنانچہ اُس وقت تانسین وغیرہ کو مرتبۂ گندرپی حاصل تھا اور گندرپی قریب نائک ہے - مگر تانسین نے پیش اکبر بادشاہ دست طمع دراز کیا لہذا ہر طور کا تخلل پڑا اور خرابی ہر گونہ واقع ہوئی - اور فی زمانہ بقول ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی سلطان عالم شاہ اودھ اس پیشہ کے خال خال لوگ باقی ماندہ ہین الا بالوث اور واقعی خالی از طمع تو خاکسار کی بھی نگاہ سے کوئی شخص نہین گذرا -

اب شائقین جوہر شناسان سخن پر واضح ہو کہ منجملۂ نائکان

اوّل بہنو بالفتح باے و سکون ہاے ہوز و بالضم نون و سکون واو بڑا نایک ہوا -

دوم لوہنک -

سیوم والو نایک -

چہارم بھگوان -

پنجم گوپال داس عہد علاؤالدین غوری بادشاہ مین نایک ہوا اور پھر حضرت امیر خسرو کے شاگردون کا مُرید و شاگرد ہوا - اور حضرت نے بھی اُسی زمانہ مین باجے اور راگ علیحدہ کئے تھے -

ششم بیجو نایک -

ہفتم - پانڈے - یہ شخص قوم برہمن سے تھا - اور نیچو باورے عہد اکبر مین گایک بڑا ہوا -

ہشتم پچرجو نایک -

نہم بخشو نایک قوم ڈھاڑی -

دہم - دھوندھو نایک سابق تھے -

یازدہم میران مدہ نایک بلگرامی سادات واسطی اسم شریف اُنکا سید نظام الدین احمد عرف[۱]
میران مدہ نایک عہد اکبر بادشاہ مین تھے اور سنہ ایک ہزار اٹھانوے مین وفات پائی - تاریخ
وفات اُن کی اس طور پر ہے -

قطعہ تاریخ

راجہ اندر سبہ پت ورگ سو کہت نہین بس دن رہت اُداس
مدہ نایک کے مرت مین جو دن دبس بھیو اوپاس[۲]

اور اوپاس سے مراد یہ ہے کہ شہر وفات رمضان المبارک تھا -

دوازدہم حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ نایک بزمانہ علاء الدین غوری تھے اور طریقہ گانے کا
اس طریقہ سے علیحدہ نکالا کہ وہ لوگ قوال کہلاتے ہین یعنی عالم قول و قلبانہ بطریقہ اہل اسلام کے
اور بلقب خیالیئے مشہور ہوئے - اور اس طریقے کے نایک بھی علیحدہ ہوتے گئے اُن مین بھی
اول حضرت امیر خسرو صاحب نایک ہر دو طریقہ بلکہ بانی مبانی قواعد خیال وغیرہ کہ ذکر
اُسکا مشرح فصل نہم مین ہے - بہترین نایکان و افضل ترین اہل مت سے ہوئے -
دوم حضرت سلطان شرقی بادشاہ جونپور بڑے نایک باکمال ہوئے -

---

[۱] عرف سے مطلب تخلص ہے یعنی تخلص مدہ نایک تھا لہذا عرف بن گیا ۱۲

[۲] اوپاس سے مراد یہ ہے کہ وہ دن وفات کا غرہ ماہ رمضان المبارک تھا ۱۲ مولفہ

سیوم چنچل سین

چہارم۔ باز بہادر۔

پنجم۔ سورج خان۔

ششم۔ چاند خان کہیر۔

ہفتم بزبانہ حال۔ غلام رسول لکھنوی۔

سبحان اللہ! یہ لوگ نایک با خدا و بے طمع ہوئے اور ان قوالون کی بارہ بانیان یعنی بارہ طریقے مثل جونپوری و خیر آبادی وکبیری وغیرہ مشہور ہین۔ اور ٹپہ کا نایک بانی مبانی اوّل ہی غلام نبی عرف شوری ولد غلام رسول مذکور ہوا۔ اور ٹپہ تمام طریقے کا ہے جس طرح بزبانہ سابق دھال اور جہیرین گاتے تھے۔ چہند اور پربند و دھرپد وغیرہ۔ اور پھر قول وقلبانہ وخیال وترانہ وغیرہ کا حضرت امیر نے ایجاد کیا۔ اُسی طرح موجد ٹپہ کا شوری یکتاے زمانہ ہوا۔

دوم۔ مسمی گامون۔

سیوم شادی خان ولد گامون مگر گامون سے پسر خیال بھی بہت خوب گاتے تھے۔

چہارم۔ بابو رام سہاے صاحب۔ یہ ہر ایک علم کے عالم بقول میر علی صاحب نایک ہوئے۔

پنجم۔ نواب حسین علی خان صاحب مرحوم۔

ششم۔ میر علی صاحب قبلہ نایک زمانہ ہو گئے۔

بیان بنانے ذات کلاونتان مین

ناظران ترنم شناسان پر مخفی ومحتجب نہ رہے کہ عہد اکبر شاہ دہلی میں سمیان گوپال لعل ونجو باورے یہ دو شخص گانا یک بے نظیر گنی وناپاب تھے الا غالی از طمع لہذا وہ دام محبت شاہ عصر مین نہ پہنسے۔ الا انجہ گئند رپان چا شخص عرف ل شاہ میں آیے رکیے ولد لطیت ہو گئے۔

اول تانسین ولد مکرند قوم برہمن گور ساکن گوالیار شاگرد ہرداس سوامی نام فقیر۔

دوم - بیج چند قوم برہمن ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی -
سیوم - راجہ سموکھن سنگھ قوم راجپوت ساکن کھنڈہر -
چہارم - سری چند قوم راجپوت ساکن نوہا -

یہ چارون شخص منجملہ چودہ مصاحبان اکبر شاہ تھے اور چارون مسلمان ہوے کہ حضور شاہ سے اُن کو خطاب کلاونتی کا ملا یعنی موسیقی کی کلا کرنے والے اور کلا سے مراد مشکلات ہے یہ لوگ شاگرد اپنے اپنے خاندان کے تھے - بجز تانسین کہ شاگرد فقیر متذکرہ بالا تھے اور رباب بجانے مین کامل تھے اور راجہ سموکھن سنگھ بین مین اُستاد لاثانی - انکو خطاب نوبات خان کا ہوا - اور شادی دختر تانسین کے ساتھ نوبات خان کی ہوئی - انہین چارون سے یہ چار بانیان کلاونتی یعنی اول گوراری - دوم ڈانگری - سیوم کہنڈہاری - چہارم نوہاری مشہور ہوئین - بلکہ اکثر گویے گوراری بانی کو بسبب عدم واقفیت گوبراری کہتے ہین - چنانچہ منجملہ اولاد تانسین پیار خان وجعفر خان کے بیٹے اور بانی انکی گوراری ہے اور اولاد راجہ سموکھن سے امیر خان وغیرہ بین کار ولد امراؤ خان بانی انکی کہنڈہاری - اور نسل بیج چند سے یوسف خان اور وزیر خان وغیرہ بانی انکی ڈانگری - اور خاندان سری چند سے تان رس خان وغیرہ موجود ہین - یہ لوگ خاندانی ملان پشت نامہ سے پاے جاتے ہین - اور اکثر کلاونتون کا سلسلہ بے بیخ و بنیاد پایا گیا - الا کلاونت کہلاتے ہین اور جن باتون کا اُنکے یہان عیب ہے یعنی طوائفون کے ساتھ برملا گاتے بجاتے ہین - اور شیطان کو شرماتے ہین -

برضمیر منیر ارباب خرد ہویدا ہو کہ بیج راگ ساگری عہد حضرت عرش آشیانی مین گانیوالے اُس وقت کے مشخص کر کے لکھے ہین - اکثر راگہا کو برخلاف مانکتوہل لکھا ہے - الا مانکتوہل سے تا راگ ساگر خیلی تفاوت ہے کس واسطے کہ اس وقت مین نایک لوگ تھے اور گوئندہ زمان اکبری کوئی شخص مثل نایکان وقت راجہ مان نہ تھی پس اُنہون نے موافق قرارداد علمی عمل مین لا کے لکھا ہے یک

دلیل۔ دوم یہ کہ گویئے عہد اکبر شاہی اکثر عطائی تھے۔ قواعد اُستادون کے وہ ہین جو کہ عمل بے علم رکھتا ہو اُسکو عطائی کہتے ہین۔ اس حساب سے میان تانسین کہ بعقیدہ اکثر کے اس ہزار سال ہین ایسا گوئیندہ نہین ہوا اور نہ ہوگا۔ سابق کا ذکر نہین ہے۔ اس مقام پر از راہ حقارت یہ کلمہ نہین ہے حق یہ ہے کہ گانے مین بے مثل تھے۔ الّا بے علم تھے عامل تھے مگر عالم با علم نہ تھے۔ زان بعد جہان خان نوہار۔ سرگیان خان فتحپوری۔ چاند خان۔ سورج خان ہر دو برادر۔ میا چند شاگرد رشید تانسین۔ تان ترنگ خان و بلاس خان دو نو پسران تانسین۔ رام داس مونڈیہ۔ داؤد خان ڈھاڑی محمد خان ڈھاڑی۔ مدن رائے ڈھاڑی۔ ملا اسحاق دھاڑھی طالب علمی کرتا تھا۔ لہذا ملا لقب ہوا۔ خضر و نبات خان ہر دو برادر و حسن خان ٹٹنی جو کہ امرا سے تھا ٹٹنی الوس الوسات افغان سے ۔۔ یوسف زئیون کی لڑائی مین راجہ بیربل کے ساتھ مارا گیا۔ یہ سب عطائی تھے۔

باز بہادر مرزبان مالوہ نایک چرجو۔ و نایک بھگوان و دھوندھی صورت سین خلف الصدق تانسین ثانی کے۔ لالہ و دیبی ہر دو برادر برہمن و عاقل پسر باقر خان۔ سوہن باجپئی۔ یہ لوگ اس قدر خواندہ تھے الا مانند نائکان نایک بہنو و نایک پانڈوی و نایک بخشو وغیرہ کوئی اُستاد کامل نہ تھا کہ اُنسے یہ لوگ پڑھتے اور طریقہ علم ہذا حاصل کرتے۔ چنانچہ آگے نایک لوگ کرسی پر بیٹھتے تھے اور سازندہ مین نواز اور مردنگ نواز پیچھے کرسی کے بیٹھ کے بجاتے تھے۔ و نایک کتاب سنگیت پڑھتے تھے اور جو چاہتے سر اور رت و تال وغیرہ کے شاگردون کو تعلیم دیتے اور کہتے کہ اس جماعت سے جس نے تھوڑا پڑھا ہے علم بے عمل نہ رکھے جو کہ لکھا ہے کتاب مین عمل کر کے نایک ہو تا کہ یہ علم دوسرے کو تعلیم کرے۔ پس اگر اُس وقت مین کوئی نایک ہوتا تو جو کچھ چاہتے پڑھتے اور نایک کہلاتے اسواسطے کسی نایک نہ کہا۔ اور ہمارے زمانہ مین مانند اُن لوگون کے ہونا امر محال ہے۔ ایسا بھی کوئی نہین ہے کہ پنڈت ہی کہلاتا۔ مردمان متذکرہ بالا کے بعد چند کس اور اچھے ہوئے کہ اُنکی صفت فقیر اللہ صوبہ کشمیر نے

مصنفہ اپنی کتاب ”راگ درپن“ مین لکھے ہین احتیاطاً ترتیب قلم کرتا ہون کہ طلبہ اُن کے نام ہی سے واقف ہوجاوین۔

اول شیخ بہاء الدین برناسنہ جلوس شاہجہانی مین شکار کرتے۔ نقل ہے کہ ایک ہرن بندوق سر کی۔ آہو نے کہا بہاء الدین اللہ نے تجھے اسی واسطے پیدا کیا ہے۔ آپ نے تین و بیسار دیکھا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ آخر کار پھر آہو نے کہا کہ مین ہون ہرن۔ اِس وقت آپکو خوف خدا آیا توبہ کر صحرا نوردی اختیار کی پچیس برس گذرے زان بعد علم موسیقی حاصل کر گوشہ گیری اختیار کی۔ تمام عمر مجرد و سبز پوش رہے۔ علم مارگ مین مثل اُنکے کوئی دوسرا پیدا نہ ہوا اور رباب و بین وامرتے خوب بجاتے اور خیال و دُھرپد و ترانہ خوب تصنیف کرتے۔ اکثر کہتے کہ چونکہ بارہ تال کا مثل جھومرہ جسکے موجد سلطان شرقی شاہ جونپور تھے پڑھنا یعنی گانا نہایت مشکل ہے جمیع تصنیف گانے سے خیال نامی ایک ساز ایجاد کیا۔ ایک سو سترہ سال کی عمر مین رحلت فرمائی۔ اور شیخ شیر محمد[۲] وضع فقرائی رکھتے تھے ہم صحبت شیخ بہاء الدین قدس سرہٗ صغیر سنی مین باپ نے اُنکے قضا کی شیخ نصیر الدین کی خدمت مین عمر بسر کی۔ متقی و پرہیزگار نغمہ سرا بے مثل چونکہ و خیال و ترانہ مین ید قدرت رکھتے تھے۔ چند چیزین اختراع کین بھسری سنکٹ مابین عمر پنجاہ و شصت قضا کی۔

میان[۳] دانو ڈھاڑی بوضع درویشی سب کو ایسا بجاتے کہ اپنے عہد مین یکتائے زمانہ تھے۔ بعارضہ ذات الجنب عین ریعان شباب مین وفات پائی۔

لعل[۴] خان کلاونت شاگرد بلاس خان پسر تانسین گوئے سبقت لے گیا۔ عمر نود سال کی مین فوت ہوا۔ جگناتھ[۵] کبرائے خطاب تھا بعد تانسین ہمسر اُسکا کوئی نہ تھا بلکہ اکثر میان تانسین کہتے کہ بعد میرے دوسرا خدا نے ایسا مصنف و گوئندہ نہین پیدا کیا۔ سو برس کی عمر مین قضا کی۔

سوہل[۶] سین نبیرۂ تانسین نغمہ سرائے بین بے قرینہ مجذوبانہ تھا ایسی ہشتاد سال کے قضا کی

بیٹا اُنکا سودس سین بیچ گانے کے ویسا نہ تھا۔ الا مصنف اچھا۔ آگے ہمراہ سلطان شجاع پسر حضرت صاحب قرانی تھا اور ۸۲سنہ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر غنیمت تھا۔

مصری خان ڈھاری شاگرد بلاس خان ہمراہ سلطان شجاع بنگالہ مین بعمر اسّی برس کے گذر گیا مصنف اچھا تھا۔

میر صالح قوال گوئندہ بالادست تصنیف بھی اچھی رکھتا۔ ساکن دہلی بعمر نود سال کے فوت ہوگیا

حسن خان گوئندہ بے قرینہ تھا۔ مابین ساٹھ سال کے گذر گیا۔

گن سین خطاب نایک فضل نام اپنا قرار دیا تھا بنا بر نایک بہتو سے تھا سنگیت و دکیت خوب پڑھتا علم مارگ مین ممتاز از بس بمقام کشمیر بین شصت سال کے قضا کی۔

شیخ کمال شاگرد رشید میان ٹانومت تا حال ۸۶سنہ مین ہمراہ فقراللہ صوبہ کشمیر نغمہ سرائی مین مستثنی تھا بوضع سپاہگری۔

بخت خان کلاونت گجراتی بعمر ہفتاد سال کے قضا کی بسنتی نامے کلاونت شاگرد اسکا بہت اچھا۔ مابین چہل سال فوت ہوگیا۔

رنگ خان کلاونت بالادست تھا۔ بزبانہ عرش آشیانی بے ہمتا اسم با مسمّی تھا بعمر ہشتاد سال کے مرگیا۔ خدمت فقرا از حد کرتا تھا۔

خوشحال خان پسر لعل خان نے خطاب پدر پایا تھا۔ ۷۶سنہ مین مثل اُسکے دوسرا کلاونت نہ تھا۔

غلام محی الدین از اکابر زادہا ترک سپاہگری کرکے وضع درویشی اختیار کی بہ سنہ مذکور تصنیف بہتر رکھتا۔

سواد خان ڈھاڑی گویا خوش و مصنف نیک ساکن فتحپور جہون جہتون تھا وہین فوت ہوا۔

کن خان کلاونت شاہ شجاع نے صاحب قران ثانی سے التماس کرکے لیا تھا۔ علم

مارگ مین یکتا و مصنف بہتر بنگالہ مین فوت ہوا۔

ولی[۱۸] ڈھاری اچھا تھا۔ بعمر اسّی سال۔ اکبر آباد مین قضا کر گیا۔

سالم[۱۹] چند ڈانگری کلاونت گوئندہ خوش و بعضی تصنیف بھی بہتر کرتا۔

شیخ[۲۰] سعد اللہ لاہوری ہمراہ فقیر اللہ با مزہ الافیون نے نغمہ سرائی مین فتور ڈالا۔

محمد[۲۱] باقی مغل اُس وقت حیات تھا۔ الا تریاک نے فتور آواز محمد باقی مین ڈالا تصنیفات بہت خوب کرتا۔ پنجاہ سالہ

پوجا[۲۲] برادر شیر محمد تصنیف بہتر کرتا بعمر شصت سالہ۔ بعارضہ بھگندر فوت ہوا۔ یہ ہمراہی فقیر اللہ موصوف تھا یعنی ملازم۔

بازید[۲۳] خان کلاونت نو ہاورے خوش فکر تھا۔ بعمر چہل و پنج سال کے قضا کی۔

روڑا[۲۴] قوال بہت خوب تھا۔ بعمر ساٹھ برس کے فوت ہوا۔

کبیر[۲۵] قوال شاگرد شیخ شیر محمد بہت خوش فکر صوبہ کشمیر موصوف نے دعا واسطے عمر طبعی کے کی۔

تلسی[۲۶] رام کلاونت بہتر مابین پنجاہ و شصت فوت ہو گیا تھا۔

دھرم[۲۷] داس کلاونت از دین بیگانہ خوب تھا باعث کبرسنی نغمہ سرائی مین گونہ فتور۔ ترک نوکری کر کے اکبر آباد مین عمر بسر کی ہے۔

رحیم[۲۸] داد ڈھاڑی علم مارگ مین بہتر و تصنیف خوش۔ کبرسن تھا اُس وقت۔

کب[۲۹] جویت ڈھاڑی تصنیفات بہتر۔ ساکن بہولور بعمر ہشتاد سال قضا کی۔

عبدے[۳۰] سنگھ پسر راجہ روز افزون نبیرہ راجہ شام ساہ مرزبان کھرک پور۔ دولت افزون خطاب علم امیر خسرو و سلطان شرقی مین معقول ید قدرت رکھتے۔ بندش خیال و ترانہ بہتر کرتے۔ دوست فقرا خوش رکھتے۔ انکے واسطے بھی فقیر اللہ نے دعا کی ہے۔

میر عماد[۳۱] از سادات ہرات باپ انکا ولایت سے آیا تصنیفات بہتر رکھتے اسوقت مین حیات تھے
حمیر سین[۳۲] و پسر ش سوبل سین ہر دو کلاونت بہت خوب تھے بزمان عرش آستانی
بسن اسّی پدر و سن پچاس مین پسر دونو نے قضا کی۔
سید طیب[۳۳] مدہ تخلص وطن چہارسہ پرگنہ توابع دار الخلافہ درپات بہت خوب تھا مگر آواز
نہ تھی۔ بعمر پنجاہ سال اکبر آباد مین قضا کی۔
سندر[۳۴] گہن تصنیف بہتر کرتے نغمہ سرائی مین برسے تھے مابین سی و چہل مرے۔
وزیر خان[۳۵] نوہار نبیرہ سبحان خان علیہ الرحمۃ گیت و دُھرپت بہتر گاتے اور علم امیر خسرو
مین ید قدرت رکھتے۔

سازندون کی اسم نویسی

حیات[۳۶] سرس مین سنہ ۷۶ مین حیات خدا مہربان اُس پر خدمت مین نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ
کے ممتاز۔ اور دادا اُسکا بیچ خدمت عرش آستانی کے بہیئل روزگار تھا۔ حق
تعالی عمر طبعی بخشے۔ صوبہ کشمیر نے دعا کی ہے بحق اُسکے۔
بایزید[۳۷] زبانی سازندہ بالادست بادہ پیمائی مین جان گرامی تلف کی۔
سکھر سین[۳۸] کلاونت شاگرد رشید بایزید۔ رباب مین بجتا۔ اُس وقت بقید حیات تھے۔
صالح[۳۹] ربابی قوم ڈھاری متوطن کوہ جود ملازم صوبہ کشمیر ممدوح پنجاہ سالہ بقید حیات تھا۔
حیاتی[۴۰] ربابی سنہ ۸۳ مین بقید حیات ملازم صوبہ موصوف نہایت ملائم و خوش فکر صوبہ نے
بحق اُسکے دعاے حیات فرمائی ہے۔
مردنگ[۴۱] رائے خطاب۔ نام کرپائے۔ علم مارگ خوب جانتا۔ خدا بحال و خوشوقت رکھے
دعاے صوبہ موصوف۔ سازنوازی مین یکتا تھا۔
امان اللہ[۴۲] مکھ پاوجی۔ ملازم صوبہ موصوف۔ ایسا بہتر کہ صوبہ صاحب نے واسطے اُسکے دعا کی۔

فیروز[۴۳] ڈھاری پکھاوجی لاہور مین بےعیب تھا بعمر پچاس سال کے فوت ہوا۔

طاہر[۴۴] دف نواز ڈھاری بےمثل۔ ایسا دوسرا نہ تھا بعمر ہفتاد سال قضا کی۔

اللہ واد[۴۵] ڈھاری سارنگی نواز ساکن امرڑ [illegible] انڈہ نواح جالندھر۔ میان وا پانند اُسکے اُسوقت دوسرا نہ تھا۔ قریب عمر ساٹھ کے فوت ہوا۔

رس[۴۶] بین خطاب۔ اور نام محمد۔ ساز نہایت ملائم بجاتا۔ اُس وقت زندہ تھا۔

شوقی[۴۷] طنبور نواز بےہمتا تھا نغمات ہندی و فارسی دونو خوب بجاتا بمقام کشمیر فوت ہوا۔

ابو الوبا[۴۸] پسر تاتار خان سفرچی طنبور نہایت خوب بجاتا۔ ساٹھ برس کی عمر مین دارالخلافت مین فوت ہوگیا۔

تاراچند[۴۹] کلاونت شاگرد شوقی بسن چہل سال فوت ہوگیا۔

بھگوان[۵۰] اعمی پکھاوجی سازندہ ہائے زمانہ عرش آستانی سے تھا۔ ہمراہ تانسین بجاتا تھا۔ بہر اخیر ہمراہ صوبہ موصوف تھا۔ نہایت خوش فکر۔ عمر قریب سو برس کے پہونچی۔ کمزور بباعث کبرسنی کے تھا۔ فوت ہوا۔

امیر[۵۱] سورنا نواز بزمانہ صاحبقرانی ثانی تھا۔ جوان مرا۔ دوسرا ہمراہ پسر صاحبقرانی تھا۔ نام اُسکا غیر معلوم خوش فکر۔

علاوہ اسکے اور بہوت مگر صوبہ ممدوح نے اس قدر درج "راگ درپن" تصنیف اپنی مین کئے۔

اب نغمہ پردازان زمان پر واضح ہو کہ بعہد نواب شجاع الدولہ بہادر و آصف الدولہ بہادر فیض آباد سے تا لکھنؤ یہ چند شخص بہت اچھے یکتائے روزگار تھے کسی قدر لکھنؤ مین فوت ہوئے کسی قدر بعد وفات آصف الدولہ جنت مکان باہر کو باعث کم فہمی و ناقدردانی جناب سعادت علی خان بہادر خلد مکان چلے گئے۔ چند لوگ نامی گرامی تھے اسم نویسی اُنکی بدین تفصیل ہے۔

اوّل۔ میان جانی و غلام رسول قوالان نہایت خوش سلیقہ و خوش فکر بےمثل زمانہ و با شوق

ومہذب تھے اور تعظیم طلب چنانچہ حسن رضا خان صاحب نواب آصف الدولہ بہادر سے التماس کرکے اپنے مکان مین دونوکو بلایا۔ وقت ملاقات فرمایا کہ مین بیمار ہون اُٹھ نہین سکتا ہون۔ آپ عنایت فرما کے بیٹھیے اور شغل کیجیے۔ ہنوز وہ بیٹھے تھے رجعت قہقری کی اور یہ کہا کہ جب آپکو صحت ہووے۔ اُس وقت آپ ہمکو طلب کرتے۔ اور مکان اپنے سے استعفا حضور مین بھیجدیا۔ نواب صاحب نے سبب پوچھا۔ کہا کہ جب تلک اس سرکار مین ہماری قدر و منزلت تھی۔ ہم جان نثار تھے۔ اب امیدوار خط آزادی ہین۔ نواب حسن رضا خان نے ہماری تعظیم نہ کی۔ اب ہمارا گذارا غیر ممکن۔ ہرچند نواب صاحب نے اصرار کیا۔ الا اُنھون نے ترک روزگار کیا۔ حقیقت مین گانا اُنکا اُس زمانہ مین ایسا پُراثر تھا کہ وحوش وطیور سُن کے محو ہو جاتے تھے۔

ایک روز خواجہ باسط صاحب کے ٹیلہ پر بروز بسنت پیش جناب میر علی صاحب اُستادی فقیر کہ میلہ عظیم تھا اور رجم غفیر۔ تمام خلقت لکھنؤ کی جمع تھی۔ میان صاحب یعنی میان غلام رسول والد میان شوری۔ یہ خیال راگ بہار کا "رنگ رلیان کلین سنگ کرتا بھورگذار پھولی پھلواری چوُن اور بولت مور کویل کی کوک سُن ہوک اُٹھی" ہردو برادر موصوف گا رہے تھے۔ کہ ما بین لکھنؤ ایسے شہر مین کہ جنگل انسان ہے اور زمانہ آبادی کا اُس ہجوم مین کہ عام تھا۔ ایک جانور کوئل صحرائی آ کے میان غلام رسول کی دستار پر بیٹھ کے باواز خوش کوکو کوکو کرتی رہی۔ جبکہ گانا اُنکا موقوف ہوا اُسوقت وہ طائر وحشی اُنکے سر سے اُڑ کے راہ صحرا لی۔ اُس جلسہ مین والد اور ماموں راقم شیخ محمد صلاح صاحب رئیس۔ اور مولوی احسان اللہ صاحب ممتاز رئیس اونام موجود تھے۔ یہ روایت اصح چشم دیدہ ہے وبگوش شنیدہ۔

شکر و مکھن ہردو برادران والد میان محمد خان قوال بہت اچھے دنگر تھے۔

سونا و مکھن ہردو برادران قوال نہایت خوش فکر و بے مثل۔

میان شوری کہ ذکر اُن کا مندرج رسالہ ہذا ہے موجد طرز ٹپہ جُدا گانہ یکتائے زمانہ ہوئے

میان چھجو خان کلاونت گوراری۔

میان جیون خان کلاونت برادر کوچک چھجو خان نہایت خوش قطع اور راگھاے دیسی و مارگ کے اپنے عہد مین یگانہ روزگار اور رباب نوازی مین اور گانے مین سلیقہ شعار تھے۔ اُسی عہد مین یہ سب فوت ہوئے۔ اولاد اُنکی ہنوز قائم۔

نواب سالار جنگ خان بہادر نیشاپوری اکار و کمک ہولی و دہرپد گانیمین یکتائے روزگار تھے۔

نواب قاسم علی خان بہادر پسر نواب سالار جنگ خان بہادر میراث پدری رکھتے تھے۔ علاوہ برین کھانے اور پوشاک کے موجد اور بانی مبانی از حد تھے اور ہر ایک وضع و قطع اُسی خاندان سے ہنوز نئی ایجاد ہوا کی و خوش خوراکی و خوش پوشاکی مشہور نزدیک و دور ہے۔

میان گامون قوال شاگرد رشید و مایۂ بساط میان شوری۔ ٹپہ گانے مین بے مثل و لاثانی۔ اُن سے ٹپہ ہند مین بوضع میان شوری رائج ہوا۔ بیٹا اُن کا بوضع اُنکی ہوا۔ مقام بنارس مین کہ راجہ اودت نراین اُنکو لکھنؤ سے لے گئے تھے وفات پائی۔

آگے طوالت بے سود جنکو اس مؤلف نے سنا۔ اور ملاقات بے تکلفانہ جن سے رہی ذکر اُنکا مشرح اہل پیشہ سے تا عطائی و شریف مندرج رسالہ ہذا کیا گیا ہے ملاحظہ اُسکے سے ایک حظ وافر شائقین و سامعین کو حاصل ہوگا۔ طول فضول۔ راقم بہر حال خواستگار دعائے مغفرت ہے۔ ملاحظہ کنندگان کلمۂ خیر سے چشمداشت کہ دریغ نہ فرمائین اور فقیر کو مرہون منت فرمائین والسلام۔ اور فقیر اللہ کہ بانی کتاب "راگ درپن" ہے چند راگ اختراع کئے۔ اور صاحب دولت و صاحب حشمت مثل کشمیر وغیرہ حیات رہے۔ علم موسیقی مین ید قدرت کامل رکھتے اور اُستاد اسوقت کے اپنی سرکار مین ملازم رکھے اور خود عمل فن ہذا سے شخص کامل العلم ملکہ اکمل تھے خداوند کریم مغفرت اُنکی کرے

پردۂ سیوم بیان نائکان زمانۂ حال

قلم ترانہ ساز انجمن سخن بیان مغنیان زمانۂ حال میں اس طرح نغمہ سرائی کرتا ہے کہ اس
زمانۂ ناہنجار میں ہر کہ ومہ گرفتار بلا ہے۔ بنا علیہ علم موسیقی اس بحر جہان سے
ناپیدا کنار ہے۔ چند لوگ کہ اس زمانہ میں سماعت بندہ سے گذرے مغنیات
بیان کے اسم نویسی انکی سپرد خامہ ہوئی۔ بقید حیات وممات بایں منوال کہ قوم ڈھاری جملہ گویوں سے
پہلے تھے۔ معائنہ تواریخ سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بھی آگے قوم راجپوتان سے تھے۔ کرٹکا کہا کرتے تھے اور
عہد سلاطین ماضیہ میں مسلمان ہوئے مگر اُس قوم سے ایک شخص مسمی بخشو نایک بھی ہوا تھا۔ بالفعل اس
قوم سے اب اُس گانے کا سلسلہ جاتا رہا فقط روزگار سنکت کا یعنی سفروائی پن اکثر کرتے ہیں۔ باقی رہے
کلاونت وقوال کہ وہ لوگ بھی شریف تھے۔ خطاب قوالی زمانہ علاء الدین غوری سے اور خطاب کلاونتی
عہد اکبر شاہ سے ہوا۔ چنانچہ اُن کا سلسلہ ہنوز قائم ہے۔ اولاد تانسین سے اب تک رباب بجاتے اور
گاتے ہیں۔ مثلاً پیار خان و باسط خان و جعفر خان ولد چھجو خان مرحوم برادران حقیقی بجانا رباب کا اُن پر
ختم ہوا۔ اُستاد بادشاہ عصر تھے۔ اور ایک باجا سرسنگار ایجاد کیا۔ اور جعفر خان گانے اچھا تھے۔
اُنکی اولاد سے کاظم علی خان عرف آرام الدولہ علاوہ رباب بجانے کے علم فارسی وعربی بھی اُنکو حاصل ہے
بہر حال لیاقت رکھتا ہے۔ اور صادق علی خان عرف راحت الدولہ و نثار علی وغیرہ چار بیٹے ہیں۔ اور باسط خان
اور پیار خان لاولد ہے۔ بہادر حسین عرف ضیاء الدولہ اُنکی مایۂ بساط ہیں بلکہ بجانا سرسنگار کا اُن پر
ختم ہے۔ یہ لوگ سب مصاحب شاہ اچھے ہیں۔ الاتعلی و غرور از حد رکھتے ہیں اور میاں بہادر خان
و حیدر خان ولد جیون خان ہر دو برادر حقیقی بھتیجے پیار خان دونو اُستاد کامل تھے۔ بہادر خان باب میں
اور حیدر خان اس زمانہ میں اُستاد وزیر اعظم نواب علی نقی خان تھا بحالت جنون گانے میں بڑ قدرت
رکھتا تھا۔ ایک مدت دراز تک پاس اُن نواب کے رہا۔ ہولی و دھرپد میں اُستاد بے بدل۔ چنانچہ
دونو نے وفات پائی۔ اور امراؤ خان و محمد علی مرحوم بین کار۔ و تراب علی خان اُستاد۔ اور رحیم خان

وامیر خان ولد امراؤ خان بلکہ امیر خان کا مصوری مین شاگرد رآوی ہے۔ گانے مین اُستاد کامل شخص
لئیق و خواندہ مقبول صحبت کے قابل از بس خوش آہنگ غرور و تکبر سے مبرا با وصف کمال لازوال
عیوب و نخوت سے معرا۔ اور رحیم خان برادر کوچک گو کہ تعلیم یافتہ انہین کا ہے مگر بین کار ہی ہین یکتا یہ لوگ
اولاد راجہ سموکھن سنگھ نواسہ ہا سے تانسین اول ساکنان دہلی و عہد نواب[1] شجاع الدولہ بہادر سے
لکھنؤ مین بود و باش اختیار کی۔ کلام انکے مغنیان حال سند گردانتے ہین۔ اور کلاونت[2] اکثر تعلیم طوائفان
کی کرتے ہین۔ اور تان رس خان کلاونت ساکن دہلی غزل وغیرہ بلکہ کسی قدر خیال اچھا گاتا ہے۔
آدمی با مزہ ہے اور امام بخش کلاونت ساکن شاہجہان آباد حال دکھن عرف کھا نڈے بیجرہ سالہ تحقیقات
کامل رکھتا تھا۔ بیٹا اُن کا مسمی حسین خان اس علم سے بے بہرہ تھا۔[3] لڑکے اُسکے دوازدہ سالہ گو کہ
بے وارث ہوکر آوارہ و پریشان ہین مگر اچھے ہونگے اور یوسف[4] خان او روزیر خان ساکن شاہجہان آباد
نسب اُنکا دادھیال کلاونت و ننہال قوال چنانچہ محمد خان ولد میان شکر ساکن لکھنؤ ماموں اُن کے
ہین۔ یکتا سے زمانہ اپنے طور کے ہین۔ علاوہ ہولی و دھرپد کے خیال و سرگم و ٹپہ و غزل بھی گاتے ہین
بندہ نے اُن کو ایک مکان مین چھ مہینے برابر سنا اور کثرت روزانہ ہفت و شش پہری اور گانا دربار کا برابر
تھا کبھی بگڑتے نہ دیکھا اور راکا رو گمک تان کی جسکو کھنڈاری بانی کہتے ہین دردو پہر برابر سنی۔ البتہ ی
گمک جنکی بانی ہے یعنی اولاد راجہ سموکھن سنگھ سے بھی نہ سنی۔ پھر اور کوئی کس شمار مین ہے۔ اور باپ
اُنکے نظام خان بہرے ولد قائم خان کلاونت بڑے دھرپد کے اُستاد کامل تھے۔ بندہ نے اُن کو
مقام باندا مین سنا۔ اب دہلی مین یہ دونو آفتاب و ماہتاب ہین ورنہ دہلی مین مثل مغنیان لکھنؤ کہ دو ہی چار

---

[1] اور فیض آباد۔ زان بعد لکھنؤ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر ۱۲
[2] وہ کلاونت نام کے ہین۔ چارون خاندان سے باہر ہین۔ سلسلہ گم ہے
[3] وہ طفل رکھتا تھا۔
[4] وزیر خان یوسف خان ولد نظام خان کرتی ابن قائم خان کلاونت بلکہ نظام خان ملازم رئیس باندا اچھے تھے۔

اچھے ہین اور سب جاہل۔ لکھنو مین مرثیہ خوان اچھے تھے سو اب باعث اختلاف زمانہ کوئی نہ رہے
اور یوسف خان و وزیر خان دونو برادران حقیقی ہنگام گانے کے بہت سُدھ بانی و سدھ مندرا جو
مشہور ہے رہتے ہین یعنی الفاظ صاف کہتے ہین اور صورت نہین بگڑتی ہے اور سر وغیرہ ہلانے سے
باز رہتے ہین۔ اول تو وہ دونو بھائی جوان زبردست لحیم و شحیم ورزشی ازحد خوبصورت و وضعدار
بطریقہ شرفا ہین۔ اور وقت گانے کے زیادہ تر حسن اُنکا دونا ہو جاتا ہے۔ حضور ری راجہ چرکھاری مین
بمشاہرہ تین سو روپیہ ملازم تھے۔ باندا مین اُنکو نواب علی بہادر نے باشتیاق تمام طلب کیا تھا اور بعد از
شش ماہ ایک ہاتھی و دو گھوڑے کاٹھیاوار و چار فرد دوشالہ و ہشت رومال شالی و پانچ ہزار روپیہ
نقد دیکے باعزاز و اکرام تمام پھر بحضور راجہ صاحب رخصت کیا۔ دموج خان ساکن دہلی لاثانی دھرپتیا
و احمد خان و محمد خان ولد شکر قوال ساکن لکھنو خیال گانے مین اُستاد کامل۔ منجملہ آن احمد خان سدھ آشنائی
وصحت راگ خوب رکھتے تھے۔ اور محمد خان تان پلٹہ اور تحریر و زمزمہ مین بہت کرارے تھے ایسے کہ
خیالیون مین لوا سے یکتائی ملک دکہن مین بلند کیا تھا۔ وضع دکہنی جوڑا بالون کا بندھا ہوا۔ مگر از خلیق
بمشاہرہ ہزار روپیہ ملازم راجہ ریوان تھے وہ بھی اپنے عہد مین اپنے طرز کے یکتا ہوے اور مقام ریوان
مین وفات پائی۔ بعد اپنے چار بیٹے چھوڑے۔ ایک لڑکا مسمی قطب علی بی بی سے اور تین کسبی سے
منجملہ اُنکے بڑا لڑکا منور خان اچھا گاتا ہے۔ اور قطب علی کہ وہ ہم پہلو محمد خان تھے وہ بھی وہین فوت
ہوے۔ ہان اب چھوٹا لڑکا مسمی مراد علی سب سے اچھا ہے اور رجب علی و فضل علی ساکن لکھنو کہ
اُنکا اور محمد خان کا ایک خاندان ہے خیال بہت تشتعلیق گاتے ہین منجملہ اُنکے فضل علی نے وفات پائی
اور مسمی مینڈو خان بھانجا اُنکا اُنکی وضع سے علیحدہ جبڑا مثل حدو خان زیادہ دلیا رہے۔ بہرحال اچھا ہے
اور بالفعل مراد علی لکھنو مین خیال و ٹپہ بہت اچھا بوضع قدیم گاتے ہین اور ڈھاریان لکھنو از خبطی و بے مغز ہے
فقط لائق تعلیم طوائفان ناچ وغیرہ کے ہین۔ وکا دو وید آری ساکنان بنارس خیال لیئے اچھے ہین۔ اور حدو خان

وحسو خان و ننھے خان و غلام امام برادران عم زاد ولد نتھن پیر بخش سب اچھے اور بہت گٹے و دبنگے اپنے
روبرو دوسرے کو کم سمجھتے ہین اور بندہ نے اُنکو بہت سنا حقیقت مین بہت کرارے منجملہ اُن کے
حسو خان و غلام امام فوت ہوے۔ وحدو خان مقام باندا مین بہت سمجھ دار و خوشایندر رکھتے تھے۔ مگر
جبکہ لکھنؤ مین سُنا اور دیکھا تو یک گونہ خبط دامن گیر اُنکے ہو چلا۔ یہ لوگ ساکن گوالیار اب پھر اُسی سرکار
مین ملازم ہین بمشاہرہ معقول چار چار پانچ پانچ سو کے۔ اور شادی خان و مراد خان ساکن شہر میرٹھ
اچھے ہین۔ شادی خان خیال مین بہت اچھا ہے اور مراد خان بیٹا اُنکا سرگم ٹھاہ دون کی بہت
اچھی طرح سے گاتے ہین یعنی اُسی سرگم سے تان ٹھاہ دون سب بیوروں کی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح
کی سرگم اور کوئی نہین گاتا ہے اُس طرز کا وہ موجد ہے اور از حد منصف و منکسر۔ ایک روز سرگم ماڑوار
کے راگ کا کہ مشہور ہے سا رِ ن رِ گ مَ مَ دھا مَ کا رِ ی گَ مَ گ رِ نِ رِ سَ گا رہے تھے۔
چونکہ مقام تخلیہ تھا اور اُن سے جو نکھاد سُر کے بعد لکھی ہے وہ کومل ہے بجاے اُسکے رکھب
لگتی تھی۔ بندہ نے اُنکو ٹوکا تو بطریق اوروں کے ہٹ دھرمی نہ کی معقول ہو کے کہنے لگے کہ یہ بشریت
کا تقاضا ہے۔ الحق وہ بڑا ہی منصف ہے۔ یہ کہ یہ بات اتفاق وقت سے تھی۔ اِس سہو سے کچھ
اُنکی اُستادی مین فرق نہین ہوا۔ وقت ہے۔ بہر حال ایمان شرط ہے۔ اپنے طریقہ کا مراد خان بھی
یکتاے زمانہ ہے۔ اور سلیمان ولد مراد علی خان ڈھاری ساکن لکھنؤ شاگرد میان رجب علی مذکور خیال
کے گانے مین طرز اگلا رکھتا ہے اور تان پلٹہ اُن سے بہت خوبصورت رہتا ہے۔ یہ شخص بھی یادگار
سابقین ہے۔ اور نور خان و مغل خان ساکنان کالپی ہولی اچھی گاتے ہین۔ اور ایک نور خان ساکن
دکھن کہ ملقب بچو گوشیہ مشہور ہے ہولی اُسکے حصہ مین تھی۔ اب سنا جاتا ہے کہ اُس نے اس جہان
فانی سے رحلت کی۔ اُسکے مرنے سے اکثر مرجاتا ہولی کا زبان پر لاتے ہین اور غلام رسول خان بھانجا
منج خان کلاونت ساکن ترہوان کہ ملازم راجہ نیپال ہے خیال مین یہ قدرت رکھتا ہے۔ تان و گشت

تحریر زمزمہ کا بہت سچا ہے۔ اور پرشاد و کتھک ساکن بنارس شاگرد شادی خان لدگامون خیال علاوہ پلٹہ و تان سر بپورہ کے ساتھ بہت اچھا گاتا ہے۔ اور کریم[1] خان خیالی لاثانی۔

اسم نویسی عطائی شرفا

اوّل بابو رام سہائے صاحب ساکن الہ آباد ہولی و دُھرپد و خیال و ٹپہ گانے اور بتانے مین بیجائے روزگار بلکہ بقول میر علی صاحب قبلہ نائک زمانہ ہین۔ ہر طریقہ کے عالم و عامل ہین۔

سید میر علی صاحب قبلہ مرثیہ خوان ساکن حال لکھنؤ نبیرہ خواجہ باسط صاحب پیرزادہ امیر کبیر ہر طرز کے گانے مین کامل و اُستاد بے بدل تھے اور پابند وضع۔ باوجود ملازمی سلطانی عہد نواب سعادت علی خان جنت مکان سے تا زمان واجد علی شاہ بادشاہ کہ اُسی عہد مین اس جہان فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی۔ ایسے پابند وضع رہے یعنی ہر عہد مین بجز مکان اپنے دوسری جگہ تشریف نہ لے گئے۔ حتی کہ ہر بادشاہ وقت نے اپنی حضوری چاہی مگر اُنھون نے انکار ہی کی۔ چنانچہ عہد نصیر الدین حیدر بادشاہ۔ اور حکیم نواب مہدی علی خان نے بباعث انکار کے پانصدی تنخواہ سے کم کردی۔ الامجد علی شاہ کی طبع نازک پر اول تو ایک ملال ہوا کہ حکم اخراج ملک فرمایا۔ ہنگام بار برداری ہجرت شہر منظور نہ فرمائی بلکہ بعد اداے دو رکعت نماز شکرانہ کہ ایسے وضعدار ہمارے عہد دولت مین پابند وضع ہین کہ ہجرت شہر اختیار کی اور احضاری آستانہ شاہی سے انکار کی فخر پردازکون و مکان نے ایسے لوگ خلق فرمائے۔ پھر بعطائے خلعت فاخرہ و اضافہ تنخواہ یکہزاری میر صاحب مغفور کو مفتخر فرمایا۔ فی زمانہ یہ بھی نائک زمانہ تھے۔

رامانج داس و نراین داس فقیر بیراگی خیال مین یکتائے روزگار تھے ایسے کہ بابو صاحب موصوف خیال گانے مین شاگرد اُنکے ہین۔ اور ہولی دھرپد مین چھجو خان کے بھائی جیون خان کے۔ اور جناب میر علی صاحب شاگرد دھرپد مین چھجو خان کے۔ اور خیال مین میان غلام رسول شکر و سوتا

[1] کریم خان عرف کریم بخش ساکن نواب گنج قریب لکھنؤ

کھن سکے اورٹپہ مین میان شوری اور مقامات فارسی مین ملا محمد صاحب کے تھے اور میر اگی مذکور دو نو برادران حقیقی ساکن بونہ لکھنڈ مقام چرکھاری تھے - و نواب سلطان علی خان صاحب و لد نواب قاسم علیخان صاحب دھرپد کے اُستاد اور نواب حسین علی خان صاحب برادر کوچک اُنکے ٹپہ گانےمین اور خوش آوازی کے اُستاد تھے - مگر بابو صاحب ممدوح کا گلا بہت بڑھ کے طیار تھا اب ہولی دھرپد و خیال زیادہ کرتے ہین - لکھنؤ مین نواب صاحب رئیس تھے ہوتے نواب - سالار جنگ خان کے کہ دھرپدی مشہور تھے - اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دھرپد خوب گاتے تھے - اور محمد ولایت علیخان صاحب مغفور والد ادی ہولی و ہمال خوب برتتے تھے - جناب میر صاحب ممدوح اور وہ شاگرد چھجو خان کے تھے - اور ماموں حلیم اللہ خان صاحب مغفور خیال مین شاگرد میان جانی و غلام رسول کے تھے خیال گانے مین قدرت کامل رکھتے تھے اور صحت راگ بدرجۂ اتم تھی اور مرثیہ بھی خوب پڑھتے تھے مرثیہ مین میان سیف اللہ صاحب کے شاگرد تھے - اور ماموں بشارت علی خان صاحب شاگرد رشید شیخ عطا صاحب مرثیہ خوان دھرپدی کے تھے - دھرپد خوب و صحیح گاتے تھے اور برادرم کوچک محمد فضل امام خان مغفور بدرجۂ اتم خوش سلیقہ و سُریلا صحت راگ مین کامل و حساب لَے مین بے بدل -

ایک روز حسب اتفاق یہ غیبت بندہ بلحاظ شرفا کہ مابین تھا سر جلسہ آپس مین بخشو اُستاد طبلہ ساکن لکھنؤ سے مقابلہ پیش آیا - آخر کار بسبب دستی و نگر پن و چرب زبانی گت پرن دیکھ سُن بخشو یہ حرف زبان پہ لایا کہ "ہم شریفون سے عہدہ برآ نہین ہو سکتے"

حقیر نے چاہا کہ یادگار اپنا اس دار ناپائدار مین چھوڑے حتی الامکان تعلیم مرثیہ خوانی و سوز وغیرہ بخوبی کی اور خود دست بردار ہوا مگر بقول شخصیکہ

"وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے"

اُن کو سرود و ساز زمان نے اس دار فانی سے طلب کر شامل جلسہ مسجان ملاء اعلی فرمایا - آخر کار اس پشیمان

حال سے ان اوراقون کو محبطا نا بطور یادگار جلوہ دیا ہے میر حسین[1] علی ٹپہ خوب گاتے۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ آگے اس ملک مین رواج گانے ٹپہ کا نہ تھا مسمی غلام نبی[2] متخلص شوری نے اس کا زبان پنجاب ملائم و خوبصورت تصور کر راہی ملک پنجاب ہوا۔ وہان چندے قیام کر زبان پنجاب حاصل کر کے پھر واپس لکھنؤ ہوا اور ہر ایک راگ و راگنی مین ٹپہ بنایا اور گایا۔ جو کہ شوری از حد لاپرواہ تھا لہذا قدر و منزلت اُسکی زیادہ ہوئی پیشہ گانے کا نہ کرتا مجذوبانہ گذر تھی۔ یہان تک کہ ایک روز نواب آصف الدولہ بہادر سے سر سواری ملاقات ہوئی حضور نے لسان مبارک سے فرمایا کہ میان شوری ہمارے مکان پر آؤ۔ وہ وارستگی سے یہ حرف زبان پر لایا کہ دولتخانہ حضور سے بندہ ناواقف ہے بتلاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ کسی سے پوچھ لینا اور بلاقید پروانگی دربانون سے نسبت اُنکے فرما دیا۔ اتفاقاً لوگ اُن کو لے گئے۔ چنانچہ نواب ممدوح نے باعزاز و اکرام لیا اور بہت کچھ نقد و جنس دیکر رخصت کیا۔ اُس نے اُس متاع لا انتہا کو اثنائے راہ مین للہ لٹا دیا۔ یہ خبر سوانح نگار سے گوش زد حضور ہوئی۔ اُس وقت پھر اُسیقدر مال و اسباب مکان مشارٌ الیہ پر روانہ کیا۔ یہ عین قدردانی ہے۔ الا شوری لاولد فوت ہوا اُسمی گُمون شاگرد رشید چھوڑا۔ شادی خان لڑکے اُنکے بنارس مین باعث قدردانی راجہ اودیت نراین سکونت اختیار کی۔ ٹپہ اور خیال بمثل گاتے تھے۔ چنانچہ بابو صاحب کے خلیفہ کہلاتے تھے۔ عرصہ قلیل گذرتا ہے کہ مرغ روح اُنکی قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ افسوس ایسے لوگ بھی کم خلق ہوئے۔ ان بابو صاحب ممدوح البتہ یادگار میان شوری ہین۔ اور نواب حسین علی خان صاحب ٹپہ گانے مین یکتائے روزگار اپنے طرز کے تھے۔ اور میان ممتی خان و چھجو خان اب لکھنؤ مین ٹپہ اچھا گاتے ہین مگر اُن لوگون کو تھاہ نہین پاتے ہین۔ اور شمس شاہ[illegible] کا

[1] میر حسین علی متخلص مشرق شاگرد نواب حسین علیخان صاحب رئیس سید السلطنت لکھنؤ میان اُنکی ٹپہ گانے مین بہت خوش سلیقہ تھے ۱۲ مولف

[2] غلام نبی ولد میان غلام رسول نبیرہ لیلے قوم قوال ۱۲ مولف

مصنف بھی تھا ایک طرز نیا طریقہ شوری سے ملا ہوا انکا لائے تینوں شخص از قوم ڈھاری ساکن لکھنؤ تھے۔

بیان مغنیان نسا | یعنی اُن عورات مغنیہ کا جو کہ ہم پہلو مغنیان ذکور ہیں علم موسیقی ہیں

بی رحیمن[1] بائی ساکن چرکھاری ہولی اور خیال ایسا اوکھا بحساب سر سویرہ گاتی ہیں کہ تمامی اُستاد زمانہ اُنکی مداحی کا دم بھرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس طریقہ میں دم مارنا امر محال ہے انسان کی کیا مجال ہے۔ واقعی بندہ نے فی زمانہ کسی گوئیے کو ایسا نہ سُنا بقول حدو خان صاحب کہ اس علم میں بائی صاحب کا ر مردانہ وار زیادہ از مغنیان حال کرتی ہیں اور ابتک کہ سن اُنکا پنجاہ سالہ ہے جناب بابو صاحب سے استحصال علم ہذا فرماتی ہیں۔

سُندر[2] بائی ساکن چرکھاری ہمشیرہ عزیزہ بائی صاحب موصوفہ کی خیال بہت خوب گاتی ہیں اور صحت راگ اُن سے بدرجہ اتم رہتی ہے۔ یہ باعث ایک خاندان ہے۔

بی لطفن[3] ہمشیرہ کوچک بائی صاحبہ علاوہ حسن یکتائی ناچنے گانے میں قدرت کاملہ رکھتی تھیں۔

شکر[4] نو بائی بیٹی سیرھو بائی خیال گانے میں بطریقہ محمد خانی دو نو از حد گرما گرم تھیں اور زبان اُردو پلیٹھ از حد صاف و کرارہ۔ چنانچہ دو نو مقام لکھنؤ میں فوت ہوئیں مشہور عوام میں دنیا زہر نسبت اُنکے زبان زد ہے۔

دشنا[5] بائی ہمشیرہ کوچک اُنکی بعد وفات اُنکے غریب خانہ پر کہ واقع شاہراہ لکھنؤ و کانپور ہے باعث ارتباط تشریف لائیں حقیر نے بعد رسمیات عمانداری و زاد راہ رخصت کیا۔ حق ہے کہ زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ۔

یکے را بسر بر نہد تاج و بخت | دگر را بخاک اندر آرد ز تخت

[1] تا [5] بی رحیمن و بی لطفن و دختران کفایت علی ساکن حال چرکھاری ساکن دکن ۱۲

کبھی سیٹھ ہوشرفو نقد و جنس سے مالا مال تھین اور ایک دن وہ ہوا کہ ہمشیرا و نکی محتاج چادر و رومال تھین - وہ زر خطیر و جواہرات اونکا چشم زدن مین مال غنیمت ہوگیا بہرحال نغمہ ساز زمان نے ذلت و عزت ہر کس و ناکس اپنے اختیار مین رکھی ہے -

جی سکھ بائی[۶] ساکن دکہن کہ متوسلان سیٹھ ہوشرفو مرحوم شاگرد تھے خان خیال بہت نگر مردانہ وار گاتی ہے - بمقام باندہ بمشاہرہ تین سو اور مقام رامپور مین بمشاہرہ چار صدی ملازم تھی - اب الور مین بمشاہرہ بیش قرار ملازم ہے - اور شرفو کا بھائی مصطفے خان بھائی اونکا شاگرد محمد تھا اوسنے بھی قضا کی - دو لڑکیان اوسکی دہوون و حسینی حیات ہین - دہوون استائی اچھا گاتی ہے مگر اوس طریقہ سے باہر - اس ملک مین قدر غزل ٹھمری کی ہے سو وہی گاتی ہین بعمر پنجاہ سالہ ساکن ملک دکن -

ہیرا بائی[۱] دختر کملا بائی ساکن ملک دکہن مقام لدانا چھپانا سیدھی پٹلی کا خیال بہت اچھا گاتی ہے - نہایت خلیق و خوش آواز بعمر بست و پنج سالہ مقام ہٹھور مین ملازم نانا راؤ

---

۱ ہیرا بائی از حد خوش سلیقہ و نہایت حسین تھی - راقم سے اکثر بسبیل تذکرہ وعدہ اسلام کیا - کوتاہی اپنی طرف سے ہوئی مسلمان کیا ابھی سنا کہ بلبل روح اوسکی آشیانہ کالبد سے پرواز کر گئی - افسوس ہیرا اہل کمال سے زمانہ خالی ہوتا جاتا ہے - ۱۲ مولف -

بمشاہرہ تین سو روپیہ تھی اب واللہ اعلم کہ کہاں ہے۔

کجو بائی[9] سیہ رہا سادھا خیال اچھا گاتی ہے بعمر پنجاہ سالہ ساکن ملک دکھن۔

خورشید بائی[10] ساکن اکبر آباد شاگرد محمد علی کلاونت خیال بہت اچھا اور صحیح گاتی ہے اور بعض تان بطریقہ بی رحیمن صاحبہ کہ مغنیان حال اوس سے دور رہا کتی ہین بجاتی ہے اور اون کو تن خیال کا جیسا چاہئے بہت اچھی طرح آشنائی انترے کا کرتی ہے اور محمد علی ساکن خورجہ شکار پور بہت اچھا ہے مقام ٹہو مین شاگرد امیر خان بین کار کا ہوا۔ مگر امیر خان نے بلحاظ شاگردی خود حقیر کا شاگرد کروایا۔ اور خاکسار کے ہاتھ سے اوسکے ہاتھ مین یعنی بندہ کے ہاتھ سے کلاوہ بندھوایا۔ چنانچہ صحبت چند روزہ مین قواعد سرگم وغیرہ بسبب فن کاوت طبع حاصل کیئے۔

بنارس مین اول مسماۃ چھتر[12] اغوردو ثانیاً امام باندی[13] بوضع شوری ٹپہ گانے مین یکتائے روزگار شاگرد خلیفہ شادی خان ہین گرہ و فقرہ واڑی جو ٹپہ مین چاہیئے اونکے گلے مین بہت سریلی ہے۔ اور تحریر

وزمزمہ بہت صاف - غرضکہ فی زمانناً یہ لوگ مغتنمات سے ہین - رہا اس زمانہ کا گانا ٹھمری غزل سو مین مسماۃ لذت بخش ساکن فرخ آباد لکھنؤ مین بہت غنیمت تھی - اور ناچنے مین مسماتان گلبدن و سکھ بدن ساکنان بنارس بہت اچھی ہین اور مسماۃ چندا بائی ہمشیرہ کوچک خورشید بائی ساکن اکبرآباد شاگرد تعلیم یافتہ مان سنگھ ولد پرکاس ساکن لکھنؤ ناچنے مین بہت اچھی اور گانے مین بھی آفت روزگار ہوگی بعمر دوازدہ سالہ ہے باوجود صغر سنی خورشید بائی سے نہین دبتی -

مسماۃ جان بخش ساکن پرگنہ سمونی خاص ضلع باندا ناچنے مین بہت خوش سلیقہ و ستیک رو نہایت خلیق و حسین کم سن - ملازم نواب علی بہادر رئیس باندا تھی =

اور بہ تحریر مسودہ رسالہ ہذا جو راوی کا اتفاق ہنگام یک گونہ تسلط غدر بلگرام مین ہوا تو مسمیان ولی محمد و پیر بخش ولد غلام حسین خان عرف غلما کلاونت کو جو دیکھا تو بہت ذہین و طبیعت دار پایا جو کہ باعث اخی سید شاہ جلی صاحب اُن سے ملاقات بے تکلفانہ تھی پسران اپنے کو پاس بندہ لاکے سنوایا تو حقیقت مین اُنکو بہت خوش سلیقہ پایا - آخرکار حسب اجازت اُنکی آلاپ ہاے بیقاعدہ سے باقاعدہ کیا - اور چند دھرپت و سرگم و ہولیان و دھمال اُنکو سکھائے - یہان تک کہ راہ راست پر آئے منجملہ اُنکے مسمی ولی محمد پسر کوچک اُنکا تان و پلٹہ خیال و آکار و کٹک دھرپد سے بہت طیار - اور برادر کلان اُسکا بہت خوش آواز و سُریلا - غرضکہ دونو بہت اچھے و روز بروز بہتر ہونگے - بفضل وہ کلکتہ مین بمشاہرہ سو روپیہ ملازم بارگاہ سلطانی ظل سبحانی سلطان عالم ہین اور جو کہ اُن کا سن شباب ہے امید ترقی ہے =

بیان تنت کاران

اول امراؤ خان ہین کار مسبوق الذکر اُستاد بے بدل ہین - اور محمد علی ہین کار بھائی اُنکے ملازم راجہ بنارس لاثانی -

میر ناصر احمد صاحب قوم کے سید تھے - مگر دہلی مین خاندان کلاونتان مین بطمع اخذ بین شادی کی ہے اور بخوبی اس علم کو حاصل کیا - لااُبالی وضع رہے اور اپنی وضع کے پابند ایسے تھے کہ

لکھنؤ مین بطریق سیر تشریف لائے۔ شاہ عصر نے اپنی حضوری ہرچند چاہی لاکن اُن حضرت نے ملاقات
سلطان عالم نہ کی۔ اِلّا ہم غربا اُون کے سامنے بخوبی گائے بجائے۔ ہر ایک بات اُنکی مستند تھی۔
جمیع مغنیان و شرفایان اُن سے راضی ہوئے۔ اور رحیم خان ولد امراؤ خان کا ہاتھ بھی نگر ہے
اور امیر خان بڑا بھائی اُنکا کہ سابق ذکر ہو چکا ہے مشرح اُستاد کامل ہے۔ اور مسمّی حسن خان ڈھاڑی
بقول علی نقی خان صاحب کہ بین طفلان امراؤ خان بجاتے ہین اور یہ ستار کا باج بجاتا ہے مگر طیار
ہے۔ اور قاعدہ ہین کے کہ وہ لوگ بجز اولاد لائق اپنی آل کو بھی نہین بتاتے اُسکو ہم نہین پہونچے۔
اور رباب پیار خان و بہادر خان خوب بجاتے تھے۔ اور اب صادق علی اور کاظم علی و نثار علی وغیرہ
سے بہادر سین اچھا بجاتے ہین۔ یون تو سب اُنکا خاندان اُستاد ہے اور سرسنگار بھی بہادر سین کے
حصہ مین ہے مگر بخل اور حسد[1] بھی اس خاندان مین از حد ہے۔

اور ستاریون مین باج مسیط خانی کے اول رحیم سین ولد مسیط خان و ثانیاً نواب غلام حسین خان
صاحب ساکن دہلی کہ مدت تک نواب صاحب مہمان نواب ذوالفقار بہادر رئیس باندا رہے۔
سنا اور واقعی اُنکو اپنی وضع کا پابند[2] اور اس کام مین یکتا دیکھا۔ اور طریقہ غلام رضا مین بجز غلام رضا اور
کسی کو اچھا نہ پایا۔ اول تو یہ باج پُر عطائی پسند و بیقاعدہ ہے گتین اُسکی تتالہ مین پر اگنی و دُھن ہائے
بوضع ٹھمری بندھی ہین بکمّل وا اچھا نہ پایا۔ ہان غلام رضا کا ہاتھ کہ اُس طریقہ کا وہ موجد تھا بہت با مزہ
دیکھا۔ اب اُس باج کے لوگ گرفتار خبط ہین۔ اُس باج مین ٹھوک و جھالا و گنجایش راگ نہین ہے بجز
دو ایک سہل راگ کے۔ اُستادون کو اُس باج سے انکار ہے اور اچھے تمیزدارون کو عار ہے۔ غلام رضا

[1] بیان حسد کا باب ہفتم مین بزمرۂ نقل و حکایات کیا گیا ہے ۱۲

[2] مگر نواب صاحب رئیس باندا کے روبرو ستار بجائے اور تین سو روپیہ مقررہ اور وقہ جو لیا تو جمہور عوام طعنہ زن تھی۔ واقعی طمع انسان کو ذلیل کرتی ہے۔ گو کہ نواب صاحب نے وہ زر نقد کورہ بطور دعوت مہمانداری پیش کش نواب صاحب ممدوح کرتے تھے مگر مشہور برعکس ہوا۔ ۱۲

نے یہ باج فقط براے امرا لکھنو ایجاد کیا تھا۔ ہان ستہ تارین اول غلام محمد ساکن حال باندا نے ستار مین کمال قدرت حاصل کی اور ٹھوک تو ایسی صاف و نگر بیٹھتی کہ بندہ نے کسی مین کا بجز امراؤ خان صاحب کے اور رباب سے نہین سنی۔ ستار اُنکا کم از بین و رباب نہ تھا بقول اُستادان زمانہ حال حقیقت مین ایسا ستار نواز ہند مین نہ تھا اور کار دستکاری و مصوری مین باکمال تھا بلکہ کار مصوری روغنی کا راوی اور مشارٌالیہ نے مسٹر جان لیٹ صاحب ڈپٹی پرمٹ سے ضلع باندا مین حاصل کیا لڑکا اُنکا مسمی سجاد حسین اچھا ہے اور غلام محمد نے مقام گونڈہ بلرام پور مین وفات پائی سجاد حسین بمشاہرہ دو سو روپیہ ملازم دُرگبجے سنگھ راجہ بلرام پور رہے۔

بابو ایسری پرشاد صاحب عرف بابو جان بعمر شانزدہ سالہ ولد جناب بابو رام سہاے صاحب قبلہ ستارین باین صغیر سنی وہ سے مداد چھاپے مین قدرت کامل رکھتے ہین اور صحت راگ کر اُنکے گھر سے ہے اُستاد بے بدل یقین ہے کہ سن جو کہ غلام محمد کا تھا اُنکا ہوگا ایک آفت برپا کرینگے یقین ہے کہ یاد قدما حال کے لوگون کے دل سے بھلا دینگے۔ جوان خوش رو اور نہایت حسین اور صالح اور شہسوار اور تیر اندازی مین باکمال شاگرد راجہ رتن سنگھ رئیس جہ پکھاری اور گانے خیال و ہولی دھرپد اور سرگم اور ٹپہ مین طاق اور ستار مین کامل۔ شریفون مین ایسا کوئی نہین ہوا۔ نغمہ ساز مشہور جہان اُنکو بعمر طبعی پہونچادے۔

بعد اُنکے ایک برہمن ملقب باجپئی ساکن بنارس ستار بہت خوب دو مضراب سے بجاتا ہے اور اسی پیشہ مین گذر اوقات اپنی کرتا ہے۔ مگر عطائی ہے۔ ہاتھ خوبصورت ہے۔ صحت راگ مین البتہ تامل ہے۔

مسمی برکت علی عرف ستولیا ستار بہت اچھا بجاتا ہے۔ شاگرد پیار خان مرحوم۔ اور مسکن اُسکا فرخ آباد۔

نواب حشمت جنگ رئیس فرخ آباد شاگرد پیار خان ستار مین دست قدرت رکھتے تھے۔
عین عالم شباب مین وفات پائی۔

نواب ذوالفقار بہادر خیال اچھا گاتے تھے اور نئی داری مین اُستاد طبلہ و پکھاوج نواز ہنگام فرمائش شرماتے تھے اور از حد قدردان ہر ایک علم کے تھے۔

نواب علی نقی خان وزیر سلطنت لکھنؤ شاگرد حیدر خان ہولی بہت خوب گاتے اور ستار بھی اچھا بجاتے تھے اور تصنیف ہولی وغیرہ وبہالی خود فرماتے۔ اور نہایت خوش آواز تھے وار تصنیف یون

قطب علی عرف قطب الدولہ ساکن بریلی شاگرد پیار خان ستار مین ایک قدرت رکھتا ہے۔

نبی بخش ڈیرہ دار برادر امیر جان طوائف ساکن ملک پنجاب ستار نوازی مین شاگرد غلام محمد بہت طبیعت دار ہے اگر اُسکو صحبت اچھی رہی تو بہت اچھا ہوگا۔ اور

سارنگی بجانے مین علی بخش ساکن دہلی۔ اور حسن بخش ساکن لکھنو۔ اور ثابت علی ساکن گوالیار قوم ڈھاریان بہت اچھے ہین۔

ابراہیم خان و محمد علی ڈیرہ دار ساکن شہر باندا بہت اچھی سارنگی بجاتے ہین بلکہ محمد علی طرز ٹپہ مین شاگرد جناب بابو رام سہائے صاحب قبلہ تھا جوان بیجان ہوا۔

ہمت خان کلاونت ساکن راٹھ نیواری ملک بندیلکھنڈ شاگرد حسن بخش بھی سارنگی مین اُستاد تھا۔

ظہور خان کلاونت ساکن باندا خاص۔ اور حسن خان ڈھاری ساکن لکھنؤ کا دُھن بجانے مین ہاتھ خوبصورت ہے۔

خواجہ بخش ڈھاری ساکن خورجہ شکارپور شاگرد امیر خان ہین کا رسارنگی بہت خوبصورت ساتھ صحت راگ کے بجاتا ہے۔

یون تو شہر در شہر سننے مین آئے۔

راجہ وشناتھ سنگھ رئیس ریوان اور مہاراج آودیت نرائن رئیس بنارس اور راجہ رتن سنگھ رئیس چرکھاری ۔ و نواب احمد علی خان رئیس رامپور ۔ اور سلطان عالم بادشاہ بیت السلطنت لکھنؤ اس علم موسیقی کے بڑے محقق و قدردان بلکہ کسی قدر خود بھی کرتے بلکہ بادشاہ ممدوح ناچ کو خود ایسا کرتے تھے کہ اپنے عہد مین یکتا تھے اور اب بھی کلکتہ مین باوجود انتزاع ملک خدا کی عنایت سے وہی کارخانہ ہین ۔ اور سازندہ بجانے مین وہاج الدولہ ڈھاری ساکن لکھنؤ ۔ اور بسر و دمین غلام علی ڈوم ساکن رامپور یکتائے زمانہ تھے ۔ افسوس دونون نے وفات پائی ۔

نقارہ بجانے مین مرسلی مشکل ہے اور مرسل اسکو کہتے ہین کہ ایک تو سیدھی گت بجاتا ہے اور دوسرا رن کی ٹھاہ سے مدورب وغیرہ پڑجاتا ہے اسکو مرسل کہتے ہین ۔ سو اوّل قائم خان ساکن قصبہ آسیون ۔ دوئیم گھورن خان ساکن قصبہ اونام ۔ اور سبحان خان ساکن بنارس ملازم راجہ صاحب نقارچیان مرسل مین استاد کامل ۔ اور راجہ رگھناتھ راؤ نونگا بہادر رئیس جھانسی نے نقارہ مین قدرت کامل بہم پہونچائی تھی ۔ ان مین گھورن خان حیات ہے ۔ اور اب مخدوم بخش ساکن لکھنؤ ۔ اور جھبتو ساکن اونام حال لکھنؤ مرسل نقارہ کے ہنر مین یکتا ہین ۔

شہنا بنارس مین بھی اچھی بجتی ہے چنانچہ احمد علی ساکن بنارس نے شہنا کو ایسا ملایم کیا کہ سارنگیون کے سُر کے ساتھ اُسکی النس بجتی ہے اور قوم احمد علی کی نقارچی ہے اور نر وشہنا کے النس اور چھوٹی ڈشہنا[1] کہ ساتھ نوبت کے بجتی ہے ۔

کرانٹ و فلوٹ باجہ ہاے انگریزی و خوشتر نگ وجل ترنگ و بٹلی وار نے بجانے مین احمد خان ولد کریم خان ڈھاری ساکن آسیون ۔ اور گھورن خان نقارچی ساکن اونام و داماد احمد خان

---

[1] چھوٹی ڈشہنا ساتھ نوبت کے بڑے نقارون کے ساتھ بجتی ہے اور بڑی شہنا النس و شن چوکی کی ہے ۔ دمامہ جانب کے ساتھ بجتی ہے ۔ دومہ کا جانب مثل نقارہ خورد یعنی طبلہ کے بائین سے مطابقت رکھتی ہے ۱۲ المولف [2] یہان سے پھر رئیس شروع ہوتے ہین ۱۲

ہند مین ثانی اپنا نہین رکھتے ہین۔ بلکہ گھورن خان نقارہ اور طبلہ مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔ اُنکے شاگردون نے میان بخشو اُستاد کے چھکے چھوڑ وادیئے

گھسیٹ خان نقارچی جمعدار نوبت خانہ رئیس باندا پٹلی وارنے اور الغوزہ و شہنا چھوٹی اچھی بجاتا ہے۔ شاگردین کاردن کا بینڈ ماٹڈا چھی رکھتا ہے اور رہنے والا باندے خاص کا ہے

کلو دھتو ڈھاڑی ساکن بنارس سارنگی بہت اچھی بجاتے ہین اور خیال بھی اچھا گاتے ہین

مسمی جیتن قوم کتھک ساکن بنارس سارنگی مین باعث سنگت بی رحیمن بائی صاحبہ اُستاد مشہور ہے۔ واقعی اُنکا گلا بجاتا ہے۔ وجہ یہ کہ تمام عمر یا د صاحب بائی صاحبہ کی تعلیم اُس نے پائی۔ جب یہ تمیز آئی ہے۔

طبلہ مین اول بخشو ڈھاری اس طور کے باج کا اُستاد ہوا۔ مسمی ممو بیٹا اُسکا گتیا اچھا ہے اور سلاری خان پسر شاہی گت پرن ہین۔ چنانچہ وہ تو اپنے کام مین اُستاد ہین۔ اور اس زمانے مین قدیم باج کا مسمی مکھو ساکن دہلی بڑا اُستاد تھا بلکہ شاگردان مکھو سنگت طوائفان خوب کرتے ہین۔ گو کہ طبلہ لکھنؤ سے بہتر کسی ملک مین نہین بجتا ہے۔ الا یہ باج واسطے سنگت کے ہے۔ یہ لوگ قوم ڈھاری سے ہین۔ چنانچہ منجملہ انکے بخشو و مکھو خان آدمی کے سامنے فوت ہوئے۔ اور مسمی بخشو ڈیرہ دار طبلہ مین شاگرد بخشو۔ الا سب سے گوئے سبقت لیگیا بلکہ اسی لاگ پر پسر اپنے کو خوب طیار کیا اور واقعی جو بنظر انصاف سُنا تو پسر ممو خان بلکہ پوتے بخشو سے اُسکو نگر اور طبیعت دار پایا۔

پکھاوج مین اول لالہ بھوانی سنگھ اُستاد کامل تھے۔ اور اب کودو سنگھ برہمن ساکن قصبہ باندا۔ شاگرد اُنکا بجاتے روزگار ہے حضور سلطان عالم شاہ اودھ سے بخطاب کنور داس مفتخر تھا بلکہ معرکہ شاہ و عابد علی ہین کہ علاوہ گوئیون کے یہ آدمی اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان بھی شریک تماشائی تھے۔ عابد علی تو معقول و پشیمان ہوا مگر جوت سنگھ اور کودو سنگھ پکھاوجیان سے معرکہ بڑگیا اور بادشاہ نے

توڑہ ہزار روپیہ کا درمیان مین رکھوا کے فرمایا کہ جسکے ہاتھ بازی آئے وہ یہ کیسۂ زر لیجائے چنانچہ جیت سنگھ
اُسکے باج سے باز آئے اور کنورداس نے وہ روپیہ پائے۔ ہان مسمی تاج خان نے کہ سابق کے
ڈیرہ دار سے تھے الا مثل غلام محمد ستار نواز عزت و لیاقت لاثقہ پیدا کی خلیفہ لالہ بھوانی سنگھ کی طرف سے
ہین اور شاگرد رشید اُنکے ہین مسمی ناصر خان پسر اپنے کو طیار کر کے ہمسر کودو سنگھ کردیا فقط فرق اسقدر
ہے کہ کودو سنگھ باعث کبر سنی از حد ملایم و نفیس۔ اور ناصر خان کہ جوان زبردست و خوش ہے و سے
بسبب صغر سنی کرارے و دبنگے۔ الا تاج خان معلومات مین کودو سنگھ سے زیادہ ہین اور بڑے مسلمان
مقید نماز رہنے والے باندا خاص کے ہین

ناچنے مین اوّل للوجی اور پرگاس کتھک گت بھاؤ اور رارتھ بھاؤ مین بڑے اتھاک
لکھنؤ مین اُستاد۔ اور مسمی درگا بھتیجا پرگاس کا آفت زمانہ تھا صغر سنی مین فوت ہوا۔ اب مان سنگھ اور
چھوٹا بھائی اُسکا پسران پرگاس بہت اچھے ہین موافق طریقہ خاندان اپنے کے ہین اور بینی پرشاد
اور پر شاد کتھک ساکن بنارس ناچنے اور بتلانے مین اُستاد ہین۔ اور رام سہائے کتھک ساکن
ہنڈیا حال باندا اپنے طور کا بہت اچھا ہے۔ اور رمضانی نقال ساکن قصبہ موہان۔ اور حسین بخش
و قایم علی اور مرزا واحد کشمیری ساکنان لکھنؤ۔ اور کنھیا نقال بھی بہت خوش قطع ہین اور کنھیا گانے
اور ناچنے مین نمونہ حضرت سلطان عالم ہے اور حضرت نے تو سبھون پر خط رد کھینچا۔ و عورتون
مین گلبدن و سکھبدن وغیرہ ساکنان بنارس بلکہ بنارس مین گانا و ناچنا و بتلانا حسب خواہش زمانہ
نہایت خوش اسلوب ہے۔ اور یون تو زمانے مین سب اچھا کرتے ہین۔ ہزارون کو شنافی زمانہ
باعث قدردانی شاہ عصر حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ جمجاہ کہ کمال ہر ایک علم و ہنر کا رکھتے
ہین بیت السلطنت لکھنؤ مین ہر کمال کے لوگ خصوصاً علم موسیقی کے ماہر اچھے مجتمع ہوئے یہانتک
کہ ڈھاری وغیرہ مصاحب خاص بخطاب دولا سے مفتخر ہوئے۔ اور حتی الدولہ کہ ڈھاڑی تھا

خطاب ابائی کا پایا۔ اس ملک ہند مین بعہد محمد شاہ بادشاہ کثرت گویون کی بدرجۂ اتم تھی افراط عیش مین صورت محویت نمودار ہوئی۔ انتہا یہ کہ آہ مظلومان درپے آزار ہوئی۔ اوّلاً تخت نشینی دو تو سلاطینون نے دادرسی مظلومان اور خاطرداری غریبان کی آخرکار محمد شاہ عیش و عشرت مین مبتلا ہے۔ اور حضرت سلطان عالم شاہ اودھ ہنگام ہونے اختر محل دختر نواب علی نقی خان جمیع امور سلطنت نواب علی نقی خان کو معہ عہدۂ وزارت تفویض فرمائی اور آپ مائل بہ عیش و کامرانی کہ لطف زندگانی ہے بسر و رشادمانی ہوئے بس حضوری حضور عالم سے کہ یہ خطاب عطیہ سلطانی ہے اول کار سازی کار پردازان وزارت سے اخبار ممالک محروسہ اور ثانیاً زینہ دربار عام اجارہ ہوا۔ اس سدبابی سے مایوس ہر اک دادخواہ بیچارہ ہوا۔ اور عمالان بیرونجات نے کہ یہ لوگ کمینگاہ مین رہتے ہین وقت غنیمت جان برخلاف تعہد الیصال زر سے پائمال کردیا۔ مخلوق خدا مین حلاوت باقی نہ رہی۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ آہ مظلومان پایۂ عرش ہلاتی ہے چنانچہ حضرات کو لطف انبساط حاصل ہوا الّا انجام بخیر ایسا ہوا کہ نادرشاہ نے دہلی کو تاراج کیا۔ اور لکھنؤ صاحبان انگریز نے لیا۔ افسوس یہ ٹکڑا انگوشہ سلطنت بقیۂ ہند تھا مفت ہاتھ سے گیا۔ طوق ملامت اپنا معلم الملکوت نے علی نقی خان کو دیا۔ وبال خلق اللہ سے اپنا سر ہلکا کیا۔ خیر سرود ساز زمان سب کو اپنے مہد و امان مین رکھے۔

مسمّی اگھاون نقارچی ساکن اونام طبلہ اور نقارہ مین بدرجۂ اتم طیار تھا۔ بلکہ بخشو لکھنؤ مین اُس سے سبقت نہ لیگیا بیکار تھا عین شباب مین وفات پائی۔ حاجی ولایت علی ڈھاری ساکن لکھنؤ طبلہ مین بہ قدرت رکھتا تھا۔ عرصہ چند گذرا کہ فوت ہوا مگر جبکہ زیارات اور حج سے فارغ ہوکے پھر لکھنؤ مین آیا تو کار طبلہ وغیرہ سے بخوف نغمہ پرداز جہان توبہ کی تھی پس ہر مسلمان کو نغمہ ساز جہان ہدایت نیک عطا فرمائے۔

مسماۃ چندر بھاگا[1] طوائف کہ ہندوستان کے والیٔ ریاست کے گھر مین تھی خیال سیدھی پٹلی کا اچھا گاتی تھی۔ آدمی حسین اور خلیق بدرجہ اتم تھی۔ اور مسماۃ سیٹر ھو ساکن پشاور۔ اور ملیہ ساکن لاہور دھرپد اور خیال با تاثیر گاتی ہین۔ اور مسماۃ وزیرن ساکن لکھنؤ دھرپد والی مشہور ہے اب وہ آفتاب سرکوہ ہے۔ بیہ عہد آصف الدولہ بہادر جنت مکان ایک عالم شباب اُسکا ہوگا۔ اور رشیدی مراد علی خانہ زاد شاہِ اودھ ٹپہ نہایت نستعلیق گاتا ہے۔

بیان مرثیہ خوانان وغیرہ

اوّل جناب سیّد میر علی صاحب مغفور کہ فی زمانہ نایک تھے۔ مرثیہ خوانی مین موجد انواع اقسام کے ہوئے۔ چنانچہ گانے مین بھی ہر ایک انگ و بانی اور چھب کے اُستاد کامل ہوئے اور تصنیفات مین بے بدل جو اُستاد بمقابلہ پیش آیا شاگردی کا دم بھرتا ہوا راہی ہوا۔ حق تو یہ ہے کہ اُستاد زمانہ تھے مثل مولف صدہا شاگردان شاگرد اُنکے تھے۔ سرود ساز دوران بیا مرزا محمد آلالایجاد اور مولوی شاگرد اُنکے قوم قوال ساکن لکھنؤ اُستاد کامل تھے اور میان احمد علی و غلام عباس ساکن لکھنؤ محلہ مفتی گنج شاگرد رشید اُنکے تھے۔ اور میان مٹن صاحب بازو میر علی صاحب معلومات مین کامل حیات ہین۔ مگر پڑھنا ترک کر دیا۔ صاحبزادے اُنکے ہین۔ اور میر مولا سے اور احمد علی ساکن لکھنؤ اور مہدی بخش ساکن ردولی شاگرد اُنکے مرثیہ اچھا پڑھتے ہین حال مین فوت ہوے۔ اب اچھے صاحب ولد مولوی صاحب امداد حسین نواسہ مولوی و لد غلام عباس ملازم والی رامپور ہین بہت اچھے ہین اور میرزا فدا علی صاحب ساکن لکھنؤ شاگرد میر صاحب مغفور علاوہ مرثیہ ہولی بہت خوب گاتے تھے حال مین وفات پائی۔ اور چھوٹے بڑے صاحب مرثیہ خوان ساکن لکھنؤ رئیس بہت اچھے خاندانی تھے

---

[1] چندر بھاگا با وجود عیش و آرام خیال رئیس کا نہ کیا۔ اولاد کو چھوڑ ہر ایک سے مُنہ موڑ ایک طبلچی کے ساتھ رستہ لیا۔ آخر کار اتفاقاً گلسیٹ خان سے ملاقی ہوئی تو طبلچی کو رُخصت دیا۔ تا بہ لکھنؤ آئے۔ سُنا گیا کہ ملک پورب مین جا کے قضا کی۔ چند روز کے واسطے یہ بدنامی اپنے سرلی۔ مہاراج کو کیسا غم ہوا ہوگا۔ الحق بقولہ مصرعہ اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید ۔ ۱۲ مولف

پسر اُنکے آفتاب الدولہ زکی علی خان بہادر عرف میرزکی صاحب خوش آوازی اور گلے بازی مین یکتائے عصر تھے۔ دوست صادق مؤلف خدا اندیش بیاہر زد۔ اور کمدا اور نجو مرثیہ خوان قوم ڈھاری ساکن ردولی شاگرد میر صاحب بہت اچھے تھے۔ اور احمد علی خان و جعفر علی خان فیض آبادی مرثیت کے اچھے طرز جدا گانہ انکا تھا۔ اور میر کلو بر چھپت بھی اپنے طرز کے بہت اچھے تھے اب میر کاظم علی صاحب لکھنؤ مین غنیمت ہین مگر اب لکھنؤ مین معلومات سے مثل سابقین کوئی نہ رہا۔ خالی ہے اور میر احمد صاحب مرثیہ خوان ساکن عظیم آباد دھرپدی بیشک اپنے طرز مین یکتائے عصر تھے۔ اگر اس عہد مین ہوتے تو نمود ہو جاتی۔ چونکہ پیش جناب میر علی صاحب قبلہ مغفور تشریف لائے۔ لہذا فروغ نہ ہوا۔ بقول شخصیکہ "پیش آفتاب ذرہ را چہ یارا" عروج نہ ہوا پیش اُستادان زمانہ شمار اُن کا بھی عطائیون مین نہ تھا۔ نہایت خلیق و اُستاد بے بدل اب مایۂ بساط انکی میر علی حسن صاحب دست بند شاگرد اُنکے ساکن لکھنؤ محلہ نوبستہ ہین خدا عمر دراز کرے نہایت خلیق جوان خوش رو علاوہ مرثیہ گانے مین بھی ید قدرت رکھتے ہین بہت کرارے اور صحیح۔ اور میرزا محمد رضا صاحب ساکن لکھنؤ یکے از متوسلان نواب سالار جنگ علاوہ مرثیہ خوانی گانے مین بھی بہت اچھے اور معلومات بدرجۂ اتم ہے۔ چند زمانہ سے فرخ آباد مین بود و باش اختیار کی تھی۔ اب سُنا جاتا ہے کہ رامپور مین ہین۔ اور کالپی مین میر علی اور حسینی ڈھاری مرثیہ خوان اچھے تھے۔ اور میر محمد علی اچھے تھے۔ اور کتاب خوان مین ملا محمد صاحب عجمی۔ و شیخ غلام مرتضیٰ صاحب لکھنؤ مین بہت اچھے۔ اور آغا محمد علی صاحب ساکن خراسان۔ اور آغا خورشید ایرانی و آغا اسماعیل صاحب قزوینی بڑے مقام دان تھے۔ اور مرزا خادم علی بیگ صاحب اُستاد بندہ کانپور مین بڑے محقق و مقام دان و شیرین بیان ہین شاگرد ملا محمد صاحب اور میرزا امداد علی بیگ ساکن شاہجہان آباد حال فرخ آباد کہ شفیق و عنایت فرمائے و محب صادق راوی ہین۔ کتاب خوانی و مقام دانی مین یکتائے روزگار اور خوش بیانی مین طوطی ہند یگانۂ آفاق

سلیقہ شعا ہین نغمہ ساز بوستانِ سخن اُنکو بانیل و مرام رکھے - ایسے لوگ بھی یادگار زمانہ ہین - اور مرثیہ گوئی و تحت لفظ خوانی مین اول میر انیس صاحب خلف لدخلیق ابن میر حسن - دویم مرزا دبیر صاحب - سیوم میان امانت - چہارم سلطان عالم یگانۂ زمانہ - اور یون تو صدہا ہین -

فصل دوم بیان صدائین از روے شاستر ہندی کہ وہ ایک سُر تھا

سبحان اللہ بحمدہ ! بلبل نغمہ ساز گلستان سخن اوپر شاخ مطلب بیان خلاصہ کتب ہندی یون چہچہرن ہے کہ کتب ہندی بھوین گول اور سلیس مارچکر وغیرہ سے کہ جسمے حال طبقات ارضی و سماوی وغیرہ ظاہر ہے واضح ہوا کہ آسمان صورت چتر ہے اور ریاضی مین مانند بیضہ - بہرحال فیما بین ضدین - خلاصہ یہ کہ چند باتین صورت یکجائی رکھتی ہین یعنی اوّل و آخر عدم اور جبکہ فقط سطحہ آب تھا تو ایک صدائے اونگ پیدا تھی اور جس وقت کہ بشن کا سروپ اُنکے خدا نے بہ ہیبت کذائی انسان رکھا تو وہ صورت مذکورہ اُنکی سماعت مین آئی اور جبکہ نغمہ ساز جہان کو منظور خلقت ہوئی تو ایک آواز کارکی آئی اُس وقت ناف بشن سے کہ اوتار نرانکار مجسم بہ شکل انسان ہوا تھا ایک پھول کنول کا برآمد ہوا اُس سے ایک شخص مسمّی برہما پیدا ہوئے اور برہما کی بائین بھون سے مہادیو کی پیدائش ہے اور وہ نقطہ کا مثل کُن کے تھی فوراً وجود ہر ایک شی کا ہونے لگا اور سطحہ آب پر واسطے قیام ارض کے ایک کچھہ[1] عریض و طویل بنا کے رکھا اور اُس پر چار ہاتھی چہار طرف قائم کئے اور درمیان مین اُسکے ایک سانپ اس جسامت کا بنایا کہ یہ زمین اُس پر مانند ایک تل کے نمود ہے اور زمین کے استحکام کے واسطے پہاڑ بنا ہوئے - زان بعد وجود جمادات و نباتات وغیرہ ہوا - اور بشن کی ہرن ہو کے

---

[1] کچھہ نام جانور آبی کا ہے اور کچھوا بھی اُسکو کہتے ہین برنگ سیاہ اور ہڈی پشت اُسکے کی بہت سخت ہوتی ہے مانند سپر کے - اکثر سپاہیان ہندی سپر اُسکی بناتے ہین مگر بہ صلاح ہندی موقوف ہے اور قوم کیوٹ و کہار اُسکو کھاتے ہین ۱۲ مولف

بھی ایک آواز آتی تھی وہ صدائے بید تھی اور صدائے اونگ مین فقط ایک سُر تھا وہ ملقب ناد[1] ہوا۔ ظاہر ہے کہ وہ جو صدائے اول تھی مہادیو کو اور صدائے بید برہما کو واسطے ترکیب کے بشن نے تفویض کیا پس برہما نے مرکب کر کے چار بید یعنی سام بید[1] و یجر بید[2] و رگ بید[3] و اتھربن[4] بید مقرر کئے اور معہ ازدواج اپنے کہ تیرہ رانیان تھین مشغول خلقت ہوئے۔ اور مہادیو جی کہ جنکو ناد سپرد ہوا تھا اُنہون نے اول ایک باجا بشکل ہڑک کہاران ایک رخہ نکالا اور نام اُسکا ڈھرو رکھا۔ وبعد اُسکے تنبورہ کہ اب مشہور ہے نکالا پھر تو تت و بتت و گھن و ستھر کہ اسمین جھانجھ اور گھونگھرو وجھیرا وغیرہ۔ اور ستھر کو بعض کوئی سکھر بھی کہتے ہین۔ یہ چار طریقے تمامی باجون کے نکالے شرح اسکی آگے ہوگی۔ اب تصور فرمائیے کہ اُس صدائے اونگ پر پہلے بشن نے سات درجہ سرون کے مقرر کر دیئے۔ ازان بعد مہادیو نے بارہ درجہ سرون کے مثل دوازدہ بیج مقرر کر کے نام اُنکے جداگانہ رکھے اور پھر اُن ہی سرون کو ترکیب دے کے ایک شکل قائم کی اور نامزد اپنے کر کے بھیرون نام رکھا۔ اسی طرح جملہ چھ راگ علیحدہ علیحدہ بنا کے نام اُنکے جداگانہ مقرر کیئے اور دو دو بر جون پر تقسیم کر دیئے۔ اور وہ جو سانپ بنا تھا اُسکا نام سیس ناگ ہوا اور وہ مٹی جو اُسکے پھن پر رکھی تھی اور پتھرون سے قائم کی اُسکو پرتھی دپرتھمی و دھرتی و بھوس ملقب کیا اور پتھرون کو پہاڑ مشہور کیا اُس پر بعد وجود نباتات وغیرہ پانچ تت سے انسان بنائے۔ خاک باد آب آتش آسمان اور ہمارے یہان انسان عناصر سے مرکب ہے۔ اطبائے ہندی کا نسمہ سر کو آسمان قرار دیتے ہین اور اُنکے یہان اخلاط تین ہین۔ حرارت برودت رطوبت اور وجود یبوست۔ باوجود پانچ تت بے منود کیا آگے اسکے جمیع مخلوقات اُنکے یہان برہما اور اُنکی رانیون سے ہے۔ بعد از

---

[1] ناد آواز کو کہتے ہین۔ جب کچھ نہ تھا تو آواز اونگ آتی تھی اُس صدا کو مہادیو نے ترکیب دے کے علم موسیقی طیار کیا اور نام اُسکا ناد رکھا۔ اول ناد ہے پھر بید یعنی بیاکرن جو تش ہے مثل عربی فقہہ وغیرہ نجوم ۱۲ مولف

مہادیو اکیس دیوزاد دیوتا اور بعدازان انسان اپنے اپنے طور پر راگ وراگنی کو ترکیب دیتے گئے اور موجد طیاری باجے وغیرہ ہوتے گئے۔

فصل سیوم بیان مت و باجون مین معیّن پردے

پردۂ اوّل

سامعین خوش الحان وناظرین ترانہ سنجان پر پوشیدہ نہ ہے کہ بانی اور مت جسے طریقہ کو کہتے ہین یعنی اگر کسی دیوزاد نے گایا تو وہ بانی زبان اُنکی تھی۔ خلاصہ یہ کہ بانی سے مراد بول چال ہے تو اُس وقت جس اجنا نے اپنے طرز پر گایا تو وہ مت کہلائی۔ بعدازان جبکہ انسان نے جس طریقہ پر گایا تو وہ بانی ٹھہری اور بانی سے مراد بنا کرنے کے بھی ہے۔ چنانچہ تین طریقے جاری ہوئے۔

اوّل۔ اکیس متین دیوزادون سے۔

دوم۔ بارہ بانیان قوالون سے۔

سیوم۔ چار بانیان کلاونتون سے۔

جملہ سینتالیس طریقے ہوئے۔ جن شخصون نے اپنے اپنے طریقون پر گایا تو اُن ہی طریقون کے یہ اسم مشہور رہے۔ اور فی زمانہ منجملہ متون کے کلاونت اکثر مت ہنونتی کے مقلد ہین اور مت ہنونتی اب بھی جو اچھے اُستاد ہین اُنکے نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیونکہ ہنومان جی نے چند متون کی تقلید کی صورت جداگانہ نہوسکی۔ گو کہ طرز علیحدہ تھا۔ الا اجتماع سے ایک شکل پیدا کی۔ واقعی بدانست حقیر یہ کوچہ ازحد مشکل ہے اسکا قائم رکھنے والا ہر لحجہ پابگل ہے جو کہ صورتین مہادیو جی سے معدوم نہ ہوسکین لہذا اُنکی مت غلط کہلائی پس جبکہ اجنا کا یہ حال ہے تو انسان کی کیا مجال ہے۔ نہین نہین چونکہ انسان کو نغمہ سر لے ہر دو جہان سے اشرف المخلوقات کیا ہی باوصف

ضعیف الجسامت و قوت ہنوز وہ بانی دیوزاد خارج از اعتبار ہے - بہرحال اس علم مین عقل ہر کس و ناکس فی ہی شعور کی لاچار ہے -

پردۂ دویم بیان باجون مین

یہان سے قلم زولیدہ بیان بیان باجون مین یون زمزمہ پردازی کرتا ہے کہ اس ملک ہند مین بانی علم نادیعنی موسیقی کا شیلیسر سب سے پہلے ہوے تو بعد از انتظام سُر و راگہاے چار طریقہ کا قاعدہ باجون کا نکالا اور نام جداگانہ ہر ایک کا رکھدیا - بایں تفصیل کہ اُن مین سے اول تت ہے اُس سے ڈہرو وغیرہ اور بتت سے بین و تنبورہ - اور سُشر سے گھونگھرو وغیرہ - اور گھن سے جہانجہ و مجیرا وغیرہ -

خلاصہ یہ کہ جس قدر باجے دونو ہاتھ سے بجتے ہین وہ متعلق ہین تت سے - باقی جو کہ جس مشابہت و تعلق رکھتا ہوگا اُسکا شمار اُن ہی قاعدون مین سے ہوگا بموجب تذکرہ بالا کسی طور پر باہر نہین ہو سکتا ہے -

خلاصہ ثانی یہ ہے کہ تت وہ ہے جو زخمہ و مضراب سے بجے - اور بتت وہ کہ بہ استعانت بالون سے یعنی گز وکمانچہ سے آواز دے - اور گھن وہ ہے جو از الہ چوبی سے صدا دے - اور سُشر وہ جو اعانت نفسی سے بولے - یہ طریقہ خاندان قوالان پیر و حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ سے آگے جو ہر ایک نے حسب استعداد اپنی کے باجے ایجاد کئے انکشاف اُنکا اس پردہ سے ہے -

پردۂ سیوم بہ بیان باجہا مرکبہ دیوزاد و انسان

اول مین مہادیو غیرہ نے جو باجے کہ ایجاد کئے ذکر اُن کا -

اوّل - ڈہرو کہ وہ مثل ہڑک کہاران - فرق اس قدر ہے کہ ہُڑک دو رُخہ ہوتا ہے اور ڈہرو ایک رُخہ -

دویم - جہانجہ -

سیوم - مجیرا - یہ باجے مشہور ہین -

چہارم تنبورہ[1] کہ اس مین چار تار ہوتے ہین ایک آہنی پنچم اور دو برنجی مدہم کے۔ درمیان مین اور ایک طرف کھرج گندہ برنجی یا آنکہ نقرئی بلدار یہ بھی باجا مشہور تر ہے۔

پنجم۔ بین کہ وہ دسون انگلیون سے بجتی ہے۔ موجد اسکے بھی مہادیو جی اسطرح پر کہ ایک روز گورا پاربتی جی نیند سے اُٹھی سے بے تکلف چیت سو رہی تھین بازو وضع کہ ایک ہاتھ اُن کا دونو چھاتیون پر تھا۔ وہ ہیئت دیکھکر بین ایجاد کی یعنی بجائے چھاتی دو تونبے اور بجائے ہاتھ ایک گول لکڑی[2] مجوف اُس مین ایک تونبا اس طرف ایک اُس طرف اور آٹھ کھونٹیان اُس مین اور آٹھ ہی تار لگتے ہین۔ ایک آہنی اور دو برنجی اور ایک پھر آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی کھرج بہت گندہ مثل بان باریک کے اسکو مندر کہتے ہین۔ اور پھر ایک برنجی کھرج دو تار آہنی چکارے کے دونو طرف ڈانڈ کے اور اُنیس پردے کہ اُنکو سار[3] کہتے ہین آہنی فولادی مانند سندری ستار کے مگر چوڑی دو انگشت کی اُس موم سے کھڑی کرکے لگاتے ہین اور نیچے کے تونبی کی طرف ڈانڈ پر چھوٹی سی شکل طاؤس کی دُم اونچی اُٹھی ہوئی ہوتی ہے اور اُسکی گردن مین ایک سوراخ ہوتا ہے اُس مین سے جملہ تار ہو کے کھونٹیون مین لگتے ہین اور دو مضراب سے بجتی ہے۔ ایک مضراب انگشت شہادت دوسری میان کی مین پہنتے ہین اور ایک ناخن سفل رو ہوچھلی کا انگشت خنصری چھنگریا مین وقت بجانے کے پہنتے ہین۔ اور جس تار کو مندر کہتے ہین اُسکی صدا مثل پاکھین پکھاوج یا طبلہ کی گمک کے برابر ہوتی ہے اور مین سو سات سرگم مین یعنی قاعدے بین کے مقرر کئے اور بجانا بین کا ایسا مشکل ہے کہ اُسکا

---

[1] بعضے تنبورہ مین پانچ تار بھی لگاتے ہین اور مثل سندری ستار کے تسمہ چرمی باندھتے ہین اور الاپ اگ مثل بین کرتے۔ مگر اس زمانے مین اس مولف نے ایک تلسی رام کلاونت نوہاری اردین بیگانہ کو کرتے دیکھا۔ ورنہ سنا بھی نہین ۱۲ مولف

[2] اُس لکڑی کو ڈانڈ کہتے ہین۔ [3] سار دو انگل چوڑی اونچائی مین ہوتی ہے کہ وہ کھڑی ڈانڈ پر رکھی جاتی ہے۔ اور دبازت مین مثل سندری ستار کے فولادی ہوتی ہے۔ ۱۲ مولف

بجانے والا ہند مین ایک آدھ ہے اور فی زمانہ بجانے والا ہین کا کمیاب ہے۔

ششم۔ پکھاوج کہ وہ ڈھولک سے بڑی ہوتی ہے۔ ایک طرف آٹا لگتا ہے اور ایک طرف سیاہی طبلہ کی سی۔ چنانچہ طبلہ اُسی سے نکلا ہی موجد اسکے گنیش جی اہل مت۔

ہفتم۔ اور ڈھول و ستار حضرت امیر خسرو صاحب قدس سرہٗ نے نکالے۔ شرح اسکی باب ششم فصل نہم مین مفصل ہے

ہشتم۔ قانون موجد اسکا حکیم ابو نصر فاریابی ہے۔

نہم۔ بربط موجد اسکا فیساغورس حکیم ہے اور دونو باجون مین تار آہنی ہوتے ہین اور قانون مین آڑے تار ہوتے ہین اور وہ بشکل اُڑا جالی یا قالب خشتی اور بربط مربع تختۂ چوبی کا ہوتا ہے تار سیدھے چڑھتے ہین اور تھپر سے بجتے ہین۔

دہم۔ چنگ و رباب موجد اسکا حکیم ارسطو وزیر سکندر ہے۔ چنگ آہنی حلقہ دار مطول ہوتا ہے اور بیچ سے اُسکے تار نکل کے خمدار ہوتا ہے اور انگشت شہادت سے مُنہ مین لگا کے باستعانت کشش نفس بجاتے ہین۔ اور رباب مثل چکارہ اور رودہ کے تار اُس مین چڑھتے ہین اور پیٹ اُسکا بڑا چوڑا ہوتا ہے۔ زخمہ چوبی سے کہ اُسکو جوا کہتے ہین بجتا ہے۔

یازدہم۔ قانونچہ مثل قانون کے ہوتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اُسکے تار ایک تختۂ طویل پر آڑے چڑھتے ہین۔ مانند قانون مگر اسمین کھونٹیان بہت سی لگتی ہین اور تھپر سے بجتا ہے۔

دوازدہم۔ سرود رباب سے نکلا مگر قد مین ڈیوڑھا۔ اُس پر بھی رودہ اور تار چڑھتے ہین اور مثل رباب زخمہ یعنی جوے سے بجتا ہے اور جوا چوب نیچ آگ سے بقدار ایک انگشت کے نوک دار بنتا ہے۔

سیزدہم۔ طاؤس بشکل ستار تو نیچے مین نیچے صورت مور کی بنا دی اور گز سے بجتا ہے۔

چہاردہم[۱۴]- گیتار یہ بھی ستار ہے فقط طرب مین ایک نیم ڈانڈ اُس مین کھونٹیان قائم کر زیادہ چڑھتی ہین اور مثل سارنگی گز سے بجتا ہے - یہ دونو باجے ایجاد حکماے پنجاب ہین اور اوپر کے باجے حکیم جالینوس سے ہین -

پانزدہم[۱۵]- سارنگی بشکل سرود- الا چھوٹے گز سے بجتی ہے ایجاد حکیم بقراط گو کہ یہ باجا ولایت کا ہے لیکن ہند مین زیادہ تر رائج ہے -

شانزدہم[۱۶]- سرسنگار باجا ہندی ہے مگر نہایت خوش آواز- موجد اسکے پیار خانصاحب رباب بیے از اولاد تانسین بشکل سرود اور ایک تونبا اوپر پا نسد مین کے لگا ہوا- اور تونبا طویل نیچے اُسکے اور تار آہنی چڑھتے ہین - الا بہادر سین بھانجا پیار خان نے اُسکے بجانے مین کمال بہم پہونچایا ہے اور سینی لقب خاندان تانسین باکمال کا ہے ہر ایک کو سین نہین کہتے ہین - یہ لوگ اہل لکھنؤ باکمال ہوگئے - پیار خان پر رباب کا خاتمہ ہوگیا بعہد سلطان عالم مقام لکھنؤ مین آکے فوت ہوئے یہ باجا مثت مین بغیر پردہ کا بہت سُریلا نکلا -

ہفدہم[۱۷]- نے آہنی -

ہیجدہم[۱۸]- سیتا کہ ملقب شہتا مشہور ہے دونو باجے حکیم بوعلی سینا سے نکلے ہین -

نوزدہم[۱۹]- بانسری کہ بشکل نئے بانس کی ہوتی ہے مگر اس مین ایک طرف آڑ ہے گرہ بانس کی - اور نئے مین سوراخ وار پار ہوتا ہے - وہ باجا بے لاگ - اُسکا بجانا دُشوار تر ہے اور بانسری کا بجانا باعث لاگ پن آسان امر ہے - کنہیا جی سے نکلا ہے مگر اب شرفا نہین بجاتے خاکروب وغیرہ ساتھ دقون کے بجاتے ہین -

بستم[۲۰]- الغوزہ[۱] باجا مثل بانسری ایک لکڑی یا بانس کی باجا ہندی منہ مین ڈال کے بجاتے ہین -

---

[۱] الغوزہ مثل بانسری سات سوراخ اُسمین بھی ہوتے ہین - الا جس طرف سے بجاتے ہین اُدھر مثل قلم تراش کے ایک ٹھیک بانس کی کہ اُسکو جیبی کہتے مین لگاتے ہین اور مُنہ سے بجاتے ہین ۱۲ مولف

بست یکم[۲۱] خوشترنگ کہ اُس مین چودہ نلی آہنی مجوف ایک سے ایک بنچی - دو سیتاک ایک خانہ
مین علیحدہ واسطے تبدیل راگ رکھی ہوتی ہین اور ہوٹون سے باستعانت نفس بجتا ہے - الا اُس مین وسعت
راگ نہین ہے - راگنی سپاٹ و دھن کی گنجایش زیادہ تر ٹپہ خوب بجتا ہے - بانی اسکا احمد خان نئے نواز
ساکن اونام واسطون یہ باجا متعلق ہے تیت سے -

بست ودوم[۲۲] - نقارہ ایجاد بوعلی سینا -

بست وسیوم[۲۳] - دہوس و چانپ چھوٹی نقربان راست و چپ نقارہ سے حکماے ہند نے
نکالین - نام اُسکے سے راقم کو وقفیت نہین ہے ہمراہ روشن چوکی بجتی ہے -

بست وچہارم[۲۴] - دف کہ مشہور ہے ایجاد افلاطون ہے اور اُسی کا مخفف دایرہ نکالا اور
طبل ایجاد ارسطو -

بست و پنجم[۲۵] - سرنا ایجاد حکیم ارسطو -

بست و ششم[۲۶] - تُرہی ایجاد کسی حکیم ہندی کی -

بست وہفتم[۲۷] - ترسنگھا کہ یہ بھی باجا ہندی ہے نہایت بدشکل و بدآواز حکماے ہند متقدمین استعداد
کم رکھتے تھے پہر اہل اسلام کے میل سے کسی قدر لیاقت حاصل ہوئی سو اُنکا بھی شمار حکماے اسلام مین
ہے - فقط تولید ہندمین ہند کے میل سے ہوئی -

بست وہشتم[۲۸] - تنبور -

بست ونہم[۲۹] - بگل -

سی ام[۳۰] - ارگن ارگن ایجاد حکماے فرنگ ہین - یہ باجے بھی متعلق ہین تت سے -

---

له یعنی جس شخص نے دہوس و چانپ نقارے سے ایجاد کی ہے نام اُسکا اس مولف کو نہین معلوم اور نہ تحقیقات کی - مگر یہ بات ظاہر ہے
کہ بعد بوعلی سینا کوئی حکیم نہین ہوا - اسی ہند مین کوئی موجد اسکا ہے ۱۲

ستی[۳۱] ویکم ۔ سُر بہار مثل ستار بلکہ ستار کلان طرز کچھوہ اُسمین طربین باج کے تارون کے نیچے لگتی
ہین ۔ اور گہر جین دو ہوتی ہین اوپر واسطے تار ہاے باج و ثانی نیچے واسطے طربون کے باقی پردہ وغیرہ
مانند ستار فقط باعث اعانت طربون سے خوش آواز زیادہ ہوتا ہے باقی وہی ستار ہے ۔ ایجاد اُسکی
بنارس سے ہوئی ہے ۔ اور بعضون کے نزدیک دف[۳۲] اور بربط[۳۳] فیساغورس حکیم سے اور طبل[۳۴] کہ مانند
ڈھول[۳۵] ہوتا ہے حضرت امیر خسرو سے اور بوق[۳۶] و چنگ[۳۷] لقمان سے اور تاشہ[۳۸] و مرفہ[۳۹] و سارنگی حکیم ارسطا
طالیس سے ۔ اور اکثر باجے کہ مشہور الاپکار ہین لہذا زیب قلم کرنا اُنکا چندان ضرورت نہین رکھتا ہے مگر
احتیاطاً درج کرتا ہون ۔

سر منڈل[۴۱] و سر منڈر بھی کہتے ہین ۔ خانہ دار مثل قانون پچیس تار کچھ آہنی اور کچھ پیتل کے نصف
نیچے اور نصف مانند قانون کے ۔ اور قانون مین چالیس تار ہوتے ہین تین اس طرف و تین اُس
طرف ۔ بلکہ چار او تار دو دو تار ایک ایک جگہ لگتے ہین اور اس مین سب تار جدا جدا ہوتے ہین ۔
جنتر[۴۲] چوبی درازی ایک گز دونون طرف کدو ۔ اوپر سولہ لکڑی کھونٹی نما ۔ اور پانچ تار آہنی ۔
اور اول کھونٹیون کے پھر اٹ بجتا ہے اور اُسکو ساز کہتے ہین ۔
جنتر[۴۳] تین تار لگے ہین ۔
کنر بین[۴۴] مانا ایک لکڑا لانبا ۔ اور تین کدو دو تار ہوتے ہین ۔
سُر بین[۴۵] مثل بین کے ہے لیکن لکڑی لکڑی کے مثل ۔ کھونٹی نہین ہوتی ہین ۔
انبرتی[۴۶] ۔ لکڑی اُسکی سُر بین سے چھوٹی ۔ ایک کدو یعنی تونبہ اوپر ہوتا ہے اور ایک تار آہنی
اچل ٹھاٹھ بجتا ہے ۔
دہوتے[۴۷] ۔ ایک کدو اور دو تار ۔
کنکرہ[۴۸] بشکل بین دو تار دو دو کے لگتے ہین اور دو کدو چھوٹے ہوتے ہین ۔

آن آوج[۴۹] لکڑی کا ساز۔ درمیان خالی۔ دو طبل ملے ہوے اور چمڑے سے منڈھے۔ اور ڈوری سے مضبوط کستے ہین۔ مشک اور دو دنلے سوراخ دار اُس مین لگاتے ہین۔

[۵۰] خیال[۵۰] شیخ بہاء الدین برنا قدس سرہٗ کہ ساکن از برنا دہات ملک جہجانہ نے اختراع کیا عجیب شکل داخل تت کی ہے۔ مگر بجز پہلوان دوسرا شخص نہین بجا سکتا تھا۔ ساز وہ کہ باختیار انسان ہو نہ کہ انسان باختیار ساز۔ سخت عیب اُس ساز مین ہے اور خود رباب مین امرتے کے بجانے مین یکتاے روزگار قدرت کاملہ رکھتے تھے۔

فصل چہارم بیان بناے سُرون مین معہ ہفت پردہ ہاے

پردۂ اوّل چشمداشت ہے کہ گذارش حقیر کو سامعان وسنے نوایان نصفت وقاریان خوش الحانان معرفت بگوش و دل متوجہ نغمہ سرائے انصاف ہوکے دریغ داد دہی سے نہ فرمائین کہ قلم ژولیدہ بیان بمقدمہ سُریون زمزمہ پرداز ہے کہ انسان مثل شجر ہے بس اصل و فرع و برگ و شاخ و ثمر رکھتا ہے۔ اور اصل اُسکی مبداے ازل ہے۔ اور حواس ممیزہ فرع اُسکے ہین کہ بہرحال تمیز و ادراک کرتا ہے۔ اور جملہ اعضاے ظاہری و باطنی و برگ اُسکے اُسکے مسام ہین اور ثمر اُسکا اُسی کا نطفہ ہے کہ ایک سے طرف دوسرے کے منتقل ہوتا ہے۔ اور اصل بدون فرع قائم نہین ہوتی ہے اور فرع کو برگ و شاخ ضرور چاہیے۔ اور برگ کو پھل اکثر لازم ہے اور بدون عناصر اربع نشو و نما نہین ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ عناصر سبب مادی واقع ہین۔ اور انسان مین اربعہ عناصر موجود ہین اور اس ہیچمیرز کے نزدیک بھی حصر کار نغمہ انہین پر ہے۔

اوّل۔ ہوا[۵۱] کہ اصل ہے بیچ اُسی صناعت نغمہ کی کہ وہ حرارت اور رطوبت رکھتی ہے۔

---

[۵۰] بقول حضرت ظل سبحانی سلطان عالم شاہ اودھ

دوم - نار کہ وہ حرارت و خشکی رکھتی ہے۔

سیوم - آب کہ وہ سردی و تری رکھتا ہے۔

چہارم - خاک کہ طبیعت اُسکی سردی و خشکی رکھتی ہے پس جبکہ حرارت اور رطوبت ملتی ہے تو حصل درست ہوتی ہے بدون اُسکے غیر ممکن اور اُس سے ظاہر ہوا ہے کہ اصل فیضان حرارت و رطوبت ازل سے ہوتی ہے۔ وادو کیفیتین تمام لوازمہ اُسکی ہین اور فرع یعنی حواس ممیزہ و اعضائے ظاہریہ و باطنیہ حرارت و رطوبت آتشی سے محفوظ رہتے ہین اور اپنے فعلون پر قوی ہوتے ہین اور برگ اُسکے کہ مسام وغیرہ ہین سردی و تری پانی سے تر و تازہ رہتے ہین۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب حرارت مزاج مین زیادہ ہوتی ہے تو بال گر جاتے ہین اور جلد پر تشقق نمود ہوتا ہے اور خون خراب و فاسد ہو جاتا ہے اور ثمر اُسکا کہ نطفہ انسان ہے سردی و خشکی خاک سے استوار ہوتا ہے اور اور اسی واسطے بالطبع طرف اسفل مائل ہوتا ہے۔ لہذا رحم کو بیچ اسفل بدن کے خلق کیا ہے کہ جائے نطفہ رہے۔ دیکھو قادر مطلق نغمہ پرداز زمان نے گوش مرد کو ایسا اثر عطا کیا ہے کہ اُس سے عورت کے کان مین منی داخل ہوتی ہے۔ ویسی ہی بینی و دیگر اعضا سے لیکن خلاف مقتضائے طبع اُسکی کے نہ فرمایا اور خلا پر ظاہر ہے کہ محال ہے کیونکہ اکثر کسان بسبب ریاضت مشق حبس دم پیدا کرکے کامل ہو جاتے ہین اور اپنے تئین مُدت دراز تک خاک مین دفن کرتے ہین اور پھر جبکہ نکلتے ہین تو تر و تازہ برآمد ہوتے ہین یعنی بدن سے تر و تازہ برآمد ہوتے ہین - یہ آثار مرطبی بدن سے ہین یعنی ہوا بدن مین موجود رہتی ہے ورنہ بدن بے وجود مرطب خشک ہو جاتا۔ اور خاک کہ طبیعت اُسکی سرد و خشک ہے چند مدت مین اُسکو خشک کر دیتی - چنانچہ جس وقت کہ نفس کو داخل سے طرف خارج کے دفع کرین انقباض حاصل ہوتا ہے اور جبکہ دم کھینچین تو انبساط پیدا ہوتا ہے بقول سعدی علیہ الرحمہ "ہر نفسی کہ فرو می رود ممد حیات ست و چون بر می آید مفرح ذات" پس ہر ہوا کو آواز لازم ہے جیسا کہ درخت حرکت مین آتے

ہاتی تو بیچ برگ و شاخون انکی کے کھٹکا ہوتا ہے اور اُس سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ سبحان اللہ!
جبکہ شجرون کا حال ایسا ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ انسان شجر آگہی سے اور سوا بدن مین اُسکے داخل ہو یا خارج
پھر آواز پیدا نہو۔ اور جو کچھ کہ خارج سے بیچ داخل بدن کے جاتی ہے یعنی درمیان قلب داخل ہو کے پھیر
اوپر آتی ہے وہ آواز انبساط و غلیان مادہ قلب کی سے ہے پس جو صدا کہ انبساطی ہے لہٰذا سامعینون کو
اُسکے سننے سے فرحت قلب حاصل ہوتی ہے اور جن شخصون کے سُر اثر سے خالی ہوں تو یہی سبب ہے کہ وہ
ہوا[1] کو اچھی طرح سے قلب مین داخل نہین کرتے بلکہ ہوا لی قلب سے پہونچ کے پھرتی ہے یعنی ہوا لی قلب سے پہونچ کے
پھرنے مین لیا امکان نہین ہے۔ مگر جس وقت تک قوت پیدا ہو تو بہر حال اُسکو قوت قوی درکار ہے ورنہ محنت
و مشقت بیکار ہے اور نغمہ بدون درستی نفس غیر ممکن اور تدبیر تابع کرنے کی رقم ہوئی ہے۔

پردۂ دوم مقدمۂ سُر انبساطی اور تحقیقات لفظ موسیقی مین

بلبلان نغمہ سرایان گلستان سخن و ترانہ سنجان طوطیان گلشن جو کہ صاحبان پر تمیز و پر ہوش ہین استدراک سر ایسا کرتے ہین کہ سُر بروزن دُر بر آنے
آواز کو کہتے ہین بفاعل یا مفعول خلا یا ملا سے یا آنکہ انسان سے خواہ حیوان سے و یا نباتات سے جیسا
جس چیز سے چاہے ویسا ہی ہوگا۔ انسان سے بطور انسان اور حیوان سے بطور حیوان۔ اور نباتات
سے بطرز نباتات مگر شریف تر جمیع صوت سے آواز انسان ہے اور زان بعد صوت حیوان و پھر بعد اُسکے
صدائے نباتات الاقیاس۔ حقیر اس بات کا مقتضی ہے کہ حیوان نے اخذ صدا نباتات سے و انسان نے
حیوانات سے کیا ہے۔ خیال فرمانا چاہیئے کہ مثلاً گاڑی یا چرخ وغیرہ کی آواز جیسی یا تیشہ سنے تو اخذ صدا
کرتی ہین۔ یا آنکہ بلبل یا شاما یا چنڈول وغیرہ کو نوبت خانہ مین لیجاؤ تو خوشی سے زیادہ تر چہکتے ہین اور
اگر مُجدا اگانہ عکس اُسکا لینا منظور ہو تو یہ شکل ہے کہ کسی مکان بند تحتی مثل مسجد یا مقبرہ یا حمام یا شیوالہ مین کوئی

---

[1] یعنی جو ہوا کہ قلب مین اچھی طرح سے داخل نہین ہوتی ہے۔ وہ سر موضع پھیرتی ہے وہ خالی سُر سے ہوتی ہے۔ اور خالی سے مراد ہے بے سرے پن کی یعنی بے سُری نکلتی ہے۔

آواز دے تو خواہ مخواہ اُس سے آواز بالعکس پیدا ہوتی ہے۔ توبس وہ عکس اُسی صدا کا ہے یا اگر
دمامہ یا مردنگ یا دمامے یعنی بم نقارہ کو ٹھونکو بجاؤ تو اُس سے آواز رعد کی سی پیدا ہوگی اور بیگونہ
صدمہ دل پر ہوگا اور اگر مطابق اُسکے ناف سے صدا نکالی جائے تو وہی سُر پیدا ہو پس ہر آواز شدید
یا خفیف یا قریب خواہ بعید کسی قدر سننے مین آوے تو خالی سُر سے نہین ہے اور حاصل سخن یہ ہے
کہ نغمہ تابع کرنا نفس امارہ اپنے سے ہے واسطے مرد جوان کے نہ واسطے عنّین پس اوّل یہ چاہیئے
کہ اپنے سن شباب کو جانب نسوان و شہوات و رعونت و استغنا سے باز رکھے۔ و بے اعانت نفسی کار
نغمہ لیوے اور جو کہ تابع آفات نفس ہونگے اُنکی آواز بھی مانند زاغ یا مثل حمار بے محابا سو نفسی سے
نکلیگی اور جسکے کہ تابع نفس امارہ ہوگا علاوہ نغمہ جمیع کار اُسکے با اسلوب ہونگے اور جو کوئی کہ استغنا کو ہاتھ
سے دیگا جملہ کار اُسکے خراب بلکہ تار بے تار ہونگے

بیان شرح لفظ موساقی | تراشہ سنجان چمنستان خوش الحانی و سرود سرایان طوطیان شکرستانی بیان لفظ

موساقی یون فرماتے ہین کہ موسی بروزن روسا بضم میم و سکون واؤ و فتح سین مہملہ و سکون یا کہ مبدل الف
سے ہے عبرانی ہے اور قی بروزن حی بکسر کاف و سکون یا سُر یانی ہے پس جبکہ دو نو لفظون کو ضم کیا
تو موساقی ہوا۔ اور موسی بمعنی ہوا چنانچہ حضرت موسی علیہ السلام کو اعدائے دین بغض و عناد سے یہ کہتے تھے کہ یہ اسم یا ہمی ہین
کلام انکا بادہوائی ہے۔ اور قی بمعنی گرہ دینے کے ہے کسواسطے کہ گرہ ہوا[1] و حق ہے کہ گرہ بادی یعنی ہوائی ہے۔ اور بارہ نغمہ
یہ لفظ زبان زد جمہور عوام ہے کہ علم موسیقی کہ مخفف موساقی ہے یہ شے معدوم ہے۔ اظہار اسکا گویا بالین گرہ دینا ہے۔

پردہ سیوم بمقدمہ بیان کھرج کہ بادشاہ سُران ہے | خوش الحانان جہان پر پوشیدہ نہ رہے کہ کھرج بادشاہ سُران ہے ظاہر ہے کہ استنباط کھرج بروزن حرج بوزجیان گلشن افروزان

زنان سے اسیاگردان سے کی ہے۔ اور نزدیک بندہ بہتر یہ ہے کہ ہنگام استعمال کھرج زیر ناف سے تا بہ ز...

---

[1] گرہ ہوا سے مراد یہ ہے کہ سر پر ہوا کے ہو اور سُر کا تابع کرنا ہوا اشدی سے ہے یعنی ہوا مین گرہ دینا ہے ۱۲ مولف

پا تو کسی پارچہ یا نواڑ وغیرہ سے خوب مستحکم باندھے اور کمر مین ایک زنجیر آہنی لنگردار سبب تاج برداری اپنی کے ڈالے۔ باقی بدن اعلی برہنہ رکھے بہت جلد کھرج پر قابض ہو جائے۔

پردۂ چہارم مقدمہ برآمد ہونے سُر ہفتگانہ

قاریان شائقین ترانہ و سامعان خوش آئین زمانہ پر محتجب نہ رہے کہ منجملہ سُرون کے اوّل کھرج کہ مقام اسکا زیر ناف ہے جس وقت اسکو شروع کرد تو رگہائے قضیب تک حرکتین آتی ہین پس اُس سُر کا مخرج وہین سے ہے حاصل اسکا شگافتہ کرنا رگہائے اندرون شکم باستعانت حبس نفس اور اگر اندک بلغم کسی عروق سے داخل ہو تو مانع صفائی سُر ہوتا ہے

دوم رکھب۔ محل اسکا موضع ناف ہے۔

سیوم گندھار۔ جگہ اسکی قعر معدہ۔

چہارم مدھم۔ مقام اسکا فم معدہ ہے۔

پنجم پنچم۔ محل اسکا قلب ہے بلکہ اس سُر کو کمر سُر ہارے کہتے ہین اور حق ہے کہ پنچم عکس کھرج کا رکھتی ہے۔ لہذا اُسکو سُر درمیانی قرار دیا۔

ششم دہیوت۔ یہ سُر حنجرہ سے اوپر آتا ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ سُر دماغ سے شروع ہوتا ہے پس جس سُر کا جو مقام ہے وہ اپنی جگہ مقررہ سے نکلے تو درست ہے۔ اور اگر وہ سُر دوسرے موضع سے شروع کیا جائے تو وہ سر داخل بسرت ہو جائیگا یا درصورت تجاوز د تفاوت مورد چھنا یا آنکہ کلامین شمار ہوگا۔ بہرحال یہی سات سُر مستعمل ہین کھرج بروزن جرج۔ اور رکھب بروزن غنبہ۔ اور گندھار بروزن قندھار۔ اور مدھم بروزن پنچم اور مدھم سے اوپر جا تو پنچم بروزن مدھم۔ اور دہیوت بروزن کھیوت۔ اور نکھاد بروزن جہاد۔ آگے پھر کھرج سے شروع ہے اور کمی بیشی یعنی تیور و کومل کرکے بارہ سُر کئے ہین مگر بدانست بندہ یہ قول غلط ہے۔ اصل یہی ہین بارہ سُر علیحدہ علیحدہ ہین۔ اور ہر ایک سُر کے نام جداگانہ ہین۔ الا عوام مین سات ہی سُرون کے نام مشہور

ہین اور ایک کو سات مین سے ممتنع قرار دیا ہے وہ کھرج ہے اور بیان اسم اثامی بارہ سُر کا مشرح فصل ہفتم مین ہے اور انہین سُرون کو سہ چند کر کے تین ستابک مقرر کین اور بارہ کو سہ چند کرو تو چھتیس سُر ہوتے ہین۔ بہر حال سچا و درست ہونا سُرونکا مقدم ہے۔ سو بندہ نے ایک ستابک بھی ثابت و درست نہین سنی اور سب سُرون کا سچا ہونا از حد دشوار ہے اور اگر ہو تو تاثیر رفتہ فی زمانناً پھر آئے۔

پردہ پنجم بیان مقام استخراج سُر ہفت گانہ بطرز ثانی

ترانہ سازان و شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ سُرون مین سے اوّل کھرج پہاڑ بھورجی سے پیدا ہے یعنی جبکہ بھورجی بھاڑ کو گرم کرتے ہین تو وقت چھونکنے خس و خاشاک کے اُس مین سے جو ایک صدا برآمد ہوتی ہے اسکو کھرج قرار دیا ہے۔

دوم رکھب۔ یہ صدائے حمار سے نکلی ہے لہذا سب سُرون سے اسکو ناقص شمار کرتے ہین۔

سیوم گندھار۔ صدائے فیل[1] سے مقرر ہے بیشک یہ صدا سب سُرن سے ایک وقار رکھتی ہو۔

چہارم مدھم۔ اسمین اختلاف ہے بعض طاؤس سے اور بعض بعض کو کلا سے کہتے ہین۔

پنجم پنچم یہ عکس کھرج کا رکھتی ہے بنسبت کھرج کے یہ نصف ہے اور کھرج ہی سے باوقار عظیم نکلی ہو۔

ششم دھیوت۔ یہ صدائے جرس یا اور آلات برنجی سے نکلی ہے۔

ہفتم نکھاد۔ یہ صدا اسپ سے استخراج کی ہے مگر اس بیان مین بڑا اختلاف ہے۔ لہذا بندہ نے مفصل حال فصل چہارم مین بیان کیا ہے جبکہ ملاحظہ مین آئیگا اسوقت صاف کھل جائیگا۔

پردہ ششم بیان نغمہ و سُر صادق و اکارہ و متناسع کہ گانے مین لازم و ملزوم ہی

شائقین خوش الحان و شیرین بیان اکارہ و متناع تکلفات نغمہ وغیرہ اس طرح پر غور فرمائین کہ مقدمہ غنا مین تکلف انسان کو برباد کرتا ہے لیکن جس قدر کہ بزور اطاعت نفس سے بے تکلف مثل کلمہ و کلام گانا یہ عشق سے برآئے وہی

---

[1] صدائے گندھار مین اختلاف یہ ہے بعضون نے صدائے فیل سے لکھی ہے نکھاد کو کیا عجب ہے یہ سُر سات مین اخیر ہے سب سے چڑھ کے اور صدائے فیل بھی بلند ہے گندھار سے مناسبت نہین ہو سکتی ہے ۱۲ مولف

نغمہ ہے - اور جو کہ خالی از نغمہ ہے وہ تکلف ہے - اب تصور کرنا چاہیئے کہ نغمہ مست کرنا ارواح کا ہے
جس طور سے ہو آواز لذیذ اپنی سے یا مضمون سے خواہ چشم و ابرو سے یا بوجہ تاثیر اسکی سے خواہ تال سے یا
حرکت دست و پا سے یا حرکت تان پھیرنے سے یا موزونی الفاظ کو تال مین لانے سے کسی طرح پر خالی
نغمہ سے نہین ہے اور اگر کوئی شخص لا علم کلام کرے یا آواز نکالے تو وہ داخل سرشماری نہین ہے بسبب
نادانستگی کے اور یہی حال تال کا ہے لیکن مقدمہ نئے کا اس سے باہر ہے اور شناخت سُر صادق
اس طور سے ہے کہ ہوا سے گرم قلب کی ہنگام نغمہ ناک سے معلوم ہوا اور نغمہ صحت و سلامتی نفس
و جملہ اعضا سے دستیاب ہوتا ہے اور جو کہ نابینا ہین سُر اُنکے مثل کسان تندرست ہرگز صحیح و درست
نہین ہوتے ہین بہر حال واسطے خوش آوازی کے جمیع اعضا درست ہونا چاہیئے اور جو عضو کہ نادرست
یا نقص ہوگا اُسکی اعانت مین فرق ہوگا پس اسیقدر تفاوت سُر ہوگا اور ہندی مین اسکو رتن جوت
کہتے ہین یعنی روشنی اور روشنی سے سلامتی اعضا ظاہر اور جب کہ صحت اعضا ہوئی تو روشنی سُر ممکن ہے

پردہ ہفتم بیان اچل مین مختصر

قلم ژولیدہ بیان مقدمہ اچل اس طرح سے موشگافی کرتا ہے کہ اچل سے مراد یہ ہے کہ جنبش نہو مانند ستارۂ قطب کہ جمیع ستارہ ہا سے
ستارہ ہین اپنے اپنے طور پر الا وہ متحرک نہین ہے اور بیان مقدمہ سُر کا ہے تو اچل وہ سُر ہے کہ جو
باوجود تبدیلی راگ متحرک نہو وہ دو سُر اور پنچم ہے ستار وغیرہ مین - ان دو سُرون کو جنبش نہین ہے
اور ایک طریقہ یہ بھی ہے ستار مین اچل کا یون ہے کہ اُنیس ساریان ہین اور سترہ پردہ ستار مین جو قائم
ہوتے ہین وہ پردے ہٹائے نہین جاتے پس جبکہ پردے کو حرکت نہ ہوئی تو وہ ٹھاٹھ اچل
ٹھہرا یعنی جو پانچ سُر کومل شُدھ ہین - اول رکھب - دوم گندھار - سوم مدھم - چہارم دھیوت پنجم نکھاد
جبکہ یہ اُتر سے سُر بھی ٹھیٹ ستار مین جو شامل ہوئے تو اچل ہوا - اور جو سُر ہائے مذکورین کو نوبت
تحریک پہونچی تو ٹھاٹھ خارج از اچل ہوگیا پس اچل غیر متحرک کو کہتے ہین - اور گرامون مین بڑا اختلاف ہے

بعضے سُر اور پنچم اور کھرج ثانی جسکو ٹیپ کہتے ہین تین گرام قرار دیتے ہین بلکہ سفردائیون مین یہی گرام جاری ہین اور ہنگام تعلیم طوائفون کو بہی سُر بمنزلہ گرام سکہاتے ہین اور بعضے نکہاد اور بعضے دہیوت اور کوئی مدہم اور کوئی کھرج کو گرام قرار دیتے ہین - مگر بدانست بندہ یہ سب طریقے غلط ہین - قاعدہ گرامون کا بھی نغمہ کاران مین مثل قواعد سرگم سینہ بسینہ چلے آتے ہین اور بہت کم کسی کو بتاتے ہین کس واسطے کہ جملہ مدار نغمہ اور نغمہ کاری کا انہین قاعدون پر منحصر ہے سو بندہ نے طریقہ گرام کہ اس سے ستائیس سُر نکلتے ہین فصل ہشتم مین اور اٹھائیس قاعدے سرگمون کے آروہی اوروہی کا حال مشرح فصل نہم مین بامراتب چند مرقوم کئے ہین مشاہدہ ناظرین مین آئینگے -

فصل پنجم بیچ بیان قرار پانے سات سُر بطرز دیگر معہ دو پردے

پردہ اول

نغمہ سازان شائقین و سرود پردازان خوش آئین پر مخفی و محتجب نرہے کہ استخراج سُر ہفتگانہ ہندیون مین بھگتے وغیرہ دیوتاؤن سے حوالہ کرتے ہین کہ پیدائش سات سرون کی صدائے ہفت جانوران سے اس طرح پر ہے یعنی کھرج بھینس اور بیلٹک سے اور رکھب پپہیا سے اور گندھار کو کلا سے - اور مدہم کلنگ سے - اور پنچم کویل سے - اور دہیوت گھوڑے سے - اور نکھاد ہاتھی سے مگر بدانست بندہ یہ طریقہ غلط ہے - کس واسطے کہ جانور کی آواز کو قیام نہین ہے یعنی متحرک نہو اور ایک ہی صورت پر قائم رہے - اب مقام غور و انصاف ہے کہ مثل تو مثلاً ایک کھرج و رکھب کے عرصہ مین چار سُرت اور تین مورچھنا اور ایک رکھب اُتری اور تین درجہ تیور اور تین درجہ کومل - جملہ اٹھارہ درجہ ہے تو پھر آواز کو تیور کومل یعنی نشیب و فراز کی گنجایش کہان رہی اور اس مولف کو اس طریقہ کی صحت مین بیشک شک ہے - ہان یہ بات علم ریاضی سے البتہ ثابت ہے کہ جب آسمان گردش مین آتے ہین تو ایک صدا اُن مین سے پیدا ہوتی ہے - چنانچہ سات آسمان کا ہونا زبان زد جمہور عوام ہے - اور ایک سے ایک بلند ہے

پہ علم ھیئت آسمان سے جاری ہے یقین کامل ہے کہ مہادیو نے اول صدائے فلکی سے سات سُر اور پھر بارہ سُر قائم کئے ہین۔ اور پھر بارہ برجون پر منقسم کر کے ہر ایک سُر کے نام جداگانہ زبان داگری مین رکھے۔ یہ بات شاستر سے واضح ہے۔ اور پھر ترکیب دے کے اکیس سُرون کی تین سپتکین قائم کین۔ آگے پھر ترکیب کو اختیار رہا۔ ہر ایک دیوزاد اور دیوتا اور ناٹکان انسان نے ہر ایک شی ایجاد کی۔ اور نگاسے نے مین زبان یعنی ناگ بانی مخلوق تحت الارض کہ وہ نہایت اُس عہد مین ملایم تھی رکھی کس واسطے کہ زبان داگری سے ناگ بانی اُس زمانہ مین زیادہ تر شیرین تھی چنانچہ خلاصہ ہر دو زبان فصل ششم مین بالتصریح کیا گیا ہے۔ بہرحال خیال فرمانا چاہیے کہ طریقہ بطرز ھیئت فلکی ساتون سُر کا تبدلسج ایک سے ایک اونچا جو مقرر ہوا ہے اور دورۂ ہفت آسمان معہ صدا ہر گوشہ ثابت ہے۔ نزدیک حقیر بہت درست وصحیح ہے کیونکہ آسمانون کو گردش ہے مگر حرکت نشیب و فرازی نہین ہے اور فری تیور کومل مین سر اپنی جگہہ خاص کا قائم نہین رہ سکتا ہے۔ دوسرا درجہ قائم ہو سکتا ہے اور جبکہ دوسرا مقام قائم ہوا تو تفرقہ سُر ظاہر ہے۔

طریقۂ ثانی بنائے سُر آواز جانوران سے

سلیقہ شعاران خوش الحانان و شائقین مشتاقان پر محتجب نہ رہے کہ سُر و تصانیف جو نغمہ مین باندھتے ہین سات سُر کے سات نام قرار دیئے اور سات جانورون کی آواز سے لیتے ہین اور سبب پیدایش ہر سر کہ کہان سے پہونچتا ہے پس ہر ایک سُر شکم سے گلے اور دماغ تک بائیس درجہ رکھی۔ چنانچہ ناف سے اُٹھے پنجم و ششم و نہم و دہم مراتب بائیس تک پہونچے۔ اُسکے سات ٹکڑے بدین تفصیل کئے گئے۔

اول سرج۔ کہ آواز طاؤس سے قرار دی ہے رگ چہارم سے ظاہر ہوتی ہے اس طرح پر کہ ہوا ناک سے گلے پر۔ اور گلے سے سینہ اور سینہ سے منہ مین اور منہ سے زبان پر اور زبان سے تا بہ دندان پہونچتی ہے اور چھٹی جگہہ پر کھرج ہوئی۔

دوم رکھب۔ فریاد پپیہے سے لے یہ جانور بھی خوش آواز ہے۔ یہ ہوا ساتسے دستلک پہونچے اور ناف سے تا بہ گلے اور گلے سے تا بدماغ پہونچی تو رکھب ہوئی۔

سیاوم گندھار۔ فغان بز سے لی ہے ہم سے تا سینہ دہم اور ناف سے تا گلو و گلے سے تا بہ پیشانی و پیشانی سے تا بہ دہن پہونچ کے ٹھہری تو گندھار ہو۔

چہارم مدھم۔ آواز کلنگ سے لی ہے اور سینہ وہم سے تا شانہ دہم پہونچی اور ہوا ناف سے سینہ تلک قرار پکڑے تو مدھم ہو

پنجم پنچم۔ زمزمہ کوئل جانور سے لی ہے اس قدر انتظام ہو کہ ہوا ناف سے پہلوہا و پہلوہا سے سر پا اور سر سے پھر کے سینہ مین متمکن ہو تو پنچم ٹھہرے۔

ششم دہیوت۔ کہ اُسکو آواز وزق سے لے از ششم تا بست و ہوا ناف سے بکام و کام سے بگلو و گلے سے بہ سینہ آکے ٹھہرے تو دہیوت ہو۔

ہفتم نکھاد۔ آواز فیل سے لی ہے اور بائیس سے تا سی ام و ہوا ناف سے گلے مین و گلے سے تا لو و تالو سے تا سر پہونچے اور تمام سر اُس تلک پہونچ یکجا ہو کے قرار پکڑین تو نکھاد صورت پکڑے اور ہفت سُر کو سراونکی اس قسم سے ہوئی پس نکھاد ہیچ مرتبہ بائیس کے ہے یعنی بائیس[۲۲] رگین متعلق ہین بائیس[۲۲] سُرتا سے۔ تو کھرج سے نکھاد تلک بائیس درجہ ختم ہوتے ہین اور نکھاد خاتمہ ہے تمامی درجون یعنی جملہ مقامون کی۔

پردهٔ دوم طریقہ استخراج سُر مین بطرز ثالث

اگرچہ سخنان خوش بیان حکماے سابقین سے یہ طریقہ جو مشہور ہے البتہ قرین قیاس و صحیح معلوم ہوتا ہے اور اکثر اُستادان زمان کو یہ طریقے مرغوب طبع اور پسند خاطر ہوے۔ استخراج سُرہفت گانہ سرودسرایان یونان اس طرح زیب قلم فرماتے ہین کہ طیورون سے ایک جانور کہ نام اُسکا موسیقار ہے نوک مین اُسکی یعنی چونچ مین سات سوراخ

ہوتے ہین - اور ہر ایک سوراخ سے ہمراہ ہوائے تنفسی بتدریج ایک صدائے خوش برآمد ہوتی ہے تو
وہ آواز ہفتگانہ ہفت ستارہ سیّارون پر تقسیم کی پھر ترکیب دے کے بارہ برجون پر منقسم کیا اور شہد مین
پہلے سات پر پھر بارہ طور پر یہ سُر قائم ہوئے پس بہرحال تقسیم سُر اہل ولایت نے بارہ مقام بارہ بُرجون
پر - اور اہل ہند نے بھی بارہ برجون پر قسمت کیا شرح اسکی آگے ہے اور بر خلاف خاص و عوام مین
اس طرح کی قسمت مشہور ہے یعنی ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھارا اور دو مدہم اور ایک پنچم
اور دو دہیوت اور دو نکھاد - اس طرح کے بارہ سُر ہوئے مگر ان بارہ سرون کے نام علیحدہ ہین -
مؤلف نے تفویض قلم کئے ہین اور سات سُرون کے حساب سے تین سپتک کے اکیس سُر ہوئے
اور تیور کومل ملا کے چوراسی ہوتے ہین اور قواعد سرگم سے سات سَو دو سُر ہوتے ہین اور بارہ کے
حساب سے زیادہ ہوئے اور اُنچاس کوٹ تان جو مشہور ہے یہ بات خلاف قیاس پائی جاتی ہے
اس واسطے کہ کوٹ[۱] کرور کو کہتے ہین - ہان گردان سرگم مین کھرج سے نکھاد تک کہ یہ قاعدہ مستعمل ہے
پانچ ہزار چالیس تانین مقرر ہین اور اُن سے کوئی راگ یا راگنی مشتق نہین ہے -

درجہ اس طور سے ہین پہلے کھرج کی ایک - اور رکھب کی دو - اور گندھار کی چوبیس - اور مدہم
کی چھ سو تیس - اور پنچم کی ایک ہزار دو سو ساٹھ - اور دہیوت کی دو ہزار پانچ سو بیس - اور نکھاد کی پانچ ہزار
چالیس - چنانچہ یہ سب قاعدے نائکون کے استعمال مین تھے - اور اب بھی ہین جیسے کہ بابو صاحب
موصوف ہین - حقیر نے برتتے دیکھا شاید تنت کارون سے مثل بین کار یا رباب والون مین سے کوئی مستعمل ہو
مگر فی زمانہ بعد جناب میر علی صاحب مغفور بجز بابو صاحب ممدوح ایسا محقق اور کوئی شخص نظر نہین آیا -
اور بدانست بندہ حکمائون نے استخراج سُر نے کا کہ باجا مثل بانسری آہنی مجوف ہے لاریب تو کہ یتقار
جانور متذکرہ بالا سے کیا ہے - بہرحال بیان پردۂ ثانی دربارۂ جانور مسطور اور برآمد ہونا سُرون کا چونچ

---

[۱] کوٹ کرور کو کہتے ہین چنانچہ ایک شعر بندہ کو یاد ہے اسمین لکھا ہے کہ ناد گرسبا ہو سریت محل چھوڑا ہوتا مین اُنچاس کوٹ تان لبسرام پائیو ۱۲ مولف

اُس کی سے قرین قیاس ہے۔

فصل ششم بیان تین درجہ سُرون مین معہ دو پردے

پردهٔ اوّل

سرود سرایان خوش الحان و شائقین شیرین بیان پر درجات سُرون نوک برخامہ کرتے ہین کہ شرح ہفت سُران مقررہ یون ہے یعنی س ر گ م پ دھا ن۔ چنانچہ سا سے کھرج۔ اور رے سے رکھب۔ اور گا سے گندھار۔ اور ما سے مدھم۔ اور پا سے پنچم۔ اور دھا سے دھیوت۔ اور نی سے نکھاد کہلائے آگے انہین سات سُرون کے تین درجے کرکے اکیس سُر ہوے۔ وہی تین سپتکین مقرر ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ سات سُر کو ایک سپتک کہتے ہین اُسکا ایک درجہ ہوا اور دوسرے درجہ کی دو سپتک اور تیسرے درجہ کی تین سپتک مقرر ہوئین اور زبان سنسکرت مین سات کو سپت کہتے ہین۔ باقی رہا بیان پیدایش سُر اور مقرر ہونا اُنکا بتدریج بلندی مین سو پہلے ہو چکا ہے۔

پردهٔ دوم بیان سرون مین معہ نقشہ

شائقین و سامعین نزانہ سنجان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تین درجہ اکیس سُرون کے جن کو تین سپتک کہتے ہین ایک سے ایک اونچے اکیس تک یون مقرر ہین۔ س۱ ر۲ گ۳ م۴ پ۵ دھا۶ ن۷ س۸ اس سا کو مخلوق خدا ٹیپ کہتی ہے۔ گو کہ یہ امر بہت باریک ہے۔ الا اسی قدر اکثر لوگ جانتے ہین یعنی سات سرون کے سات درجہ نکھاد تک ہو گئے۔ اب یہ سا آٹھوان سُر ہے اور اس سا سے تیسرے سا جو حساب سے آوے تو اُسکو ٹیپ سے ٹیپ کہتے ہین مثلاً س۱ ر۲ گ۳ م۴ پ۵ دھا۶ ن۷ س۸ ر۹ گ۱۰

م۱۱ پ۱۲ دھا۱۳ ن۱۴ س۱۵ ر۱۶ گ۱۷ م۱۸ پ۱۹ دھا۲۰ ن۲۱

بس اب تو دور کرنا چاہیئے کہ درجہ اوّل کی ٹیپ دوسرے درجہ کی سا ہوئی۔ اور درجہ

دوم کی ٹیپ درجہ سیوم کی سا ہوئی۔ اور درجہ سیوم کی ٹیپ چوتھی سا ہوئی سو کسی کی آواز تین سپتک تک سبے تحاشا یعنی اُس سُر کو چاہے کھرج بناکے شروع کرے تو نہین پہونچتی ہے۔ مگر ان انہین سرون سے پانچ ہزار چالیس تان اسی طریقہ سے نکلتی ہے۔ آگے اِس سے مثل تو مثلاً کھرج کا سُر چھوڑکر رکھب کو سُر کرے تو گندھار رکھب۔ اور مدھم گندھار۔ اور پنچم مدھم۔ اور دھیوت پنچم۔ اور نکھاد دھیوت۔ اور ٹیپ سپتک دوم کی نکھاد ہوئی پس جبکہ یہ ٹیپ سا دوسری نکھاد ہوئی تو رکھب دوسری ٹیپ ہوگئی اور دوسرے درجہ کی رکھب سُر ہوگیا اسیطرح سے تینون درجہ آروہی اور روہی جسکا ذکر فصل دوازدہم مین ہے یعنی تیور و کومل جسکو اُتراچڑھا کہتے ہین بغور و تامل تصور کرنا چاہیئے اور حساب نقشۂ ہذا سے صاف واضح ہے اندک توجہ درکار ہے۔

نقشہ دربارہ مقرر کرنے سُرن مین ایک چھوڑکر دوسرے کو یعنی رکھب کو سُر کرے تو نکھاد تک دوسرا سُر ہوا کرے گا

سا	رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	سا [illegible]	ر	گا	ما	پا	دھا	نی [illegible]	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	سا [illegible]	ر	گا	ما	پا	دھا [illegible]	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا [illegible]	ر	گا	ما [illegible]	پا [illegible]	دھا [illegible]	نی [illegible]	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا [illegible]	ر	گا	ما [illegible]	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا [illegible]	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	[illegible]	[illegible]	ایضاً
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سا [illegible]	ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	÷	÷

از روئے قاعدہ آروہی و اوروہی دو تو سا (دھر اُدھر کی ٹیپ) ہوگئین۔ حاشہ اوسط کی ہوا اوروہی سا ریپی از روئے حساب

اور اگر اس نقشہ کو بغور و تامل ملاحظہ کرے تو گرام وغیرہ بلکہ جملہ مدارج سرجہوری کے اس سے بآسانی طے ہو سکتے ہین کسی طرح کی محتاجی استاد راگ سُرین باقی نہ رہے۔

فصل ہفتم بیان قواعد بارہ سُرن مین مع دو پردے

پردۂ اول

ناظرین ترانہ سنجان و سامعین خوش الحانان پر مخفی نہ رہے کہ فی زمانہ بارہ سُر اس طور پر مشہور ہین کہ ایک کھرج اور دو رکھب اور دو گندھار۔ اور دو مدھم۔ اور ایک پنچم۔ اور دو دھیوت۔ اور دو نکھاد۔

بہرحال یہ سُر درست ہین مگر جمیع مغنیان حال کا یہی مقال ہے باالاتفاق کہ سات ہی سُرین اور پانچ سُر کومل حسب متذکرۂ بالا۔ مگر بدانست حقیر یہ کلام اُنکے محض غلط ہین اور پایۂ اعتبار سے ساقط اب یہان تیور کومل سے کیا حاصل۔ جبکہ رکھب اور گندھار اور مدھم اور دھیوت اور نکھاد دو دو ہوئے تو کھرج اور پنچم کیونکر ایک ہی ایک رہی۔ انکا بھی دو دو ہونا مناسب تھا۔ بھلا یہ دونو سُر تیور کومل ہونے سے کیون محروم رہے پس عوام مین یہ طریقہ بقول شخصیکہ غلط العام فصیح اسی طور سے جاری ہے۔

سَ رِ رَ گِ گَ مِ مَ پَ دھا دھَا نِ نَ ۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ جس حرف پر زیر ہے یعنی بالکسرہ وہ سُر ہے کومل اُترا ہوا۔ اور جو حرف بالفتح ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے مگر بارہ سُر نہین ہو سکتے جب تک کہ نام اُن کے جُدا گانہ ہون فقط سات ہی رہے۔

پردۂ دوم

نغمہ پردازان و ناظران پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ قاعدہ دوازدہ سُر کا سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے درج سفینہ بہت کم ہوا ہے۔ الا یہ حقیر حوالہ قلم کرتا ہے۔ اور یہ بیان صحیح و درست ہے چنانچہ تمامی مغنیان زمان بارہ سُرون کے نام سے عدم وقفیت رکھتے ہین۔ یہ طرز اشکال

مقامات فارسی سے مشتق ہے اگر کسی کو وقفیت ہوتی تو لاریب بیان حق کرتا فقط باعث لاعلمی از ان سات سُر کے ہین بلکہ تانسین نے بھی اپنے رسالہ مین سات سر لکھے ہین اور پانچ سُر اُترے قرار دیئے ہین۔ نام بارہ علیحدہ نہین درج رسالہ کئے احقر نے بموجب شاستر کہ زبان پراکرت یعنی ناگ بانی ہے ترقیم کیا اور ناگ بانی سے مراد مخلوق تحت الارض ہے۔ بیان شرح اسکا شاستر بھوین گول ہین کہ کتاب ہندی سے مندرج ہے۔ یہ زبان سابق مین بباعث فصاحت دیوتاؤن کے بھی استعمال مین تھی انسان کی سمجھ مین جیسا آیا ویسا ہی کیا۔ چنانچہ علی قدر تفہیم ولیاقت اپنی کے سات سُر سمجھے۔ سو وہی سات سُر جاری رہے۔ طریقہ تیور کومل سے بھی تنت کاران مثل ربابیئے و بین کاران خاندانی تو از واقف ہین۔۔ اور اکثر گوئیے اُس سے بھی کورے ہین۔ مگر نام ان پانچ سُرون کے جو زیب قلم ہوتے ہین وہ لوگ بھی نہین جانتے فقط کومل بیان کرتے ہین۔۔

یہ نقشہ واسطے بارہ سُرون کے دریافت کرنے کو ترقیم کیا گیا۔۔ اور یہ ہندسے شماری مین

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢
س	ج	ر	چ	گ	ط	م	پ	ہا	دھا	ل	ن
کھرج	جرج	رکھب	چندھار	گندھار	طقہ ہم	مدہم	پنچم	ہیوت	دھیوت	لکھاو	نکھاد

اس طور سے یہ بارہ سر صحیح اور مطابق ہوتے ہین بارہ مقام ولایت اہل اسلام سے کہ وہان بھی بارہ قسم ہین کہ انہین سے بارہ مقام قرار پائے ہین۔۔

فصل ششم بیچ بیان تین درجہ سُر معہ بائیس سُرت و اکیس مورچھنا و سولہ کلا

سامعین و ناظرین تراتہ سازان پر واضح ہو کہ فی زمانہ جو سات سر و تین گرام و بائیس سرت و اکیس مورچھنا

وسولہ کلا جو مشہور ہین بیان تین پردون مین کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جمیع مغنیان شریف واہل کسب بارہ مورچھنا
سب کہتے ہین بلکہ تنت کاران کا یہ قول ہے کہ مورچھنا کا ہونا درست ہے یہان تک کہ گرفت سُر تہائے
ممکن اور پکڑنا مورچھنا غیر ممکن۔ اب خلاصہ بیان پردہ اوّل یون ہے۔

پردہ اوّل سُرت شعبہ ہے سُر کا یعنی اس قدر اُس سُر کے حصہ ہین درجہ مقرر ہین اور مورچھنا شعبہ
سُرت کا ہے اور کلا شعبہ مورچھنا ہے زیادہ اس سے علماے ہند نے نہین لکھا۔
اور نزدیک بندہ کلا شعبۂ خاص سے خالی نہین ہے۔ حال مختصر وصف اُسکے مین یون ہے مثل تو مثلاً
زیر ناف سے تا ناف اگر تین حصہ کرے تو اُس سے ایک سُرت اور ایک کلا اور ایک مورچھنا ہوگی
اسی طرح ہر موضع سے جو سُر مقرر ہین کہین سے دو سُرت اور کسی جا سے دو مورچھنا اور کہین تین دو کلا
جمع ہوتی ہین۔ اور یہ غیر ممکن ہے کہ مقام قوی اور مقام ضعیف اور جگہ باریک سے ایک ہی طور
کی صدا برآمد ہو۔ ہر جگہ سے ہر صفت کی آواز نکلتی ہے۔ لہذا مقام مقرر ہوے اور تان بوزن
جان موسوم ہوتی ہے۔
اور اس حقیر نے جو تصور کیا تو شکل سُرہاے ہفتگانہ مخروطی پائی۔ ہان جبکہ مشق کامل
بہم پہونچتی ہے تب جا کے زیر و بالا ہر مقام کے سُر مقررہ مساوی قائم ہوتے ہین۔ ورنہ دشوار تر
بلکہ کمال غیر ممکن۔ کیا مجال ہے کہ مخروطی زائل ہو جائے۔
خلاصہ تقسیم سرت اِس طرح ہے جیساکہ بموجب قاعدہ کے قسمت کی گئی ہے بدانست
خاکسار بہت صحیح و درست ہے۔
ناظرین نقشہ تقسیم سُرت صفحہ ۸۰ پر بغور ملاحظہ فرمائین۔

نقشہ تقسیم سرت ہاے سرہاے ہفتگانہ معہ اسم نویسی سرو سرت ہا

سرتہیاے	کھرج	۴
تبرا	کمودنی	مندرکا	چھندووتی

سرتہیاے	رکھب	۳
دیاوتی	رنجنی	رکتکا

سرتہیاے	گندھار	۲
اودرا	کرودھا	

سرتہیاے	مدھم	۴
بجرا	پرسارنی	پریتھی	مارجنی

سرتہیاے	پنچم	۴
چھتی	رکتا	سندیہنی	الاپنی

سرتہیاے	دہیوت	۳
مدہنی	روہنی	رمیا

سرتہیاے	نکھاد	۲
اوگرا	چھوبہنگا	

سر ۷	سرت ۲۲

چنانچہ اس طرح سے تمام وکمال یہ سرتیان ہر سر کی منقسم ہین یعنی کھرج سے تا رکھب چار سرت اور رکھب سے تا گندھار تین سرت اور گندھار سے تا مدھم دو سرت اور مدھم سے تا پنچم چار سرت - اور پنچم سے تا دہیوت چار سرت - اور دہیوت سے تا نکھاد تین سرت - اور نکھاد سے تا ٹیپ یعنی دوسرے درجہ کی کھرج دو سرت - اِس طور سے ہر ایک سر کے مابین یعنی فاصلہ مین بائیس سرتائین ہین - آگے پھر مورچھنا اور کلائین اپنے اپنے موقع محل پہ ہر ایک سر کے وسط مین ماموِر ومعمور ہین - اور یہ دیوتا اُن نے لکھا ہے کہ مابین دو حرکتون کے جو خالی ہو وہ مخالف ہے اور حرکت دوسری جگہ مثلاً کھرج سے تا رکھب کئی ہین اور وہان خالی رہا تو اسکو مورچھنا کہتے ہین - چنانچہ تین گرام ہین ہین اور گرام جلی قدر تقسیم سر دوسری سات مورچھنا وپانچ کلا ہر ایک مین مقرر ہین تو بیشک مورچھنا کا ہونا ثابت ہے -

بیان تشریح سُرتہیا

فصحائے دوران و شائقین زمان پر پوشیدہ نہ رہے کہ تشریح سُرتہیا اِس طور پر سنانِ قلم پر لاتا ہون ۔ سُرت عبارت ایسی ہے کہ محاورہ موسیقی مین تین قسم ہین ۔ یکے مندر یعنی محل دل سے ۔ دوم مدہ یعنی محل حنجرہ ۔ سوم تار یعنی محل دماغ ۔ پس ہر ایک محال ثلثہ دو قسم ناد سے ہے ۔ اور اُسکو بیچ اصطلاح کے سُرت کہتے ہین پس سُرت بمعنی شنیدن ۔ اور یہ بھی سنا جاتا ہے کہ دل مین رگ ہے کہ وہ اوپر کو گئی ہے ۔ اور واقعی اُس سے چھبیس[۲۶] رگین منحرف ہین محل سُرت کہ ناد بیچ وقت عروج کے ہر ایک سے ملتا ہے تو سُرت ظاہر ہوتی ہے ۔ چنانچہ رگہائے مذکورہ مرتبہ مین ایک سے ایک بلند تر ہے ۔ اُسی طرح سے ناد جو اِن رگون پر پہونچے زیادہ بلند ہوتا ہے اور بائیس مرتبہ سینہ مین اور بائیس مرتبہ حنجرہ یعنی گلے مین اور بائیس مرتبہ دماغ مین بلند ہوتا ہے ۔ اس سے تین درجون سے مراد تین سپتک سے ہے اور ایک درجہ مین سات سُر ہین ۔ تین درجون مین اکیس سُر ہوتے ہین ۔ اور ہر درجہ مین بائیس سُرت ہین تو تینون سپتک مین چھیاسٹھ[۶۶] سُرت ہوتے ہین ۔ آگے پانچہزار چالیس درجہ ہین ۔ ام ان تینون درجون کے مندر[۱] یعنی مقام سینہ مدہ[۲] مقام حنجرہ ۔ تار[۳] راست مقام دماغ ۔ پس تینون سپتک کے یہ تین مقام مقررہ ہین ان مقامون کا قابو مین رہنا مقدم تر ہے ورنہ گانا محض بیکار ۔

پردۂ دوم بیچ مقدمہ بیان مورچہنا کہ شعبہ ہے سُرت کا

ناظران شیرین بیان وقاریان خوش الحان پر پوشیدہ نرہے کہ یہان سے اِس ناچیز کی تحقیقات مین اس طور سے گذرا کہ مورچہنا لفظ ہندی ہے اکثر اہل ہند کے محاورہ مین غشی کو رچہنا کہتے ہین یعنی جب کسی کو غش آگیا تو اُس عالم بیہوشی کو مورچہنا اور مورچہا گت اور موچہنا کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ آگے سُرتی سے سُرن کے مابین محویت ہے یعنی وہ مقامات مورچہنا اور کلا[۱] اُن کے بیہوشی رکھتے ہین ۔ اور ظاہر ہے کہ جب کھرج اور رکھب کے عرصہ مین اندر سے

---

[۱] اول معنی کلا کے حرف ہے یا لفظ ۔ پس حرف سے بہی درجہ ثابت ہے ۔ کلا لفظ ہندی ہے مشکلات کو کہتے ہین ۔ دوسرے کلا سے مراد درجہ ہے چنانچہ ہنود مین منجم ماہتاب کو سولہ درجہ کا قرار دیتے ہین بلکہ یہ بات جمہور عوام مین زبان زد ہے کہ چندر ان مین سولہ کلا ہین چنانچہ ایک پہیلی مشہور ہے کہ ”جوت چلا سورہ کلا اے سکھی چندر ہوے ۔ ڈوٹھیا لے دہپکت پھرت وبوجھے برلا کوے“ چونکہ یہ پہیلی (صفحہ ۸۰ ملاحظہ ہو)

تنت چار سُرت اور ایک رکھب قائم ہے کومل یعنی اُتری - اور ہر ایک سُر کے تین تین تیور اور تین
تین درجہ اور کومل مقرر ہین پھر وہان گنجایش دوسری شے کی معلوم - پس یہ بات ثابت اور محقق ہے
کہ جہان جگہ نہین باقی رہی ہے وہان پر لفظ مورچھنا کی لائے ہین - اور کلا بھی لفظ ہندی ہر مشکل کو
کہتے ہین یعنی مقام کلا و مورچھنا مشکلات و محویت کے ہین وہان پر بجز بیہوشی اور دشواری کچھ نہین
ہے - علاوہ برین دو نظیرین بطور مضارع کہ جن سے نفی و اثبات واضح ذہن ناقص مین جاگزیر ہوئین
گو کہ ایسی مثال کا موقع نہ تھا مگر بقولہ کہ جو کلام دل سے تا بہ ذہن آئے اُسکو بھی شنا لیجائے -

مثلاً تسبیح مین علاوہ دانہ ہائے شماری بوضع مختلف دو دانہ مکری کہلاتے ہین ورنہ گام اوراد
یعنی وظیفہ وہ مکری شمار سے چھوڑ دی جاتی ہے - تو بہر حال مکری سے انکار ثابت ہے -

(مثال فریق ثانی) اہل ہند یعنی مخصوص ہنود تسبیح کو مالا کہتے ہین اور اُس مین ہر دانہ کے
بعد اُسی ڈورہ مین گرہ دیتے ہین اور اُوپر سب دانون کے بجاے امام ایک دانہ ڈالتے ہین وہ سمیر
کہلاتا ہے - چنانچہ اور سب دانہ اوراد یعنی جاپ مین آتے ہین - اور مابین کی وہ گرہین چھوڑ دیجاتی
ہین - اور وہ دانہ سمیر بھی پڑھا نہین جاتا - اسی طرح سے حال مورچھنا اور کلا کا مابین سُر اور سُرتیون کے
ہے یعنی اُنکے درمیان مین بھی مورچھنا اور کلا علی قدر تقسیم موجود - پس نفی و اثبات اُنکا نزدیک بندہ کے
ثابت - جس طرح سے کہ تسبیح مین مکری - اور مالا مین دانہ سمیر اور گرہ بعد ہر دانہ موجود - الا شمار سے باہر
اسی طرح مابین سُر و سُرتی مورچھنا اور کلا موجود ہین مگر بیرت یعنی استعمال انسان سے باہر ہین - شاید نوزد
مستعمل تھے لیکن کسی نے طریقہ استعمال مورچھنا و کلا مثل سر و سرتیا کسی شاستر مین نہین لکھا -

---

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۹) رہکلے یعنی رٹہر و گاڑی کی ہے تو مصنف کہتا ہے کہ یہ سورہ کلا چندر یعنی ماہتاب نہین ہے رہ کلا معنی گاڑی ہے
پس کلا سے مراد درجہ ثابت ہے اور سولہ کلا کا بھی ہونا متحقق یعنی سولہ درجہ ماہتاب کے ہین چونکہ یہ علم موسیقی بھی تعلق رکھتا ہے ریاضی سے
لہذا اس مین بھی وہی سولہ درجہ بنا مزد کلا مابین سُر و سُرت و مورچھنا اُستادان سابقین یعنی دیوزادون نے مقرر کئے ہین ۱۲

بیان تشریح کلا

اب شرح کلا کو یون بیان و قلم کرتا ہون کہ اس تفصیل سے امی راگ کلا قرار پائے ہین

اوّل امرتا - دوئم ماترا - سوم پوکھا - چہارم پوشت - پنجم توشت - ششم رت - ہفتم دہرت - ہشتم ششی - نہم چیندرکا - دہم کانت - یازدہم جوتسنا - دوازدہم شیری - سیزدہم پریت - چہاردہم انگد - پانزدہم پورنا - شانزدہم اپورنا - اب معنی انکے بہ تفصیل ہین -

اوّل - امرتا یعنی آبحیات -

دوئم ماترا - دہندہ وزن و سامان -

سوم پوکھا - یعنی فربہ کرنے والی -

چہارم پوشت - یعنی دینے والی قوت کی اور میوہ اور غلہ اور مردمان کی قوت دہندہ -

پنجم توشت - یعنی صبر کی دینے والی -

ششم رت - یعنی دہندہ آرام چشم اور تمامی بدن کے -

ہفتم دہرت - یعنی قوی کرنے والی -

ہشتم ششی - یعنی نگہبان آہو یعنی ہرن کہ مردمان اسکو کلنک کہتے ہین -

نہم چیندرکا - یعنی سرد کرنے والی -

دہم کانت - خوبصورتی و خوشکل -

یازدہم جوتسنا - یعنی دہندہ روشنی چشم -

دوازدہم شیری - یعنی دولت -

سیزدہم پریت - یعنی صورت اخلاص و فرح دہندہ زن و مرد -

چہاردہم انگد - یعنی ذات دہندہ جسم یعنی بدن -

پانزدہم پورنا - یعنی زیادہ کرنے والی -

شانزدہم اپورنا۔ یعنی کم کنندہ یعنی کم کرنے والی۔

یہ سولہ کلا ماہتاب کے۔ اور آفتاب کی کلا علیحدہ ہین۔ یہی آثار اُن مین بھی ہین۔ مگر سرگم مین کلا ماہتاب کی درج کی گئی ہین اور سُر کلا و سُر سرتہیا کہ مابین سات سُر کے مندرج ہین ہنگام نغمہ انکے درج ہونے سے بموجب تحریر بالا تاثیر راگ پیدا ہوتی ہے اور ایک ہی بندھن مین صورت راگ مبدل ہوجاتی ہے۔ الا گرفت کلا اور مورچہنا بجز سُرت دشوار لگ جاتی ہے مگر معلوم نہین ہوتی۔ دیوتا اُن پر حاوی تھے مگر فی زمانہ معدوم۔

پردۂ سیوم بیچ بیان تصاویر سُر و سُرت و مورچہنا

نغمہ پردازان نہان پر واضح ہو کہ ہونا مورچہنا اور کلا کا مابین سُر و سرتہیا بہرحال ثابت ہے الا باعث صورت مورچہنا وبسبب مشکلات کلا معدوم وغیر مستعمل الا سُرت ہائے لاریب تنت کاران مثل بین کاران وغیرہ کے استعمال مین ہین بلکہ اور کسی شخص جس نے سرجیورہ مین خوب سر لی کی ہو برت سکتا ہے۔ اور اس خیر سے بھی مثل تنت کاران سُرتون کی گرفت ہوتی ہے الا مورچہنا اور کلا نہین پکڑی جاتی ہین مگر ہنگام استعمال قواعد سرگم مقام مورچہنا و کلا نمایان ہوتا جاتا ہے مگر قائم نہین ہوسکتی ہین بلکہ اور کسی نایک سے بھی استعمال مین کلا اور مورچہنا نہ کتی۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ سُرون سے اول کھرج مثل بادشاہ اور چھ سُر تابع اسکے ہین۔ کوئی سُر اس سے باہر نہین ہوسکتا ہے اور سب سُر مانند ہر دو وزرا ہین اور سُرت مثل ملکہ یا یعنی ازواج اور مورچہنا مثال شاہزادہ یعنی طفلان یا در کلا مانند مصاحبان کہ واسطے اشغال و بر و سلاطین حاضر رہتی ہین پس بدن انسان مانند ملکت سلطان کے ہے۔ اور اعضا مانند آلات حرب و عقل ناطقہ مثل کتاب قواعد کہ انسان ہرگز قاعدے اسکے سے باہر نہین جاتا ہے پس جبکہ بادشاہ ہاتھ آیا تو کام ہر ایک و سلسلہ کا ایک شمہ ہی دن مین درست ہوگیا۔ لہذا تابع کرنا سُر یعنی اول کھرج کا مقدم ہے اور جبکہ بادشاہ ہاتھ سے جاتا رہا تو ساری مملکت خراب مثل پارہ پارہ بے خوشہ سے ہوئی اور بہرحال انتقالات خسروی و توابع ہائے وغیرہ مقام ہے واسطے رفع

شک کے آ گئے۔ گذشتہ میں لوگوں نے راگ کو بروزن ناگ سے اور راگنی کو بروزن ناگنی سے۔ و
ہیر بروزن عذر بہار حیا بروزن یار ساے ہے و مقامات نغمہ علیحدہ سُرہنگانہ سے بیان کیا ہے۔ شاید ہم
نہیں جانتے تھے کہ جملہ راگ اور راگنی بہ تغیر انہیں سروں ہفتگانہ کے ہیں یعنی کھرج اوّل سُر بمنزلہ بادشاہ
ہے۔ دویم رکھب بمنزلہ ولی عہد مگر عورت ہے سیوم گندھار بمنزلہ وزیر کے یہ بھی عورت ہے۔ چہارم مدہم
مثل کوتوال لیکن ذات عورت ہے پنجم پنچم بمنزلہ داروغہ عدالت و میزان سُرہاے ہفتگانہ کی ہے مگر
عورت۔ ششم دہیوت مانند بخشی فوج یہ بھی عورت ہے ہفتم نکھاد بجاے دفتر وزیر کے ہے اور عمل
ہر ایک سُر ہفتگانہ کا جداگانہ ہے۔ لہذا بندہ نے سُرہاے ہفتگانہ کو آراستہ کیا۔ سواے کھرج کے کہ
وہ مثل ترہن کے ہے اور تقسیم سے ہر ایک فصل یعنی دوازدہ ماہ پر جاری ہے اور سُر ششگانہ یعنی
بقیہ چھ سُر تقسیم ہوا ہر فصلوں کے لیکن بیان انکا فصل ششم میں کیا گیا ہے۔

فصل ہفتم بیان تین گرام مقتضے حکم سُرہاے
سُر سورتہ پنا دکھلا معلوم ہوں معہ دو پردے

پردہ اوّل

ترانہ سنجان و ناظران پر مخفی نہ رہے کہ تین گرام جو عوام میں مشہور ہیں ڈھاڑی وغیرہ
طوائفوں کو ہنگام شروع و تعلیم میں طرح سے بتاتے ہیں اوّل کھرج۔ دویم پنچم
سیوم مدہم پنچم یعنی دوسرے درجہ کی کھرج بس انہیں سُروں پر قائم ہیں۔ انہیں تین سُروں کو تین گرام
جانتے ہیں۔ چنانچہ غلام محمد ستار نواز [illegible] فن [illegible] ایک [illegible] دہلی
خوشحال [illegible] صاحب ساکن لکھنؤ [illegible] شاگرد [illegible] مسٹر جان لیٹ صاحب بہادر
[illegible] اور انہوں نے جوزف صاحب سوداگر سے حاصل کیا۔ مگر غلام محمد ستار نواز [illegible]

ط انہوں نے [illegible] غلام محمد [illegible] جوزف صاحب سوداگر سے [illegible] حاصل کیا تھا

روزگار تھا۔ بلکہ ٹھوک مین بین و رباب پر فی زمانہ سبقت لیگیا۔ دربارہ گرام منظہر ہوئے کہ جو تین سپتک تین درجہ کی ہین سو ہماری دانست مین یہی تین گرام ہین بس مقام غور ہے کہ معاملہ تحقیقات و دقیقیات ازحد مشکل ہوتا ہے اور صحت بغیر از تحقیقات کامل غیر ممکن۔ چنانچہ دو نو بیان متذکرہ بالا پایہ اعتبار سے ساقط ہین یہان اس مقدمہ مین جناب فیض الدصاحب و میر علی صاحب مغفورین کا بیان مطابق شاستر یعنی سنگیت سار۔ و سنگیت درپن وغیرہ کی پایا اور جناب بابو رام سہائے صاحب نے بھی بموجب بیان ہذا بیان فرمایا۔ اور امیر خان بین کار ولد امراؤ خان کہ شاگرد حقیر ہین اُن سے جو دریافت کیا تو اُنہون نے بیان واقعی کیا فقط فرق آروہی و اوروہی کا ہے سو یہ فرق بیجا نہین ہے۔ دونو قاعدون سے جیسا کہ چاہیئے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین۔ اور سارون[1] والا جو محقق ہے اُس نے بہت درست لکھا ہے اور بلکہ جانشین جدا علی امیر خان نے بھی صحیح لکھا ہے اور اُن سے ہنگام برت یعنی استعمال افزائش سُرون کی و پیداواری تان ازحد ہوتی ہے لکھا ہے کہ اوّل کھرج گرام۔ دوم گندھار گرام۔ سوم مدھم گرام۔ چنانچہ ان تین گرامون سے ستائیس سُر برآمد ہوتے ہین اوّل کھرج گرام دش سُر کا ہوتا ہے۔

نقشہ ہذا مین دش سُرون میں یہ گرام[2] ملتا ہے یعنی زمین اسکی ہشت سُر کی ہے سوئم کے حساب سے۔

سا	ر	گا	م	پا	دھا	نی	سا	ر	گا مراسکو کھرج گرام قرار دیا ہے۔

ان دش سُرون کا پہلا گرام ہوا اب جو دوسری گندھار سے وہ کھرج ہو گئی اور مدھم رکھب ہوئی۔ اب

---

[1] سارون سے مراد کتابہائے متقدمین جیسے سنگیت سار وغیرہ شاستر ہندی سے ہے ۱۲

[2] تعیین وقت گرامہا مقررہ و بوقتہا فصل منہمت مین کھرج گرام گائے فصل گرمی مین مدھم گرام و فصل باران مین گندھار گرام۔ اور وقت صبح کھرج گرام۔ دوپہر مدھم گرام۔ وقت شام گندھار گرام۔ بجز ان فصلون کے اکثر وقتری کے اُستادون نے اوراتصال و وقت مقرر نہین کیا ۱۲ المولف

پھر رکھب سے شمار ہوا یہ بعینہٖ فصل پنجم مین معہ نقشہ مرقوم ہے ہنگام حاجت دیکھ لے۔

۲ نقشہ دویم گندھار گرام اس گرام مین بھی دس سُر ہین بموجب گرام اوّل

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	ر	گا	ما

اب یہان سے تیسرا مدھم سُر ہوگیا تیسری جو پنچم ہے وہ رکھب ہوگئی آگے تیسرا گرام شروع ہوا

۳ نقشہ سیوم کھرج گرام اس گرام کی زمین سات سُر کی ہے جملہ ستائیس سُر ہوئے

ر	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

اب تصور کرنا چاہئیے کہ دوم و سیوم ہندسہ سے مراد دوسرے و تیسرے سُر سے ہے اولاً یہ کہ جب دوسری گندھار کہ وہ دسوان سُر ہے۔ اوّل گرام کا دوسرا سُر ہو یعنی کھرج ہوئی۔ اب گیارہوین سُر سے آگے جو مدھم ہے وہ رکھب ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ از روے حساب کے تینون گرام مین ستائیس سُر ہوے تو مدھم ۲۔ رکھب اور پنچم ۲۔ گندھار اور دھیوت ۲۔ مدھم اور نکھاد ۲ پنچم اور ٹیپ تیسری دھیوت اور رکھب ۳۔ نکھاد اور گندھار ۳۔ کھرج اور مدھم ۳۔ رکھب اور پنچم ۳۔ گندھار اور دھیوت ۳۔ مدھم اب یہ سُر مدھم اول سُر یعنی کھرج ہوئی۔ اور پنچم تیسری رکھب اور دھیوت تیسری گندھار اور نکھاد تیسری مدھم اور ٹیپ چہارم سو کہ حساب سے زیادہ ہوتی ہے۔ مگر اسی طرح سُر بڑھتے جائین گے چنانچہ کھرج چہارم پنچم اور رکھب ۴۔ دھیوت اور گندھار ۴۔ نکھاد اور مدھم ۴۔ کھرج یعنی پھر سُر ہوئی اسی طور سے ستائیس سُر ہوے۔ اور یہی حساب بین اور ستار کے ٹھاٹھ کا ہے۔ تنت کار اسی طریقے سے بین و ستار ملا لیتے ہین۔ فقط عقل صائب ہر ایک امر کے واسطے درکار ہے۔

پردہ دوئم بطرز ثانی

سامعین و شائقین ترانہ و نغمہ پر واضح ہو کہ یہ قاعدہ دوسرا گراموں کا ترتیبانی ابن خان موصوف آل تانسین مسبوق الذکر معلوم ہوا اور یعنی گراموں کے یہ ہیت کہ جمیع سر اپنے اپنے ملک کے مالک ہوں مانند قاعدہ اول کے مگر چونکہ یہ طریقہ بھی بیکار نہیں ہے مراد بر آمد ہونے ستائیس سروں سے ہے سو اس قاعدے سے بھی ستائیس سر نکلتے ہیں فرق اترہی و اوترہی یعنی اُلٹے و سیدھے کا ہے - اور طرز اول اترہی ہے اور یہ قاعدہ اوترہی ہے گو کہ ظاہر میں صورت علیحدہ علیحدہ الا باعث بر آمد ہونے ستائیس سروں کے بکار آمد ہے لہذا یہ قاعدہ بھی ترتیب قلم ہوتا ہے - اس میں فرق سروں کا ہر سہ قاعدے میں ہے -

١ نقشہ اول گرام اس گرام کی زمین آٹھ سر کی ہے

سا	ری	گا	ما	پا	دھا	نی	سا

٢ نقشہ دوم گرام اس گرام کی زمین نو سر کی ہے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا

٣ نقشہ سوم گرام یہ آخر گرام ہے اسکی زمین دس سر کی ہے

رے	گا	ما	پا	دھا	نی	سا	رے	گا	ما

گو کہ یہ طریقہ گراموں کا صحیح ہے مگر شک اس قدر ہے کہ اس طریقہ اول سے تیسرے گرام میں سات سر ہیں اور دوئم میں دس دس سر ہیں - اور اس طریقہ کے اول گرام میں آٹھ اور دوسرے میں نو اور تیسرے میں دس سر ہیں مگر تقسیم سب کی درست ہے - اور خلاصہ بیان ان کا یہ ہے کہ تینوں سر

درجہ کی کھرج کہ اسکو ٹیپ کہتے ہیں سُر ہوا۔ اور حقیقت میں وہ کھرج دوسرا سُر ہے تو رکھب دوسری
رکھب اور گندھار ۲ گندھار اور مدہم ۲ مدہم اور پنچم ۲ پنچم اور دہیوت ۲ دہیوت اور نکہاد ۲۔ نکہاد اور
کھرج تیسری کھرج اور رکھب ۳۔ رکھب اور گندھار ۳ گندھار اب سُر ہوئی تو مدہم ۳ رکھب اور پنچم ۳
گندھار اور دہیوت ۳ مدہم اور نکہاد ۳ پنچم اب کھرج چہارم زیادہ ہوتی ہے از روے قاعدہ
سپتک کے اس طرح سے یعنی کھرج چہارم دہیوت اور رکھب ۴ نکہاد اور گندھار ۴ کھرج اور مدہم ۴
رکھب اور پنچم ۴ گندھار اور دہیوت ۴ مدہم یہ سُر آخر ہے اب گرام تیسرا تمام ہوا یہ بھی ٹھاٹھ ہیں و
ستار کا ہے۔ اب شائقین پر پوشیدہ نہ رہے کہ یہ نقشہ جو بندۂ ناچیز نے ایجاد کیا تو اس سے
درجہ ہائے سات سُر و بائیس سُرت و سولہ کلا و اکیس مورچھنا و نام دوازدہ سُر ہائے تینوں گرام ثابت
ہو سکتے ہیں۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ جب درجہ ہائے متعدد قائم ہوئے تو جگہ باقی نہ رہی۔ اور اس
اس نقشہ سے صاف عدم اثباتی مورچھنا اور کلا پائی جاتی ہے۔ اور اس نقشہ نے بدشواری تمام
ترکیب پائی ہے گر ملاحظہ اسکے سے صاف بشکل چھلاوہ نفی و اثبات کلا اور مورچھنا کا واضح ہونا
ممکن ہے یعنی ظاہرا ہنگام معائنہ صاف صاف مقامات مورچھنا اور کلا معلوم ہوتی ہیں گر ہنگام
پرتیتی یعنی استعمال گرفت نہیں ہو سکتی ہے۔ اس نقشہ سے قاعدے تین سپتک کے اکیس سُر و چھتیس سُر
و بائیس سرت و اکیس مورچھنا و سولہ کلا تینوں ثابت ہوتے ہیں۔

ناظرین نقشہ مندرجہ ذیل صفحہ ۸ بغور ملاحظہ فرمائیں اور مستفید ہو کر اس ناچیز مولف کو دعا
خیر سے یاد کریں۔

[illegible]	راگنی	سر	شروتی	نمبر	راگنی	سر	شروتی	نمبر	راگنی	سر	شروتی	نمبر
سرکت	بنترا	سا	اودتر مند	۱	بترا	رسے	اتر مند	۱	بترا	رسے	اتر مند	۱
	کمودنی		رتوتی	۲	کمودنی		رنجنی	۲	کمودنی		رنجنی	۲
	مندکا	رسے	اتراتیا	۳	مندکا	گا	اتر ایتا	۳	مندکا	گا	اتر ایتا	۳
	چھندوتی		سدھ کھاجا	۴	چھندوتی		سدھ کھاجا	۴	چھندوتی		سدھ کھاجا	۴
	دیاوتی	گا	بھوکرتکا	۵	دیاوتی		بھوکرتی	۵	دیاوتی		بھوکرتی	۵
	رتیجنی		سوکرتیا	۶	رتیجنی	ما	سوکرتیا	۶	رتیجنی		سوکرتیا	۶
	رکتکا		پروکتا		رکتکا		پرودکتا		رکتکا	ما	پروکتا	
	اودرا	م	سیتپی	۷	اودرا	پا	سیتپی	۷	اودرا		سیتپی	۷
	کرودھا		ہرسارد		کرودھا		ہرساورد		کرودھا		ہرساورد	
	بجرا	پا	کلاپنیا	۸	بجرا	دھا	کلاپنیا	۸	بجرا	پا	کلاپنیا	۸
	پرساریتی		بارسکے	۹	پرساریتی		بارسکے	۹	پرساریتی		بارسکے	۹
	پریتی				پریتی	نی			پریتی			
	مارجنی	دھا	رکہپکا	۱۰	مارجنی		رکہپکا	۱۰	مارجنی	دھا	برلکا	۱۰
	چھتی		سندیپنا	۱۱	چھتی		سندیپنا	۱۱	پھلی		سندیپنا	۱۱
	رکت	نی	کوبیا	۱۲	رکت	سا	کوبیا	۱۲	رکتا		کوبیا	۱۲
	سندیپنی		بیرا	۱۳	سندیپنی		بیرا		سندیپنی		بیرا	۱۳
	الاپنی	سا	الا		الاپنی	رسے	جیالا	۱۳	الاپنی	نی	جبالا	
	مدنتی		سوکمی		مدنتی		سوکمی	۱۴	مدنتی		سوکمی	۱۴
	روہنی	رسے	سیارگا	۱۴	روہنی	گا	سپارکا		روہنی		سپارگا	
	رمیا		پیارکا	۱۵	رمیا		رہنی	۱۵	رمیا	سا	رہنی	۱۵
	اوگرا		درنی		اوگرا	ما	سرکشنا	۱۶	اوگرا		سرکشنا	۱۶
	چھوبھنکا	گا	سرکشنا آلاپ	۱۶	چھوبھنکا				چھوبھنکا		آلاپ	

اب خلاصہ یہ ہے کہ اوّل گرام ونشی سُر کا اور دوسرا بھی وہی کا اور تیسرا سات سُر کا ہے —
جملہ ستائیس سُر تین گراموں سے کہ ہوئے اور علی قدر حصص ہو رہے چھپا اور کلا منقسم ہیں اور پھر ایک سُر سر تین
کے۔ احتیاج شرح نہیں ہے —

پردۂ ثالث بیچ بیان آواز خوش و زبون وغیرہ بانضمام صحیح

شائقین فن ترنم سازان جہان پر واضح ہو کہ شناخت آواز اور روییت آواز کی استادان سابقین نے اوپر چار قسم کے قرار دی ہے
دریافت کرنا انکا پر ضرور ہے بیچ تفصیل تصور کرنا چاہیے کہ اوّل کہانل دوم نارت سوم پونیک —
چہارم مشرت —

پس جو کہ بلغمی مزاج ہے اور گلے میں اسکے بلغم رہتا ہے وہ آواز کہانل ہے — اس میں تین قسم ہیں
یعنی کیفیت چنانچہ سکندہ یعنی چرب — دوم [illegible] یعنی شیرین — سکا ملائم آواز کہانل جب وقت بیچ محل متعدد
قدر کے منقسم ہوا اسکو اُزل کہتے ہیں — اور جسکے گلے بیچ صفرا غالب ہے اس آواز کو بازت کہتے ہیں اسمین
چار کیفیت اوّل تیرستان یعنی تینوں محل میں موافق ہو — دوم گہن یعنی پرقوی — سیوم گنبیری یعنی عمیق اور
عریض — چہارم لیتن یعنی نرم و ملائم —

اور جسکے مزاج میں باد غالب ہو اسکو پونیا کہتے ہیں اسمین بھی چار کیفیت اوّل تسار یعنی زبون
و شکست — دوم [illegible] یعنی خشک — سیوم کچ یعنی [illegible] — چہارم اتھول یعنی [illegible] —

اور وہ گلا کہ جسمیں بلغم و باد و صفرا تینوں ہوں اسکو مشرت کہتے ہیں یعنی ممزوج سوال و جواب بزبان
فارسی کنز مجمع کمالات صوری و معنوی خواجہ محمد صالح کہ بیچ رسالہ موسیقی اپنے کے لکھا ہے بجنسہ عبارت
اسکی زیب قلم کرتا ہوں —

سوال — در مزاج کہ اہل کیفیت چرب بودن آواز درست و در مزاج پونیا کیفیت خشک
بودن چرب و خشک کہ ضد یکدیگر است چگونہ باہم امتزاج یابد —

جواب کیفیتہای کہ ضد یک دیگر است ساقط گشتہ مانع بایک دیگر امتزاج می یابد

وہچنین در نارات دیونت و کہن و نسار کہ باہم ضدیت دارد کیفیت ضدیت ساقط

شدہ بایکدیگر امتزاج می یابد سابراک پرکاس مرقوم نمودہ اند"

اور شرت بھی چار کیفیت رکھتی ہے۔ اتارت۔ کہاہل۔ نارات۔ یوتیاک۔ دیوتیاک آئم یعنی

قسم اول۔ اور قسم اول وہ کہ بیچ اسکے دو وصف کہ نسار و برکھ ہوں کیونکہ یہ دونوں معیوب۔ اور نارات کہاہل

اور قسم آئم و شرب کہاہل مدہم اور نارات یوتیاک و شرت ادہم اور بیچ مشرت دارات کے اگر نسار و

برکھ ہوا نچھے ربون اور زبون پر طلبہ مخفی نہ رہے۔

بیچ بیان کیفیات آواز مستحسنہ اصوات

پندرہ قسم کی ہے۔ شرت مدہر چہپال ترشہان سکہاہہ پرچر کومل کاڈہ

شراوک کرن کہن سکنڈہ پلہن رکت جگت اشبہان

شرت وہ کہ وقت گانے کے سامعین کو محظوظ و متلذذ کرے اور تینوں استہان سے نہ ٹگے

مدہر وہ کہ بیچ ہر استہان کے مستقیم رہے اور آواز صاف و شیرین و دلچسپ ہو

چہپال وہ کہ آواز نہایت چنپا و قوی ہو اور یہ کیفیت حاصل ہو کہ جس وقت نفس اور گلو اپنے کو کھینچے

گانے میں ایک لذت پیدا ہو۔

ترشہان وہ کہ تینوں محل میں دلچسپ اور درد لیا ہو

سکہاہہ وہ کہ دل کو اس آواز سے آرام و چین ملے۔

پرچر وہ کہ آواز ایک ہو یا مثل آواز کوئل جانور کے شفاف و بے کسر و شیرین۔

کاڈہ وہ کہ آواز میں ایک قوت و قدرت ہو۔ دلچسپ و چست۔

شراوک وہ کہ نہایت بلند دور دور آواز خوش و لذیذ ہو۔

کرن وہ آواز کہ مثل [illegible] کے سن کر دل والوں کو ایک درد پیدا ہو

گمبھیر آواز کہ قوی و دور رس کو کہتے ہیں۔

سکُنْدھ وہ آواز کہ چرب ہو اور دور سے سنی جاتے۔

پیلچن وہ کہ سلسلۂ اتصال منقطع نہ ہونے پائے ملی ہوئے۔

کت جھکت وہ کہ دلچسپ اور لذیذ ہو

آنسوہار وہ کہ آواز صاف اور روشن ہو۔

کومل وہ آواز کہ نزدیک اور دور سے خوش رنگ و لذیذ ہو۔

بیان کیفیات آواز گریہ | آٹھ قسم کی ہے۔ روچھت۔ اسپھت۔ نسار۔ کاکا۔ کیپت۔ کیپن۔ کرشن۔ بھکن۔

پس روچھت وہ کہ نہایت خشک و خراشیدہ ہو۔

اسپھت وہ کہ نہایت منتشر ہو

نسار وہ آواز کہ سست و ٹھہری یعنی فشردہ ہو۔

کاکری وہ آواز کہ جیسے بہت سے زاغ یعنی کوا چلاتے ہوں چھوٹے و بڑے چند طرح کی آواز معلوم ہو۔ اور کان پریشان ہوں۔

کیپت وہ آواز کہ تین ستھل سے یعنی ستھکون سے ایک پر بھی نہ پہونچے اور کسی طرح کی کیفیت اسمیں نہ ہو

کیپن وہ کہ و ستھل مندر و تار تک بشدت تمام پہونچے بے حسن و بے کیفیت۔

کرشن وہ آواز کہ جیسے متفرد و باریک ہو۔

بھکن وہ آواز کہ مانند آواز شتر اور خر کے ہو۔

ساریر آواز | ساریر اسکو کہتے ہیں کہ بے استعمال و ورزش قادر نہ ہو گانے پر و مقامات پر۔ اور یہ بات خلقی اور طبعی اسکی ہو۔ اب آٹھ قسم ہیں ساریر و کساریر۔

ساریر وہ کہ آواز رسا و شیریں و دلچسپ و عمیق و عریض و نرم و قوی و بہتری ہوئے و چرب لگ کہ ہو۔

اور کہ سازہر دو کہ زبون و سست تر شکستہ اور دل سے دور ہو جاتے ہیں کاکی سُر سے باہر کھینچی ہوئی وسبے مغز و کرکس و درشت و سخت بیساز تر موسیقی و عطائی ہو پس آواز ایک لطیف شے ہے کہ شادی وغم اس سے توام ہے۔ اگر خوش و حزین ہے تو گویا نعمت لازوال ہے اور اگر درشت و زبون ہے تو رنج والم سے ساتھ ہیں اُسکا مال و بال ہے۔ بہرحال یہ صنعت سرود ساز داوار بہال ہے یہ سب آپ کے کمال سے

فصل دہم بیچ نقشہ تیور و کومل سُر معہ سرلی و بندھن و آوچار کہ بجز تنت کار او کم واقف ہین

سرود سرایان عشرت کدہ قال و داد گستران شیرین مقال سے چشم داشت ہے کہ جب ان مقصدون کو ملاحظہ فرمائین تحقیر کے عائے خیر او فرمائیں یعنی سُرون کے حساب ہین بیٹھے کہ گرفت مورچھنا اور کلاوت نایک لوگ محروم رہے ہین مجال دم زدن نہین ہے اب سامان وقار یاں پر خلاصہ بندھن وغیرہ واضح ہو کہ بندھن اور اوچار اسکو کہتے ہین مثلاً راگ بھیرون ہین بارہ سُر ہین یہ راگ سمپورن ہے تیور و کومل سب سُر لگے اور بندھن اسی کو کہتے ہین کہ اس ہین کوئی سر بادی نہین ہے اور آوچار شروع کو کہتے ہین یعنی جس سُر سے شروع ہو وہی اوچار ہوا انتہیٰ مثلاً بھیرون چار ہین چارون کے اوچار جداگانہ ہین چنانچہ اول سدھ بھیرون کا اوچار کھرج ہے۔ دوئم بشندی بھیرون کا کومل دھیوت ہے۔ سیوم بیراگی بھیرون کا اوچار کومل رکھاو ہے۔ چہارم کشنا بھیرون کا کومل گندھار ہے۔

بس خلاصہ بندھن واوچار یہ ہے کہ مختصر بیان ہین کیا۔ اسی طرح سے ہر ایک راگ اور راگنی وغیرہ اور دھنون کا بندھن اور اوچار اپنے اپنے طور پر جداگانہ مقرر ہے اور جملہ یہ نقشہ ہذا سے ظاہر اور اس نقشہ سے تیور کومل سُر وغیرہ واضح ہو کہ شائقین جملہ تنت کا اس سے ممکن ہے۔

نقشہ ٹھاٹھوں وستار یعنی جو سر اوپر سے نیچے اترے وہ چڑھے اور جو سر نیچے سے اوپر چڑھے وہ سر اترا ہے

[illegible]	آروہی	کلا	شرت	سر ہفتگانہ	سر دوازدہ گانہ	مورچھنا	اوروہی	[illegible]	میزان کل کیفیت
۳	تیور، تر تیور، [illegible] تیور	۱، ۲، ۳، ۴	تیورا، کمودوتی، مندرکا، چھندووتی	[illegible]	[illegible]	۱ اترمند، ۲ رجنی، ۳ اتراتہا	[illegible]	۳	اس نقشہ میں فقط ایک سپتک لکھی ہے مگر سب کے
۳	تیور، تر تیور، [illegible] تیور	۵، ۶	دیاوتی، رنجنی، رکتیکا	[illegible]	[illegible]	۴ سدھ کھرجا، ۵ بھری کرتا، ۶ اشوکرانتا، ۷ ابرو کرتا	[illegible]	۳	سپتک یعنی تینوں سپتک شمار کرنا
۳	تیور، تر تیور، [illegible] تیور	۷	اوودرا، کرودھی	[illegible]	[illegible]	۸ [illegible]، ۹ برناسود	[illegible]	۳	چاہیئے چنانچہ ہر ایک سپتک کے ایک سر
۳	تیور، تر تیور، [illegible] تیور	۸، ۹، ۱۰	بجرا، پرسارنی، پریتی، مارجنی	[illegible]	[illegible]	۱۰ کلوپیا، ۱۱ بابسکے، ۱۲ [illegible]	[illegible]	۱	[illegible] اور شرتیاں [illegible] تین سو اکتالیس
۳	تیور، تر تیور، [illegible] تیور	۱۱، ۱۲، ۱۳	چھتی، رکتا، سندیپنی، الاپنی	[illegible]	[illegible]	۱۳ سدھ سپیا، ۱۴ کورسپے، ۱۵ ببرا، ۱۶ البالا	[illegible]	۳	[illegible] اگر سنا [illegible] سے گردان سے اور گردان سر گرین کے
۳	تیور، تر تیور، [illegible] تیور	۱۴، ۱۵	مدنتی، روہنی، رمیا	[illegible]	[illegible]	۱۷ سوکسے، ۱۸ لپتارکا، ۱۹ [illegible]	[illegible]	۲	[illegible]
۳	تیور، تر تیور، [illegible]	۱۶	اوگرا، چھوبھنکا	[illegible]	[illegible]	۲۰ [illegible]، ۲۱ [illegible]	[illegible]	۳	[illegible] سو [illegible] مرقوم ہیں
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]		میزان [illegible]

فصل یازدہم بیچ قواعد سرگم کے معہ عیب و صواب اور گن معہ بیان چھوٹ و تان و پیچ و نقشجات گرام مکرہ ساتھ پردون کے

نغمہ سرایان خوش الحانان و سرود پردازان لطف بیانان کی خدمت میں اس ہیچمیرز کی عرض
ہے کہ نغمہ سازان جہان کو لازم ہے کہ اول قاعدے سُرون کے اخذ کرے۔ بعد ازان ارادہ نغمہ پردازی
کا کرے۔ چنانچہ قاعدے سرگمون کے حاصل کرنا لازم ہے اور وہ قاعدے پردہ ثانی میں مرقوم ہیں
بالفعل کسی قدر بیان تان و چھوٹ و گن وغیرہ کہ وہ بھی شبیہ سُرون کے ہیں کیا جاتا ہے لیکن تصور کرنا
چاہئیے کہ تان پردازان جہان اس میں شکل مخروطی شامل ہے پس واسطے محفوظی کے مشق کامل چاہئیے
اور مشق اکمل کو ہر طور کی قوت درکار ہے اسمین متقدمین اتفاق اور نسایت سے کہ یا زمانے آگے پیدایش
تان میں ہیجکساہت ہوتی ہے اور اسی تان میں چھوٹ شامل ہے اور ور کا بھی چھوٹ یہ کہ جس قدر رفاقت
ہو اس قدر سُر سے کر جاوے یعنی آواز کو پہنچا دے اور پھر اس سُر کو چھوڑ کر جہان سے شروع
کیا ہو اسی سُر پر آرہے بیچ کے سُر لگیں یہ تو چھوٹ ہوئی۔ اور اُلٹ دکھانا یہ کہ مثلاً سات سُر یا دس سُر کی
تان کھلی یا مندی لیجائے اور پھر بیچ بیچ اُترتا چلا آئے۔ شروع کے سُر پر اور اسی کو رنگی بھی کہتے ہیں
الا اس قدر فرق ہے یعنی آروہ کے معنی ہیں کہ تان پر تان سُرون کی برابر چڑھتی جاوے تو یہی مندی
بھی ٹھہری یعنی ہر سُر آگے کے بطور ٹھاہ و دون دکھائی نہ دیوین بلکہ مندی اسم با مسمی ہو ہے اور
تار سیدھی اور الٹے سا نکل جاوے۔ اور کھلی اسکو کہتے ہیں کہ جتنے سُرون کی تان ہو وہ سُر
آروہی و اوروہی میں معلوم ہوتے جاوین اور ٹھاہ و دون مشہور ہے تان ٹھاہ کی وہ ہے ٹھہری
ہوئی یعنی ہر سُر اسکے علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے جاوین اور دون وہ کہ وہی سُر جو ٹھاہ میں ہیں انکو اسقدر تیزی سے
لیجاوے کہ جیسے دو حصہ ٹھاہ دون ہو دون ٹھہری۔

اوّل بیان آروہی و اوروہی

اب خیال کرنا چاہیئے کہ صورت آروہی و اوروہی کی مثل سیڑہی کو ملی یعنی چڑہنے و اُترنے کے ہے۔ آروہی وہ ہے کہ جو کھرج سے ٹیپ تک چلا جائے چڑہتا ہوا۔ اور اوروہی اسکو کہیں گے کہ جو ٹیپ سے پھر کھرج کو اُترتا ہوا اُلٹا پھر آوے۔

دویم بیان قواعد سرگم میں

اب شائقان و نغمہ سرایان پر پوشیدہ نہ رہے کہ قواعد سرگم اُستادوں کے یہاں سینہ بہ سینہ چلے آتے ہیں۔ جملہ قاعدے کسی کو ہرگز نہیں بتاتے ہیں۔ اور جبکہ ان قاعدوں پر کوئی عابر ہوگیا تو جس راگ کی چیز کسی سے گائی یا آنکہ بجائی تو خود بخود اُسکو وقوف اور ادراک ہوگا اور ہنگام تعلیم سیکھنے میں اُسکو دشواری سے آسانی ہوگی پس چونکہ تفہیم بندہن وادو سپار کی ہوئی تو بباعث وقفیت سُر بہ پورہ دریافت ہونا اُسکو آسان تر ہوگا اور نقشہ مُتور کو ملا مرکبہ حقیر مرقومہ بالا سے زیادہ تر آسانی اخذ قواعد سرگم میں ہوگی ہر ایک درجہ بخوبی منکشف ہو سکتا ہے۔ بہ پورے تست کاری کے ہیں۔ گایک لوگ اسمیں عاری ہیں۔

بیان سیوم کن میں

تصور کرنا چاہیے کہ گانے میں تان پلٹہ کے واسطے اور آستائی انترے کے واسطے کن کا ہونا اچھا ہے سے تو بہر حال وقفیت کن لازم آئی۔ اور کن اسکو لوگ کہتے ہیں کہ جو ضرب ایک سُر کے درمیان میں لگے اور سُر قائم رہے اور حیثیت سُر نہ بگڑے اور ضرب کا لگ جانا ساتھ خوبصورتی یعنی سُریلے پن کے ظاہر ہوا کرے۔ چنانچہ ترکیب لگانے کن کی یہ ہے کہ ایک سُر کو خفیف اور ثقیل کر کے دو دفعہ کہے فقط آواز سے اور نام سُر کا نہ لے اوسی حصہ میں سے پیدائش کن کی ہوتی ہے یعنی سُر کی جو ایک ضرب دو دفعہ کہنے کے ساتھ ملکر ملائم کے ہو وہی کن ہے خلاصہ یہ کہ جو سُر دو بار کہنے میں حسب متذکرہ بالا ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسے کہ مقدمہ مثال میں صورت نے کی۔ اسی کو کن کہتے ہیں بس راگ میں کن لگانا گویا معشوق پری پیکر کو زیور مرصع پہنانا ہے اور سُر کا راگ و راگنی وغیرہ سے ہے یعنی خلاف راگ ہے۔ اب بیان سامی سُر کا

معہ جملہ قواعد کہ ایک حساب آروہی سے چودہ ہین اور از روے اوروہی یعنی قلب چودہ جملہ ۲۸ ہین

چہارم شکل سرگم سادہ و نقشہ ہا

یون ہے کہ پہلے سات ہی سُر مقدم ہین سا سے کھرج - اور رے سے رکھب - اور گا سے گندہار - اور ما سے مدہم - اور پا سے پنچم - اور دہا سے دہیوت - اور نی سے نکہاد -

اب خلاصہ یہ ہے کہ اسم سُر ہفتگانہ اس طرح پر ہین کھرج رکھب گندہار مدہم پنچم دہیوت نکہاد - یہ سُر شارحی ہین - اور یہ نام سا رے گا ما پا دہا نی واسطے برت یعنی آلاپ کے بہرحال ہر واحد شایق یا اہل پیشہ کو اخذ کرنا قواعد سرگم کا جو از روے آروہی و اوروہی زیب قلم ہوا ہون مقدم تر ہے کیونکہ بغیر از استحصال سرگم انسان وقوف سُر سے محروم رہتا ہے - اور خیال فرمانا چاہئے کہ آگے جو متقدمین اس کام کو کرتے تھے تو بطور عبادت کرتے تھے چنانچہ ابتدا گانے کی سرگم سے اور سروا سُرون کی کھرج سے یعنی نام شق شریح کھرت سے کرتے ہین بلکہ بجاے سا آخرین فقط لفظ آ آ کہتے ہین اور جبکہ وقت ختم کرنے کا ہوتا ہے تو آخر کو نام اللہ کا لیتے تھے بلکہ واقفکار اب بھی آ آ کے بعد اللہ کہتے ہین تو اس سے مراد یہ ہے کہ سرگم کا سرگم پھر گیا یعنی شق بھی ہوئی اور نام خدا کا بھی اس آوراد مین ہو گیا گویا اس پرندہ میں شغل اسم اعظم حاصل ہے بقول ہندی کہ ایک پنتھ دو کاج - اب یہان سے نقشہ جات قواعد سرگم جو تحریر ہوتے ہین - شایقین نغمہ نہایت غور سے ملاحظہ فرماوین -

نقشہ اول قاعدہ سرگم - اسم سر ہفتگانہ معہ آروہی یعنی چودہ سُر کا ایک

سا	رے	گا	ما	پا	دہا	نی	آروہی
۲	۴	۹	۶	[illegible]	۲۲	۲	۱۲۳۴

۲ نقشہ قاعدہ دوم دو ہرے سُرون کا جملہ اٹھائیس ۲۸ سُر ہین سرگم مین [illegible]

سارے	رے گا	گاما	ماپا	پادہا	دہانی	نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۳ نقشہ سیوم قواعد سرگم تہرے سُرون کا ہین چھتیس ۳۶ سُر ہین [illegible]

سارے گا	رے گاما	گاماپا	ماپادہا	پادہانی	دہانی	سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۴ نقشہ چہارم قاعدہ سرگم چار چار سُرون کا چالیس سُر ہین [illegible]

سارے گاما	رے گاماپا	گاماپا دہا	ماپادہانی	پادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۵ نقشہ پنجم پانچ پانچ سُرون کا سرگم ہر خانہ مین جملہ سر بشرح بالا [illegible]

سارے گاماپا	رے گاماپادہا	گاماپادہانی	ماپادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۶ نقشہ ششم چھ چھ سُر ہر خانہ مین - جملہ چھتیس ۳۶ سُر کا سرگم ہے [illegible]

سارے گاماپادہا	رے گاماپادہانی	گاماپادہانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۷ نقشہ ہفتم سات سات سُر ہر خانہ مین جملہ اٹھائیس ۲۸ سُر کا سرگم ہے

سارے گاماپادھانی	رے گاماپادھانی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

۸ نقشہ سرگم بطرز ثانی درجۂ دوم شاتر جس کا موجب طریقہ یالا دہرے سُرون سے شروع ہے
جملہ تیس سُر

س س	ر رِ	گہ گہ	م م	پ پ	دھا دھا	نِ نِ سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۹ نقشہ قاعدہ دوم اس سرگم مین تین تین سُر جملہ بیالیس ۴۲ سُر ہین

ساسارے	رےرےگا	گاگاما	ماماپا	پاپادھا	دھادھانی نی نی سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۰ نقشہ قاعدہ سیوم اس سرگم مین چھ چھ سُر جملہ بہتر ۷۲ سُر ہین

ساسارِ رِگہ گہ	رِرِگہ گہ مم	گہ گہ مم پاپا	مم پاپادھادھا	پاپادھادھانی نی	دھادھانی نی ساسا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

۱۱ نقشہ قاعدہ چہارم آٹھ آٹھ سُر کا ہے اس قاعدہ سرگم مین اسّی سُر ہین

ساسارےرےگاگاماما	رےرےگاگاماماپاپا	گاگاماماپاپادھادھا	ماماپاپادھادھانی نی	پاپادھادھانی نی ساسا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ پنجم دس دس سر کا ہے - اس قاعدہ سرگم مین بھی اسی سر ہین

سا سا سے رے رے گا گا ما ما پا پا	رے رے گا گا ما ما پا پا دھا دھا	گا گا ما ما پا پا دھا دھا نی نی	ما ما پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ ششم بارہ بارہ سر کا ہے - اس سرگم مین بھی بہتر سر ہین

سا سا سے رے رے گا گا ما ما پا پا دھا دھا	رے رے گا گا ما ما پا پا دھا دھا نی نی	گا گا ما ما پا پا دھا دھا نی نی سا سا	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نقشہ ہفتم ہر خانہ مین چودہ چودہ سر ہین اس سرگم مین جملہ چھپن سر ہین

س س ر ر گ گ م م پ پ دھا دھا	ر ر گ گ م م پ پ دھا دھا ن ن	آروہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]

اب تصور فرمانا چاہیے کہ درجات آروہی و امروہی کے چھ سو چھیاسٹھ درجہ ہین کچھ یاد کرنا انکا امر دشوار نہین ہے الا فائدہ کثیر ہے آگے اس سے ایک نقشہ گراموں کا جسکا بیان و نقشے رقم ہو چکے ہین اور ترقیم ہوتا ہے ذہن ناقص مین یہ آیا کہ شاید تینون سپتک کا حال ایک سپتک کے نقشے سے کسی کی فہم مین نہ آیا ہو تو اس نقشہ سے کہ دو طرح کے گرام اس مین مندرج ہین بخوبی دریافت کرلے - اور دونو نقشون سے ستائیس سر برآمد ہوتے ہین کسی طرح کا فرق دونون مین نہین ہے فقط ادچار کا اور شمار سرون مین بیشک تفرقہ ہے مگر چونکہ دونو طریقے درست و بکار آمد ہین لہذا مندرج رسالہ ہذا کئے گئے - علاوہ برین یہ نقشہ بھی سر بیہودہ کے خالی از قواعد سرگم نہین ہین -

نقشہ گرام ہر سہ سپتک از روئے حساب سرہائے ہفتگانہ دو طور کا ایک میں ہے

نام سپتک	تمام سرہائے ہفتگانہ	عدد سرہا	سرہائے گرام	عدد سرہائے گرام	سرہائے گرام [illegible]	عدد سرہا	کیفیت
سپتک اول کہ جن میں سات سر کا درجہ ہے	کھرج رکھب گندہار مدھم پنچم دھیوت نکھاد	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	س گ ر م پ دہا ن س گ ر	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	س گ ر م پ دہا ن س	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸	اول کھرج گرام اول دس سر کا اور دوم آٹھ سر کا
اس کے بعد سپتک دوم کہ جن میں بھی سات سر کا درجہ ہے	کھرج رکھب گندہار مدھم پنچم دھیوت نکھاد	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	گ ر م پ دہا ن س ر گ ر م	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	گ م پ دہا ن س گ ر	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹	دوم گندہار گرام اول بھی دس سر کا اور دوم نو سر کا
اس کے بعد سپتک سوم کہ جس میں بھی سات سر کا درجہ ہے	کھرج رکھب گندہار مدھم پنچم دھیوت نکھاد	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	ر گ م پ دہا ن س	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷	گ ر م پ دہا ن س گ م	۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰	سوم مدھم گرام اول سات سر کا اور دوم دس سر کا
۳	۲۱	۲۱	۲۷	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰ میزان [illegible]

فصل دوازدہم بیان آروہی واروہی اور چار وبادی اور تینون درجہ تیور اور تینون درجہ کومل سُرون مین ساتھ دو پردون کے

پردۂ اوّل بمقدمہ چار وبادی کے

نغمہ سرایان چمن سخن و زمزمہ سنجان شائقین ہر فن پر پوشیدہ نرہے کہ مغنیان حال مین دربارۂ بادیہا سے بڑا اختلاف ہے - یہ امر تحقیقات طلب ہے - خلاصہ کرنا اسکا دشوار تر تھا - مگر جو کہ زبان بھاکھا و سنسکرت سے بغیر پنڈت بیاکرنی دشوار ہے الاحل مطالب اسکا جناب بابو صاحب کہ عالم و عامل علم بیاکرن و بیدانت ہین و بیدانت بالکسر بائے وسکون یائے و بالفتح دال مہملہ وسکون الف و نون مخفف و بالفتح تائے لفظ ہندی ہے ان سے بخوبی حل مشکل لاحل ہوئی - اب تصور کرنا چاہیئے کہ یہ چار بادیان ہین - اوّل بادی - دویم بیبادی سیوم ان بادی چہارم سم بادی -

اوّل تو زبان ہندی مین بادی مخالف کو کہتے ہین -

دویم بیبادی زیادہ مخالف کو یعنی بڑے دشمن کو کہتے ہین -

سیوم سم بادی برابر کے مخالف کو کہتے ہین - اور لفظ سم کو کہ زبان سنسکرت ہے مگر عوام مین بھی سم ہو جانا مشہور ہے کہ برابر کو کہتے ہین اور بادی سے بادی بلفظ باد و بیباد بھی مشہور ہے -

چہارم ان بادی عدم مخالفت کو کہتے ہین - ان سے مراد نہی یعنی انکار کے ہے

پس جو سُر کہ ان بادی ہے اسکو مخالفت نہین ہے بلکہ یک گونہ علاقہ محبت سے ہے یعنی جس راگ مین لگتا ہے وہ قایم رہتا ہے اور وہ تینون بادی مخالف ہین اور تعلق رکھتے ہین سُرت وغیرہ سے - پس جبکہ سُرت وغیرہ پوری شامل ہوگئی تو یہی باعث ہے مبتدل ہونا صورت راگ یا راگنی - باوجود ہونے ایک بندہن کے یعنی ایک ہی سُرون کے ٹھاٹھ ہین جو دو راگ جدا گانہ

ہوکر جو بجتے ہین تو فقط باعث مائل ہونے سُرت وغیرہ کے پس جس حالت مین الرقام نہ رہا تو وہ بے سُرا ہوا
اور جو دوسرا سر شامل ہوگیا تو صورت راگ مین تجاوز اور تفاوت ہوا یعنی عداوت صریح ظاہر ہوئی تو بہر حال
تینون بادیان اُس مین آگئین مثلث تو مثلاً کسی سُر کی چار سرت ہین اور اُسکی تین سُرت کسی راگ مین لگین
تو اُس حالت مین اتر و مقام باعث عرصۂ اقل کے دوسرے سر کا لاریب آیا پس اُسکا شمار بادی مین
کیا جائیگا کس واسطے کہ تین سُرت ایک طرف یعنی ایک ہی سُر مین لگین اور ایک رہگئی تو وہ زبردست
نہین ہے دوسرا سُر اپنی طرف کھینچ سکتا ہے یہان پر مراد قلت و کثرت سے ہے یا آنکہ بعض سُر ادروہی
مین شامل ہوجاتا ہے تو وہ بیبادی مین شمار کیا جائیگا کیونکہ وہ بڑا مخالف ہے۔ اور جو سُر کہ زد مین لگ گیا
وہ سمبادی مین شمار کیا جائیگا۔ خلاصہ یہ کہ بہا کھا و سنسکرت مین باد اور بے باد لڑائی سنمت اور آن لوجہان
کہین فساد نہین ہے وسم باد برابر کی لڑائی کو کہتے ہین۔

پردہ دوم بیان آروہی اور اوروہی مین

سامعین و شائقین زبان پر محتجب نہ ہے کہ آروہی اُسکو کہتے ہین یعنی جو سُر کھرج سے نکہاد کو چڑھے چنانچہ ستار مین طرف تونبہ کے اور بین مین طرف
کرہا کے اور کرہا اُسکو کہتے ہین جو بین مین نیچے واو پر تونبہ کے ڈاند مین بشکل طاؤس لگتا ہے۔ اور دُم
اُس کی دندان فیل کی ہوتی ہے۔ بجا سے کھرج ستار اور ا دسے تار رستے ہین وہ آروہی ہوئی۔ اور
اوروہی اُسکو کہتے ہین جو اُلٹا پھرا دے۔ کرتے سے طرف کھونٹیون کے۔ اور تیور چڑھے کو اور کومل
اُترے کو کہتے ہین۔

چنانچہ جملہ چھ درجے تیور و کومل کے ہین یعنی تیور تر تیور تم تیور اور کومل ادھ کومل سکاری
بس اسی طرح سے سنسکرت مین یہ درجے معین ہین۔ بیان مشرح اول ہو چکا ہے۔

فصل سیزدہم[۱۳] بیچ بیان چند قواعد سرگم ایجاد حقیر و قاعدہ سرگم بنا دیو اور قواعد نقشہ ہائے حروف مفردات سرہائے کہ جس سے سرگم ہر راگ وغیرہ بآسانی بن سکے

شائقین و نغمہ طرازان پر مخفی نرہے کہ اس حقیر نے یہ چند قاعدے سرگون سے واسطے آسانی سیکھنے ہین کے ایجاد کئے ہین کہ جلد تر فہم مین آجاوین - شائقین کو مناسب ہے کہ بعد اخذ سات سرون کے اول یہ قاعدے منقوش لوح سینہ کرین کہ جسمین اور قاعدے جو اوپر مرقوم ہو چکے ہین انکے سیکھنے مین دشواری نہ ہو - مناسب ہے کہ پہلے سات سُر اخذ کرکے ان قاعدون مین سے دو دگنے کھرج یعنی ساسا سے شروع کرین اور ہر جگہہ اول کھرج سے شروع کیا کرین -

نقشہ سرگم قاعدہ اول کا از روے آروہی اوروہی پینتیس[۳۵] سرون کا ہے — ۱

سارے	سارے گا	سارے گا ما	سارے گا ما پا	سارے گا ما پا دھا	سارے گا ما پا دھا نی

٢ ٣ ٤ ١ ٥ ٦ ٧ ٢

نقشہ دوم چھتیس[۳۶] سُر اس سرگم مین از روے حساب کے ہین — ۲

سارے سں	گا رے سا	ما گا رے سا	پا ما گا رے سا	آروہی و اوروہی
دھا پا ما گا رے سا	نی دھا پا ما گا رے سا	سا نی دھا پا ما گا رے سا		

نقشہ سیوم ترپن سر کا ہے اور اس نقشہ مین تین طرح کے قاعدے سرگم کے ہین — ۳

سا	رے سا	گا سا	ما سا	پا سا	دھا سا	نی سا	سا سا
سا سا	سا رے سا	سا گا سا	سا ما سا	سا پا سا	سا دھا سا	سا نی سا	سا سا
سا سا	ری رے	گا گا	ما ما	پا پا	دھا دھا	نی نی	سں سا

اسی طرح سے تینون سپتکون کو خیال چاہیئے اور جس حرف پر کہ زیر ہے وہ سُر کومل ہے اور جس حرف
پر زبر ہے وہ سُر تیور رہے اور حرف سے مراد سُر ہے گو کہ قاعدے صاف ہین مگر احتیاطاً زیب قلم
کرتا ہون کہ ان طریقون مین ہر جگہ ہر سُر کے بعد چھوٹ ہے یعنی اوّل پڑھ کے پھر شروع کے سر پلٹ آنا
پڑتا ہے تو مناسب ہے کہ آروہی اور اوروہی کا اور چھوٹ کا بہر حال خیال رکھے۔ چاہیئے کہ بعد اخذ
سُر نفتگان ان قاعدون کو اگر کوئی شخص عمل مین لاوے تو بے شک و شبہہ فائدہ عظیم اُٹھاوے۔ علاوہ
برین ایک قاعدہ سرگم ایجاد مہادیو جی کہ دریا کو ایک کوزہ مین بند کیا ہے اور اس علم موسیقی کا موجد بھی
مہادیو ہے بہت بکار آمد ہے۔ گو کہ مشہور ہے الا احتیاطاً رقم ہوا۔

نقشہ ایجاد مہادیو اس سرگم مین تین درجے چونتیس سُرون کے ہین

۱	سا سا	رے سا	آروہی و اوروہی
۲	سا رے گا رے سا	سا رے گا ما پا دھا پا ما گا رے سا	ایضاً
۳	سا رے گا ما پا دھا نی	[illegible]	ایضاً

چشمداشت کہ جو شائقین مائل سمت اخذ قواعد مذکورہ ہون یا ملاحظہ مین لائین حقیر کو بدعائے خیر یاد فرمائین

پردۂ دویم ہیچ مقدار خانہ پُری دو نقشون کے
جس سے سرگم راگ و راگنی با آسانی بن سکین

ناظران و ترانہ سنجان پر واضح ہو کہ حقیر نے دو نقشے ایجاد
کئے ہین واسطے آسانی ترکیب سرگم ہر ایک راگ وغیرہ
کے نقشہ اوّل چونسٹھ خانہ کا۔ دوسرا ایک سو اٹھتر خانہ کا۔ چنانچہ دونون نقشون مین آڑا و سیدھا
بطور نقش کے جس طرف سے شمار کرے تو ہر ایک طرف سے راگ یا راگنی کا سرگم نکل آئیگا اور
رسالہ ہذا مین کل نقشہ جات وغیرہ مرکبہ فقیر ہین۔ چاہیئے ماہران فن موسیقی سہو پر اصلاح فرمائین اور
ان نقشون سے لاکھہا سے اکرت و بکرت وغیرہ نکل سکتا ہے۔ مگر مخصوص نقشہ ہذا سے کہ فقط چونسٹھ

اسی خانہ کا ہے راگھاے سمپورن کی کم گنجایش ہے - اب تصور کرنا چاہیے کہ یہ جو حروف مفردات ہین یہ سُر ہین از روے قواعد سرگم - اور جو حرف بالکسر ہے وہ سُر کومل یعنی اُترا ہے - اور جس حرف پر فتحہ ہے وہ سُر تیور یعنی چڑھا ہوا ہے - اور شمار نقشہ ہذا ہر چہار طرف سے ہے - اور ہر سُر سے ہر سُر کی چھوٹ ہے - چنانچہ سُر سے سُر اور رکھب سے رکھب اور گندہار سے گندہار اور مدہم سے مدہم اور پنچم سے پنچم - اور دہیوت سے دہیوت اور نکھاد سے نکھاد تک یعنی ہر سر کے جو اوّل ہے وہی سُر ثانی بمنزلہ ٹیپ ہر ایک کے مقابلہ مین ہو جاتا ہے - بہر حال فہم و ادراک چاہیئے -

نقشہ چونسٹھ خانہ اس نقشے سے سرگم راگھاے مذکورہ بن سکتے ہین

سَ	رِ	گَ	مِ	پَ	دَہا	نَ	سَ
رَ	گَ	مِ	پَ	دَ	نَ	سَ	رَ
گَ	مِ	پَ	دَہا	نَ	سَ	رَ	گَ
مِ	پَ	دَہا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ
پَ	دَہا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ
دَہا	نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَہا
نَ	سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَہا	نَ
سَ	رَ	گَ	مِ	پَ	دَہا	نَ	سَ

اب تصور کرنا چاہیئے کہ نقشۂ اوّل کے مطابق اس نقشہ کے ارکان ہین پس مثل اُسکے نقشہ ہذا سے بھی سرگم ہاے راگ و راگنی وغیرہ بموجب تذکرۂ بالا بنالے - اور اس نقشہ مین ایک سو انہتر خانہ مین راگھاے سمپورن وغیرہ تیور کومل سُرون کے سرگم باسانی نکل سکتے ہین اور مانند اولی ہر ایک سُر تیور

کومل بالکسر و بالفتح قیاس کرلے

نقشۂ ایکسو انہتر خانہ دربارۂ استخراج راگ و راگنیہائے ہمیون وغیرہ کے سرگم

س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س
رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ
رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ
گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ
گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ
مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ
مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ
پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ
دِھا	دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا
دَھا	نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا
نِ	نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ
نَ	س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ
س	رِ	رَ	گِ	گَ	مِ	مَ	پ	دِھا	دَھا	نِ	نَ	س

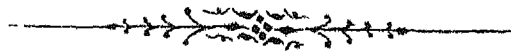
مقام غور ہے کہ نقشہ ہذا مین جمیع حروفون پر فتحہ و کسرا ہے اور حرف سین اور حرف پے جو خالی ہے تو
اس سے یہ مراد ہے کہ سین حرف سُر کا ہے جسکو کھرج کہتے ہین اور حرف پے کا پنچم سُر ہے۔ یہ دونون
سُر متحرک نہین ہین کس واسطے کہ کھرج مثل زمین کے ہے اور پنچم نائب کھرج ہے یعنی عکس کھرج کا
رکھتی ہے لہذا لفظ نیابت کی بطور خطاب نسبت اُسکے واجب آئی یہ دونو سُر لاجم ہین۔ لہذا فتحہ
و کسرہ سے خالی رہے اور جو خیال فرمائیے تو حق یہ ہے کہ یہ صورت اچل ٹھاٹھ کی ہے کیونکہ تیور

کومل بارہ سر موجود ہین اور جہان سات ہی سُر ہوتے ہین مثل ٹھاٹھ ستار وغیرہ مین تو اُن مین سے سُرون کے پردون کو حرکت دے کے تیور کومل کر لیتے ہین مگر کھرج اور پنچم کو کسی طرح سے حرکت نہین ہے۔

پردہ سیوم دربارۂ بنا لینے سرگم ہر ایک راگ و راگنی بآسانی بموجب قاعدہ ہذا

سلیقہ شعاران نغمہ طراز و قاریان۔ امعان با امتیاز پر مخفی و محجب نرہے کہ حقیر نے اس پردہ مین بنا کرنے سرگم کے حسب خیال و ذہن ناقص اپنے کے بیان کیا ہے۔ مقام انصاف ہے کہ ہر ایک گانے والا سرگم ایجاد نہین کر سکتا ہے بجز تنت کار سلیقہ شعار یا آنکہ جو شخص واقف کار سُر بہاری کا ہو اُس سے ممکن ہے۔ ہان یہ ایک طریقہ مقتضی رائے حقیر ہوا ہے گویا دریائے تھار کو در صفار مین بند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اول ستار سیکھے جبکہ دس پانچ گتون پر حاوی ہو جاوے تو خواہ مخواہ از خود یا تھہ مین ایک طاقت آجاتی ہے اُس وقت گت حسب استعداد اپنی کے باندھ سکتا ہے۔ مگر اس کام مین بھی اخذ کرنا قواعد سرگم فصل یازدہم پہلے لازم تر ہے تو بہر حال خیال چاہیئے کہ جو سر کسی راگ یا راگنی کی بندش مین آئے اُنکو شمار کرلے۔ رہی تال اُس مین اپنا اختیار ہے جس تال کی چاہے گت باندھ لے وہی سرگم ہو گیا لیکن استائی اور انترا دو نو باندھے اور ستار مین انترے کو توڑا کہتے ہین۔ اب خلاصہ یہ ہے کہ جس راگ یا راگنی کا سرگم بنانا منظور ہو تو اُس گت کے بول ڈرا یا ڈارا یا ڈرڑ یا ڈا ڈ دون ہین سب شمار کرے تو اول استائی کے بول جو گت مین ہوتے ہین۔ دوئم توڑے کے بول کہ بمنزلہ انترا ہوتا ہے خیال کرے۔ مگر سرگم مین ڈا ڈرا وغیرہ نہ کہے جس قدر سُر ہون اُنہین سرون کا نام قائم رکھے یعنی جس پردے پر جو بول پڑے تو اُس بول کا نام نہ لیوے جو پردہ جس سُر کا ہو وہان پر اُس سُر کا نام لے سرگم بخوبی بآسانی تمام بندھ جائیگا فقط تمیز تال ولے مقدم جانے۔ اور ایک گت مین دو دو تین تین توڑے ہوتے ہین پس اول شروع استائی ہوئی اور توڑا دوسرا اور پہلا انترا دوسرا سنچائی و اخیر کا توڑا بمنزلہ آبھوگ ہوگا۔ اسی طرح سے جو چاہے حسب استعداد معلومات اپنی کے بموجب قاعدہ ہذا سرگم

بنائے اور کیا عجب ہے کہ اُستادان زمانۂ حال مقال اس بے پروبال کا پسند خاطر فرماوین۔ اور مضر
اصلاح بجنیال تبادلہ تا خن طعن و حسد لوح سینۂ وہ دل اپنے مین نہ لاوین حقیر نے یہ طریقے صرف واسطے
آسانی مبتدیان کے نکالے۔ اور نیز یہ کہ اس دار ناپائدار مین ایک یادگار رہے۔ یہان سے قواعد
وہ دو رے سرگمون کے ختم ہوے۔ الا اس ہیچمیرز نے بڑی دردسری و جانفشانی سے ان طریقون
کو ترکیب دیا ہے۔ اگر کسی کو شوق گانے یا مرثیہ خوانی کا ہو تو اوّل ان قاعدون کو حاصل کرے۔
کس واسطے کہ حقیر نے کوئی امر تحقیقات کا حتی الامکان باقی نہین رکھا۔ مناسب ہے کہ پہلے ریاض اور
محنت و مشقت شاقہ سے قواعد سرگم پر حسب ہدایت افصال مرقومۂ بالا عبور کامل حاصل کرے
پھر ارادہ ثانی پر قدم رکھے الّا پرہیز حرص و ہوا بھی واسطے اس کار کے درکار ہے۔



باب دوم

بیچ بیان مقدمہ راگ مشتمل اوپر گیارہ فصلون کے معہ پردہ ہاے

فصل اوّل بیان تاثیر راگ مین معہ چار پردون کے

پردۂ اوّل

بلبل نغمہ ساز بوستان خوبی شاخ مطلب پر یون ترانہ سنجی کرتی ہے کہ بزمانہ پیشین ہر ایک راگ و راگنی باتاثیر ہوتے تھے۔ چنانچہ تا زمانہ حال یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ۔

اول بھیرون راگ کے گانے سے بغیر اعانت اعدے کولہو از خود پھرتا تھا۔

دویم مالکوس کے گانے سے پانی بہتا ہوا از خود بند ہو جاتا تھا۔

سیوم ہنڈول کے گانے سے جھولے کو خود بخود حرکت ہوتی تھی یعنی بغیر از جھولا ے از خود جنبش مین آتا تھا۔

چہارم دیپک۔ اس راگ کے گانے سے آتش از خود مشتعل ہوتی تھی یعنی آگ لگ جاتی تھی یہان تک کہ چراغ وغیرہ خود بخود روشن ہو جاتے تھے۔

پنجم سری راگ کے گانے سے وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے تھے اور انسان کا کیا مذکور ہے یہ تو سب سے زیادہ نرم دل ہوتا ہے۔

شری میگھ راگ کے گانے سے از خود پانی برسنے لگتا تھا۔

ماسوائے ان چھ راگون کے اور راگون مین بھی تاثیر تھی۔ اور جو کہ راگون کے پتر کہلاتے ہین باقی اور راگنیون مین بھی تاثیر تھی چنانچہ

سوہنی گانے سے پانی کا برسنا بند ہوجاتا تھا۔ اور ٹوڑی گانے سے ہوا کا چلنا مسدود ہو جاتا تھا۔ اور سارنگ گانے سے حیوان و انسان پریشان و حیران بلکہ سکتہ و محویت مین ہوجاتے تھے اور زلیف ایجاد امیر خسرو قدس سرہٗ گانے سے منوبرگ سبز درختان تج شاک مین ہوجاتی تھی علی ہذا القیاس تازگی ولہاے سامعین فوراً ہوتی تھی اور پوربی کہ ایجاد امیر ہے اور حضرت نظام الدین اولیاء کو از حد مرغوب تھی اسکے گانے سے پتھر موم ہوجاتا تھا چنانچہ حضرت امیر خسرو صاحب جمیع راگہاے سابق و حال مصنفہ خود پر حاکم مثل دیوتاے پیشین تھے۔

پردۂ دوم بیان تاثیرات گانے مین مغنیان سابقین کلاونت و قوالان

ناظران و سامعین ترانہ سنجان پر واضح ہوکہ اگلے نایکون مین سب باکمال تھے اور ہر ایک راگ ہندی پر قابض و متصرف تھے۔ چنانچہ عہد اکبر شاہ غازی مین فقط میران مدھ نایک نایاب ہند عامل جملہ راگ و راگنیون کے تھے اور باقی سب گایک وہ دو ایک ایک راگ کے حاکم تھے نایک نہ تھے یعنی ہر ایک کے گانے مین تاثیر تھی مثل عمل کے جو راگ جسکے قابو مین ہوگیا اُسکا وہ عامل رہا۔ چنانچہ تانسین کے میگھ گانے سے پانی برستا تھا۔ اور بیجو باورے کے دیپک گانے سے چراغ جل اُٹھتے تھے اور آگ لگ جاتی تھی۔ اور راجہ سموکہن سنگھ کے سری راگ گانے سے جانوران وغیرہ بیہوش ہوجاتے تھے۔ اسی طرح سے برج چند و سری چند و گوپال لعل وغیرہ کے گانے سے اُس عہد مین تاثیر تھی۔ اور خیال کے گانے والے خاندان و مریدان حضرت امیر خسرو قدس سرہٗ سے سلطان شرقی کے پوربی گانے مین۔ اور باز بہادر کے زلیف گانے مین اور چاند خان کے

سوہنی گاتے ہین۔ اور کبیر کے باگیسری گاتے ہین اور پنچل سین کے جا جونتی گاتے ہین اور سورج کے رام کلی گاتے ہین چنانچہ ہر ایک کے گانے مین حسب مرقومہ بالا تاثیر تھی۔ چنانچہ قوال لوگ نہایت خوش سلیقہ و خوش رنگ تھے۔

پرہ سیوم بیان تاثیر گانے مین ترانہ سنجان حال معہ اہل کسب و رؤسائے عظام بتصریح

سامعین سرود سرایان و شائقین نغمہ پردازان پر پوشیدہ نرہے کہ فی زمانہ تاثیر گانے مین اس عہد کے گانے والون مین اس قدر لاریب تھی کہ ہنگام الاپ یا گانے کے لوگ سامعین عالم محویت مین بیہوش نظر آئے یا آنکہ گریہ وزاری سے پھر سکوت مین آ گئے اور تاثیرات متذکرہ بالا تو عالم بالا سے کہین خواب و خیال مین بھی نہ دیکھی اور نہ سنی۔

اوّل۔ بابو رام سہائے صاحب کہ جنکی تعریف جناب قبلہ و کعبہ سید میر علی صاحب مغفور نے باین صراحت فرمائی کہ فی زمانہ دو شخص اچھے و یکتائے زمانہ سنے۔ ایک شخص خیالیا مسمّی لا اماخ دس اُستاد خیال۔ ثانیاً بابو رام سہائے صاحب ہمہ دان نائک ہند ہین۔ چنانچہ حقیر اُسی زمانہ سے اُنکا مشتاق تھا۔ جبکہ اتفاق سننے کا ہوا تو سبحان اللہ ایسے کمل و عالم کی تعریف اُنکو بطرز تعریف پایا اور واقعی ایسے یکتا ان کے سننے کے واسطے ایک لیاقت چاہیئے۔

دویم۔ خود جناب میر علی صاحب مغفور کہ اپنے عہد کے نائک زمانہ تھے۔

سیوم۔ بی رحیمن بائی صاحبہ۔

چہارم۔ نواب سلطان علی خان صاحب بہادر مرحوم

پنجم۔ نواب حسین علی خان بہادر۔

ششم۔ محمد خان خیالیے۔

ہفتم۔ شادی مرحوم ولد میان گامون۔

ہشتم - امیر خان بین کار -

نہم - یوسف خان و وزیر خان

دہم - محمد علیم اللہ خان صاحب ماموں راوی -

یازدہم - محمد دلاور علی صاحب والد مغفور راوی -

دوازدہم - محمد فضل امام خان مرحوم برادرم کوچک -

یہ لوگ با تاثیر سنے بیشک ان لوگوں کو با تاثیر پایا اور بہت سے لوگ بے مغز بھی دیکھنے میں آئے علاوہ برین اوّل میر احمد صاحب عظیم آبادی شفقت و عنایت فرمائے بندہ متاخرین میں بہت غنیمت تھے اب ایسا بھی ہونا دشوار ہے - اور دوم مہر الدولہ زکی علی خان عرف میرزکی صاحب کہ اُن سے اور اس حقیر سے نہایت بے تکلفی تھی۔ خلوت میں اکثر سوز وغیرہ سُنے - فی الحقیقت ایسا حسن صوت اور محویت کم سنے ہیں - اگر سب دقایق موسیقی میں ادنیٰ توجہ فرماتے تو غضب برپا کرتے خداالیش بیامرزد - اور تانسین نے اپنے دھرپد میں تاثیر راگ یون بیان کی ہے کہ سری راگ گانے سے درخت خشک ہو جاتے ہیں - اور مالکوس گانے سے پتھر پگھل جاتے ہیں اور راگوں کی تاثیر مطابق بیان کے ہے پس بدانست بندہ قول تانسین پایۂ اعتبار سے ساقط - کیونکہ اول تو برخلاف شاستر کہا - دوم ظاہر ہے کہ مطابقت سب راگوں کی کسی طرح نہیں ہو سکتی ہے - مگر تعجب ہے کہ ایسے باکمال کا کلام غلط ہے بہر حال غلطی کاتب یا مغنی پائی جاتی ہے اور اہل مت نے مالکوس میں بند ہونا پانی بہتے ہوئے کا - اور سری راگ میں بیہوش ہونا وحوش وطیور جو بیان کیا ہے لاریب بحر اہل مت لائق اعتبار ہے -

پردہ چہارم بیچ بیان تاثیر راگ میں اور طریقہ پر

نغمہ سرایان پر مخفی نہ رہے کہ مقدمہ موسیقی میں برابر اختلاف چلا آتا ہے وہ علاوہ موسیقی جمیع علوم میں اختلاف و تفرقہ ہے مگر بہر حال سند کلام متقدمین لینا چاہیے یعنی خلاصۃ العیش و نغمات یوسفی و سنگیت درپن و سنگیت سار والے

نے بھی دربارہ تاثیر راگ یون بیان کیا ہے۔

کہ بھیرون سے کولہو ازخود پھرتا تھا اور مالکوس سے اندھیرے مین روشنی ہوجاتی تھی یعنی دن کو آفتاب بیوقت نکل آتا تھا اور شب کو چاندنی کھل جاتی تھی۔ اور ہنڈول گانے سے لالہ و گل سبز ہوتے تھے اور جھولا بھی خودبخود جھولتا تھا۔ اور میگھ گانے سے بارش ازخود ہونے لگتی تھی۔ اور دیپک گانے سے خودبخود آگ لگ جاتی تھی چنانچہ دیپک گانا منسوخ ہوا بجاے اوسکے کھٹ جاری کیا گیا۔ اور کھٹ چھ کو کہتے ہین۔ سو کھٹ راگ ہین چھ رنگ ہین اس سے ایک لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور اثر سوختگی دیپک نے زائل ہوگیا۔ اور سری گانے سے ایک آندھی سیاہ آجاتی تھی متقدمین نے تاثیر راگ اس طور سے بیان کی ہے سو فی الحقیقت آگے ہر ایک طرح کی تاثیر تھی۔ اب فی زمانہ وہ سب تاثیرین یک قلم موقوف ہین کسی قدر مثل محبت یا گریہ و بکا باقی رہی ہے۔ ومنجملہ انکے چند صاحبون نے اس جہان فانی سے سمت جنان رحلت فرمائی اور چند صاحب باقی یادگار زمانہ ہین خداوند نعمت ساز جہان انکو عمر طبعی پہونچاوے اس عہد مین انکا ہونا مغتنمات سے ہے۔

فصل دوم دربارہ موقوف ہوجانے فی زمانہ تاثیر راگہاے ساتھ تین پردون کے

پردہ اول | ترانہ سنجان خوش بیان و نغمہ سرایان خوش الحان پر واضح ہو کہ علم موسیقی کو اہل ہند ناد کہتے ہین اور ناد سے مراد صدا یعنی آواز ہے۔ اب خیال فرمانا چاہیے کہ انکے یہان ایک صداے اونگ آتی تھی کہ پہلے ذکر اسکا ہوچکا ہے۔ بہرحال مہادیو جی نے ترکیب دے سر قائم کیے اور پھر ان سے راگ پیدا ہوئے اور ہر ایک راگ با تاثیر پر اثر تھے اور فی زمانہ وہ تاثیر موقوف ہوگیا

باعث ہے اور صورت حال اور عمر وغیرہ ہر ایک راگ و راگنی کی بیان کی۔ الا آجتک یہ کسی صاحب نے
سپرد خامہ نہین کیا کہ راگ حیوان ہے یا از قسم انسان جو ہیئت ذاتی رکھتا ہے یا از قسم اجنّا ہے کہ نظر
سے معدوم رہتا ہے نہین لکھا جس سے استفسار اس امر کا کیا اُس نے مہر سکوت لبہائے اظہار پر
کی۔ اور ہنگام سوال کسی نے جواب صاف بدلائل کامل دیا اور نہ کسی اہل کتاب نے جو بعد وفات
دیوزادان و نایکان تصنیف ہوئین سبب موقوف ہونے تاثیرات مین ترقیم کیا۔ الا اس ہیچمیرز کے ذہن
ناقص مین جو آیا اُسکو زبان قلم و زبان پر لایا کیا عجب ہے کہ ناظرین و سامعان کی خاطر الطف مین رائے
ناقص حقیر پسند آئے۔ اوّل یہ کہ جو سابق مین تاثیر تھی اور اب برطرف ہے تو باعث عدم تاثیر راگ
بدانست فقیر یون ہے کہ آگے نایک و دیوزاد وغیرہ اس علم کو عبادتاً کرتے تھے لہذا ہر ایک راگ
پُر اثر ہوتا تھا اور اب زور و نفسانیت کا دخل زیادہ ہوا۔ اس واسطے راگ بھی خالی از تاثیر ہو گئے۔
دوسرے یہ کہ حسب بیان پردۂ ثانی قیاس فرمانا چاہیئے۔

پردۂ ثانی بمقدمۂ راگ وغیرہ کہ کیا چیز ہے

نغمہ پردازان و سرود سازان خوش الحانان و شائقین زمان پر واضح و لائح ہو
کہ ذہن ناقص خاکسار اس بات کا مقتضی ہے کہ یہ علم متعلق ہے ریاضی سے
اور ہند مین نجوم اجنّا سے ہے چنانچہ یہ علم بھی مرکب و دیوزاد ہے اسی واسطے اُن لوگون نے ہر ایک
راگ کے واسطے موافق ساعات سعید اوقات معیّن کئے تھے اور ہر ایک راگ کو طریقہ عمل پر ترکیب
دیا تھا۔ اور تاثیرین اُنکی جو ظاہر ہوئین تو خالی از ریاضتی نہین اور عمل کے واسطے ساعت نجومی مقدم
ہے۔ اور وہ لوگ علم ریاضی مین بھی دخل رکھتے تھے اور بموجب ساعات ستارہ گاتے تھے اور ظاہر
ہے کہ ہر ایک ستارہ سیارہ کی اپنی اوقات معیّنہ تک ساعت قائم رہتی ہے لہذا اُستاد سابقین نے
ہر ایک راگ و راگنی کے وقت موافق تقسیم کے معیّن کئے تھے۔
چنانچہ روایت اصح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد مین ایک کاہن یعنی منجم قوم یہود

سے کہ منافق تھا جبل پر حضور کی خدمت مین ملتمس ہوا کہ یا حضرت اگر آپ میخ چوبی اس پتھر مین نصب
کردین تو مین ایمان لاؤن۔ حضرت نے بعد از عجز و انکسار حسب عادت پسندیدہ خود نظر بخدا کر کے
تین مرتبہ میخ چوبی پتھر مین صحیح کر دی۔ اُس کاہن نے بھی ایک میخ چوبی تین مرتبہ پتھر مین نصب کر کے
بعد چندے عرض کیا کہ یا حضرت بے ادبی معاف ابھی تک فلان ستارہ کی ساعت تھی اور منجم حقیقی نے
ہر ایک مخلوق اپنے کو ہر طرح کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ نتیجہ اس ستارہ کی یہی تاثیر تھی کہ پتھر موم تھا ہان
اب وہ ساعت منقضی ہو گئی۔ اس وقت جو حضور پھر میخ کو پتھر مین نصب کردین تو لاریب مین اسلام قبول
کرون۔ سبحان اللہ یہ کیا بات تھی۔ حضرت نے پھر ایک میخ بزور قوت پروردگار تین مرتبہ پتھر مین صحیح کر دی
تب تو وہ منافق قدمبوس ہوا اور ایمان لایا چنانچہ مغنیان سابق بھی عابد و ریاضی دان و بے طمع ہوتے
تھے۔ لہذا اُنکے راگ تاثیر کرتے تھے۔ ثالثاً حسب بیان پردۂ سیوم

پردۂ سیوم در بارۂ عدم تاثیر راگ

سرود سرایان عشرت کدہ قال و ترانہ طرازان شیرین مقال پر پوشیدہ نہ رہے کہ
بیان راگ و راگنی کا جو معہ صورت حال وغیرہ ہے تو کیا شئے ہے کہ شکل اسکی
باہر وہم و خیال سے ہے اور سابق مین ہر ایک راگ ہنگام حرکت پر اثر تھا اور فی زمانہ خالی از تاثیر ہے
بدانست حقیر یہ گانا جو ملقب راگ ہے بطور موکل اور الفاظ و سُر اُسکے مثل عمل وا ور لوازمے اُسکے
ترکیب ہین۔ پس جبکہ کسی عامل نے کوئی عمل یعنی کوئی دعا پڑھی۔ یا آنکہ کوئی نقش یا ترکیب بھرا تو موکل
اُسکا اُس عامل کے روبرو حاضر ہوا پس کام لینے مین صاحب عمل کو اختیار ہے جس طرح کی چاہے
اُس سے خدمت لیا کرے۔ مثلاً رعد ہے وہ پانی کے اوپر مقرر ہے کام اُسکا ہنگام صدور حکم احکم
پانی کا برسانا ہے۔ اسی طرح مہادیو نے جو راگ کو بزور علم نجوم ترکیب دیا تو اول راگ کا نام نامزد اپنے
کیا یعنی جیسے بھیرون نام رکھا اور اُسکے واسطے خدمت کو لہو پھرانے کی مقرر کی۔ اور میگھ راگ کو خدمت
پانی برسانے کی مثل رعد۔ اسی طرح ہر ایک کے واسطے خدمت معین کی یعنی ہر ایک اپنی خدمت معینہ کے

وقت کا منتظر رہا۔ جب کسی راگ کو شروع کیا تو وہ کام جو کہ اُسکے نامزد ہے کام اپنے اپنے پر مشغول ہو اسکو لوگ باتاثیر کہتے تھے پس بہر حال مغنی راگ مثل عامل ہے اور راگ مانند موکل کے ہے یعنی جب کوئی دعا یا ترکیب پڑھتا ہے تو موکل اُسکا تابع فرمان ہوجاتا ہے اور دعا پُر اثر کہلاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر کسی نے کسی راگ کو باترکیب گایا تو وہ راگ مطیع اُسکا اپنے کار معینہ کا عمل ہوا تو وہ راگ باتاثیر کہلایا یہی حال عمل کا ہے۔ چنانچہ ہزارہا نقش و ہزارہا دعائیں دیکھنے میں آئیں مگر بندہ نے علاوہ تسخیر وحب کسی کو کسی عمل کا عامل لعمل نہ پایا۔ ویسا ہی حال راگ کا نظر آیا۔ تاثیر ہر دو عالم بالا اب اس زمانہ کے عامل وگانے والے برخلاف ترکیبات کرتے ہیں۔ لہذا اُنکے راگ اور عمل تاثیر نہیں پکڑتے ہیں۔ بلکہ بباعث بے احتیاطی ونفسانیت وطمع خودسری وسودائی ہوجاتے ہیں کس واسطے کہ مغنیان حال جو کہ خاندانی ہیں یا اچھے اُستاد کے شاگرد ہیں باوجودیکہ باوقات مختلف نہیں گاتے ہیں۔ الا شاذ اسکے کہ نہ طریقۂ عبادت اور نہ طور عمل اور نہ قرآئن نجوم سے کرتے ہیں لہذا راگ اُنکے تاثیر معکوس پکڑتے ہیں اور خود خدا واسطہ ایک خبط اور رداہمہ میں گرفتار رہتے ہیں اور اکثر ایسے مخبوطی پیش نا تجربہ کاران اُستاد کہلاتے ہیں۔ فقیر[۱] نے بہت سا سرمایہ تحقیقات کامل بطور یادگار رسالہ ہذا کو ترکیب دیا۔ واللہ اعلم بالصواب

فصل سیوم دربارۂ قواعد الاپ معہ شرح عیب وصواب تقسیم چار حرف مقررہ الاپ معہ فی پردے

پردۂ اول | شائقین ترانہ سازان وسامعین سرود پردازان پر پوشیدہ نہ رہے کہ وقت گانے کے سدھ بانی وسدہ منادرا جو مشہور ہے مقدم چاہیئے اور بانی سے مراد لفظ وحرف ہے یعنی صاف صاف بول منہ سے نکالے اور سدھ صاف کو کہتے ہیں اور سنسکرت میں تین تین بانی ہیں اور یہان بانی سے

---

[۱] علاوہ ان تین جھون کے کسی کے خیال بشریت میں آسے تو اصلاح امرمین حاشیہ فرمائیں ۱۲ مولفہ

مراد زبان ہے۔

اوّل بھاکری بالفتح بای و سکون ہاے زبان انسان کو کہتے ہین معہ زبان جانوران و وحوش جو اوپر زمین کے ہین۔

دوم ناگ بانی زبان مخلوق تحت الارض یعنی خلقت کہ زیر زمین ہے۔

سیوم داگری بانی زبان دیوزادان جو مابین زمین و آسمان ہین۔

اور جو لوگ کہ آسمان پر ہین اُنکی زبان آکاس بانی کہلاتی ہے۔ یہان سے علاقہ نہین ہے رواج اس جہان مین تین ہی زبانون کا ہوا۔ علی الخصوص گانے مین اور بجانے مین۔ لہذا ہنگام نغمہ پردازی لازم ہے کہ حرف صحیح و صاف اس قدر کہے کہ سامعین کے فہم و ادراک مین آجاوین۔ اس زمانہ کے گانے والے بعض بعض ایسے خبط مین گرفتار ہین کہ بے مادہ نقل اکار و گمک کی کہ طریقہ دیوزادان ہے کرتے ہین اور صحت الفاظ کا خیال نہین رکھتے ہین اور خواہ مخواہ اس بہرے بندون پر دم اُستادی بھرتے ہین۔ بہر حال گانے مین سبکی و خوبصورتی بولون کی نہایت مناسب ہے کہ جس مین سامعین بہ سہل ترین سمجھ کے لطف اُٹھائین۔ یہ قاعدہ ناکان متقدمین ہے۔ علاوہ بہین اس زمانہ کے ترانہ سنج برعکس نصائح ایسا سر کو ہلاتے ہین کہ شیخ ستارہ و کلو ابیر کو بھی خود شرماتے ہین۔ انتہا یہ کہ بعض وقت خود غش مین آجاتے ہین۔ پس بہر حال ہنگام ترانہ سنجی منہ کو سیدھا رکھنا چاہیے اسی کو مُسدہ تدرا کہتے ہین اس حقیر نے فی زمانہ چند صاحبون کو مُسدہ بانی و مُسدہ منددرا پایا۔

اوّل جناب میر علی صاحب مغفور کہ بدرجۂ اتم حسین تھے وقت نغمہ و مرثیہ خوانی اُس صورت نورانی کا حُسن ایسا ترقی پر ہوتا تھا کہ اثر کرتا بہر وہ عالم دیکھ کے ہزار جان سے فدا ہوتا تھا اور اُنکی یکتائی کا دم بھرتا تھا۔ دوم جناب بابو رام سہاے صاحب جن قدر حرکت چشم و ابرو و دست کہ حُسن گانے مین ہے سب اپنے موقع پر درست تھا۔ سیوم بی لہ حسن بانی صاحب۔ چہارم نواب حسین علی خان صاحب

مرحوم ۔ پنجم یوسف خان کلاونت ساکن دہلی کہ کار دشوار و سخت کو بحسن و سلوک خوب کرتے ستھے ششم بندی جان ساکن موضع تھانہ پرگنہ ادنام متعلقہ بیت السلطنت لکھنؤ کو ایسا سدھ مندرا دیکھا کہ اشتباہ گانے کا زنان ہم پہلو اسکی پر ہوتا ہے یعنی صورت بگڑنے کا توکیا مذکور کسی عضو کو ہنگام الاپ یعنی گانے کے جنبش و حرکت موقع یا بیموقع کسی طور کی نہین ہوتی ہے ۔

خیال فرمانا چاہیئے کہ یہ امر سکوت ہنگام نغمہ سرائی امر محال ہے مگر کسی قدر حرکت دست وآنکھ وابرو بوجہ حسن ضرور رہا ہیئے کس واسطے کہ حرکت با اصول رمزاً وکنایتاً حسن ترانہ بخشی ہے ۔

پردہ دویم بیان عیوب ہنگام گانے کے

نغمہ پردازان خوش الحان پر واضح ہو کہ پچیس عیب گانے مین ہین جو آگے درج ہونگے ۔ مگر چند عیب ایسے ہین کہ اُن سے احتراز لازم ہے ۔ اول منہ کا بے قرینہ پھیلانا ۔ دویم سر کا بے طریقہ ہلانا ۔ سیوم گردن کو بے سروپا جھوکنے دینا ۔ چہارم رگون کا پھولنا جانا ۔ پنجم آنکھون کو خوفناک نکال دینا ۔ ششم آنکھون کو کھینچ لینا یعنی تمام وکمال بند کر لینا ۔ ہفتم دست وپا بیہودہ پھیلانا زیادہ عیب ہے ۔ ہشتم آواز بٹھا کے گانا ۔ نہم آواز کو پھاڑنا ۔ دہم بولون کا چبانا صاف صاف نہ کہنا ۔ یازدہم حد سے زیادہ چیخنا زیادہ از طاقت آواز ۔ دوازدہم نکی مین گانا یعنی بے محل بے محل بانسا ہلانا ۔ سیزدہم گلا دبا کے ایسا گانا کہ پاس بیٹھنے والون کو بھی آواز گانے کی محسوس نہ ہو ۔ چہاردہم بے قابو آواز پر ارادہ سخت وطول کرنا اور اشارۃً وہان تک پہونچنا سخت عیب ہے ۔

چنانچہ اکثر ایسا بھی دیکھنے مین آیا کہ باعث عدم استعدادی وبے کثرتی سرمنزل وہان تک کا ارادہ کیا کہ عشر عشیر بھی آواز نہ پہونچے ۔ ایسا چلاتے ہین کہ طیوران آشیانہ نشین کو اڑاتے ہین اور باعث عدم استعدادی انہین کے ساتھی اُنکی حرکات لاطایل پر خوش ہوتے ہین اور ارادہ باطلہ اُنکے پر ناز کرتے ہین ۔ طرفہ یہ کہ اُنکی بیوقوفی کا دم بھرتے ہین ۔ ایسے مقام اتصاف ہے کہ مثلاً ایک جانور بے پروبال سننے

ایک مکان مثل آسمان ہفت منزلہ پر اُترجانیکا قصد کیا اور بسبب بے پروبالی نصف راہ سے جست قہقری
کی۔ واقعی منزلِ مقصود تک کیونکر پہونچتا ایسا ہی حال گانے کا ہے یعنی آواز مین طاقت ایک سپتک
کی تان کی ہے اور اُس نے ارادہ دوسری مدہم یا پنچم تک یا آہنگ دو سپتک سے بھی بڑھ کے کیا تو کیونکر
مقام ارادے تک پہونچ سکتا ہے۔ اسی طرح بعض گانے والے کہ سُر پوری کے نام سے واقف نہین
مگر بے محل چلّانے اور گلا ہلانے پر مرتے ہین۔ اب اسمین کوئی ہو جبکہ بباعث کمزوری و بے استعدادی
کے ارادے اپنے پر نہ پہونچ سکا تو اُس عدم نالیاقتی مین سُر تو بسبب چیخنے کے کہ ایک ہوا ہے۔ باد صرصر
ہوا ہوا۔ باقی رہی لَے۔ سو وہ ہیبت بدادائی سے یا اور وجہ سے گم ہوئی۔ بھلائی داری مین تو بڑی دشواری
ہے۔ رہی سیدھی تال سو وہ بھی اُس دوادوش بیجا مین ہاتھ سے گئی اُس حالت مین شاید کچھ شرما شرمی
غیرت و حیا متقاضی ہوئی تو سنگیتوں ٹھیکہ داریا سُر والون پر بقول شخصیکہ یار کی جھاڑ بھتار پر اُتاری۔
خفا ہوے۔ علاوہ برین اکثر گانے والے ہرزہ گرد اس زمانہ مین ایسے بھی دیکھے کہ ہنگام گانے کے
سرقہ لَے کا ایسا بے ضابطہ کرتے ہین کہ شمار اُسکا بے تالا پن مین ہے۔ ناحق پکھاوجی پر تہمت رکھ کے
بگڑتے ہین۔ چنانچہ عیوب گانے مین حسب متذکرہ بالا ہین۔ مگر بندہ نے احتیاطاً اس قدر ہو کہ عیب
سخت مین داخل ہین لکھ دیے انہین کا بچانا امر محال ہے مگر گانے والے کو بہرحال خیال چاہیے کہ
عیب و صواب و صحت و سقم کا لحاظ رکھا کرے۔

بیان عیوب بست و پنج ہنگام سرود کہ از روے کتب ہندی منع ہین بتفصیل

خواہ مرد ہو یا عورت از حد زبون۔ اوّل سندشٹ۔ دوم اوکہشت۔ سوم سوتکاری۔ چہارم بھیت۔ پنجم شنکت۔ ششم کنپت۔ ہفتم کرالی۔ ہشتم کپل۔ نہم کاکی۔ دہم بتال۔ یازدہم کرہبہ۔ دوازدہم اوہر۔ سیزدہم جہونبک۔ چہاردہم تلنکی۔ پانزدہم کرہی۔ شانزدہم پرساری۔ ہفدہم بن سلاک۔ ہشدہم بریس۔ نوزدہم بسر۔ بستم اکیٹ۔ بست و یکم اتہان۔ بست و دوم پرشٹ انو شہت۔ بست و سوم مترت۔ بست و چہارم انودہان۔ بست و پنجم سان اسکرت

اوّل[1] سندیشت وہ کہ دانت پر دانت چپکا کے گاوے۔
ادکہشت[2] وہ کہ وقت سرود ٹیپ اُسی رنگ پستانی نہ رکھے اور رنگپستانی ایک چیز ہے کہ دل کو اُس سے رقت آتی ہے بس حاصل لذت نغمہ یہی ہے کہ سُننے سے اثر پیدا ہو۔
سونکاری[3] وہ کہ دانتون کو دانتون پر دبا کے آواز نکالے مکرر بے سود خلاصہ یہ کہ گانے مین اگر دلپذیر نہین ہے عمل اُسکا بیکار ہے۔۔
بہت[4] وہ کہ گانے مین ایسی شرم کرے کہ گانا اُسکا بے سود ہو جائے باوجود قابلیت کے۔
شنکت[5] وہ کہ بہت جلدی کہرے گاتے ہین۔
کپنت[6] یہ کہ آواز یا جسم بروقت گانے کے کانپے۔
کرالی[7] وہ کہ وقت گانے کے مُنہ اپنا ایسا کشادہ کرے کہ تمام دانت و حلق دیکھنے کو نظر آویے
کپل[8] وہ کہ سُر تہیا سے سرگم عمل مین لاوے مگر اُسکے طریقے سے باہر رہے اور بے اندازہ گاوے۔
کاکی[9] وہ کہ آواز اُسکی مثل زاغ کے کریہ الصوت ہووے۔
بیتال[10] وہ کہ باندازہ تال نہ گاوے یعنی بے تالا ہو۔
کرہبہ[11] وہ کہ ہنگام گانے کے گردنکو بے جا یا مثل شتر بلند کرے۔
ادہر[12] وہ کہ آواز اُسکی ایسی چھوٹی ہو کہ گانا اُسکا بمنزلہ فریاد ہو جائے۔۔
چلنیاک[13] جسکو جہونبک بھی کہتے ہین وہ کہ وقت گانے کے رگین پیشانی اور گردن کی نمود ہو جاوین
تلبنلی[14] وہ کہ وقت گانے کے رخسارہ اُسکے مانند کدو پھٹا ہو جاوین۔
بکری[15] وہ کہ بروقت گانے کے گردن کو کج کرے۔
پرساری[16] وہ کہ بروقت سرود آواز اور تمام اعضا متفرق اور منتشر ہون۔
بن میلک[17] وہ کہ ہنگام نغمہ سرائی آنکھین اپنی بند کر کے گاوے۔

برش[18] وہ کہ گانے مین اسکی رس اور نخلپتائی نہو

بسر[19] وہ کہ گانے مین حفاظت سُر نہ کرسکے اور گھٹ بڑھ ہوئے ۔

اپکٹ[20] وہ کہ گانے مین الفاظ معلوم نہون اور آواز گلے سے ایسی آہو گویا کوئی بے ٹکار دیتا ہے

استھان بھرشٹ[21] وہ کہ ہر سہ استھان مندر مدہ ہ تار است نہ پہوچنے اور شرح مندرہ سُر تو بین چکی ہو

انوہٹ[22] وہ کہ تینون استھانون کو یعنی ہر سہ تیک کو بخوبی ادا نکرے ۔ بے مقصد ہے ۔

مشرت[23] وہ کہ راگ ہائے سدھ و چھایا لگ سے درہم گاوے ۔

انود ہان[24] وہ کہ سنچاری و استھائی برن وغیرہ سے بے خبر وار ہو ۔

اب تصور کرنا چاہئیے کہ استھائی وہ کہ ایک ایک سر کو باستقرار عمل مین لاوے اور آروہی چڑھنے و

اوروہی اُترنے کو کہتے ہین جو شخص ان سب کو ادا کرے تو ان ہر سہ قسم کو جو یکجا کرو تو سنچاری ہوسے

اسی کو سنچاری کہتے ہین ۔

سان تاسک[25] وہ وقت گانے کے آنکھین خشمناک نکالے اور نتھنے ناک کے چوڑے کرے جس سے شکل عجیب

ہو جائے یہ سخت عیب ہے ۔ گانے والے کو لازم ہے کہ ہر ایک عیب و صواب کا خیال رکھے ورنہ فضول ہے ۔

(عیب سخت ہنگام سرود)

پرتیک[26] وہ عیب ہے کہ مانند چوپایان وحیوانان چلاوے یعنی ناک مین گاوے ۔ گانا ناک مین

سخت عیب ہے گو کہ اہل بہت نے نہین لکھا پچیس ہی عیب لکھے ہین ۔ الا اس راوی نے یہ عیب ایجاد

کیا ۔ اور واقعی نزدیک ہر ایک اُستاد کے سخت عیب ہے اور سامعین کو کلی نفرت ہے ۔

پردہ سیوم[30] بیان طریقہ الاپ

سرود سرایان شیرین مقال پر واضح ولائح ہو کہ خیال کا گانا قوالون

مین ہے مگر اُنکے یہان الاپ نہین ہے فقط الفاظ ترانہ کو کہ فارسی

مین ہوتا ہے پہلے اُن کو گردان لیتے ہین برائے نام کچھ خیال وغیرہ شروع کر دیتے ہین اور بدون الاپ

فوراً ایک رنگ اعلیٰ ایسا جما دیتے ہین کہ الاپ والے اُنکے سامنے ادنیٰ دکھلائی دیتے ہین لیکن
خاندان کلاونتان مین اوّل الاپ ہے سو بالفعل طریقہ الاپ کا الاپ طبع زاد ہین از حد غلط کرتے ہین۔ ابتدا
مین مہادیوجی سے یہ طریقہ الاپ کا نکلا ہے ناگ بانی مین اور ناگ بانی سے مراد ہے زبان مخلوق
تحت الارض کہ وہ بانی منجملہ اور بانیون کے جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے نہایت باریک و خوبصورت ہے
لہذا دیوزادون کے پسند آئی اور زبان ڈاکری اور بھاکری از حد سخت ہے چنانچہ مہادیوجی نے چار
حرف مفرد اُس زبان کے مقرر کئے واسطے الاپ کے وہ حرف یہ ہین آ ن ت ر بلکہ گانے بجانے
مین چار ہی چار رکن اکثر آئے ہین وہ بیان کئے گئے اور ان حرفون کو جو مرکب کیجئے تو آنتر ہوتا ہے
اور آنتر نام اُنکے یہان جوت سروپ نرانکار یعنی خدا کا ہے۔ چنانچہ از روے شاستر سہس نام خدا کے
ہین۔ اور سہس ہزار کو کہتے ہین اور دیوزادے دیوتا اُن حرفون کو سُر پوری کے ساتھ الاپ کرتے تھے
یعنی اسی طرح سے عبادتاً نام خدا اپنے کا لیتے تھے بس جس راگ کو گانا منظور ہو تو پہلے الاپ سے لے
یہ طریقہ کلاونتی ہے۔ اور قوال اوّل سرگم کے سُرون کو بزبان ترانہ قائم کرکے خیال یا قول یا قلبانہ یا
نقش و گل و ترانہ جو گانا کہ منظور رہا شروع کرکے بہت جلد جم جاتے ہین۔ احتیاج الاپ نہین رکھتے
اب خیال فرمانا چاہیئے کہ قول و قلبانہ اُس مین آیات کلام مجید مندرج ہوتی ہین اُنکا شروع بھی داخل
عبادت ہے۔ خلاصہ یہ کہ بہرحال راگ اہل ہند و اہل فارس دونو داخل عبادت و مثل عمل ہین اور
فاعل اُسکے مانند عامل۔ چنانچہ اس تخیص نے دربارہ موقوف ہوجانے تاثیر راگ نظیر عمل کی دی ہے
الاحقیقت مین راگ مانند عمل ہے اور گانے والا مثل عامل ہے۔ اور دو فرقے گانے والون مین پیدا
ہوئے۔ اوّل قوال دوم کلاونت۔ اب شرح یون ہے کہ کلاونت عامل ہین۔ راگ ہندی مستخرجہ
دیوزادان اور قوال کہ قبل از کلاونتان ہین مقلد طریقہ حضرت امیر خسرو علامہ زمان قدس سرہ عامل
ہین راگہاے ہندی و مقامات ولایت اسلام۔ پس کلاونت پہلے الاپ لیتے ہین اور قوال یون

ہی بدون الاپ باعث برکت اسماے مجید جم جاتے ہین بہرحال قوالون اور کلاونتون مین فرق ہے
وہ کیا ہے یعنی راگ ہندی مثل عمل سفلی اور راگ ہاے مستخرجہ امیر خسرو کہ مشتق ہین مقامات ولایت سے
مانند عمل علوی کے ہیں پس یہ بڑا فرق زمین وآسمان کا ہے یعنی قوال عامل علوی اور کلاونت عامل سفلی ور کلاونت
خاندانی جو قاعدہ دان ہین اول باقاعدہ الاپ لیتے ہین اور الاپ بھی بدانست خاکسار مانند عمل سفلیات
کے ہے جبکہ کوئی شخص باقاعدہ الاپے گا تو موکل اُسکا خواہ مخواہ حاضر ہوگا پس وہی موکل راگ ہے
اور جبکہ راگ قابو مین ہوا تو تاثیر راگ بہرحال واضح اور بعد از الاپ ہونی و دہرپد وغیرہ شروع کرتے ہین
اور طریق الاپ یون ہے کہ جس راگ کو الاپنا منظور ہوا اسکے سب سُر تیور کومل اُنہین چار و حروف
کے ساتھ گانے لگے اُس مین نہ نام سُرون کے جو مشہور ہین وہ اور نہ بول گانے کے آتے ہین - اور
یہ بھی طریقہ ہے کہ مثلاً جس قدر بول دہرپد کے ہین اس مین کوئی راگ ہو اُسکے بولون کو پہلے آستائی
پھر انترہ بعدہ بھوگ حسب طریقہ معہ سُرہاے سرگم گاوے یعنی الاپے پس جبکہ اُس مین بول الاپ کے
اور سُر راگ کے قائم رہے تو حسب لیاقت و استعداد اور وسعت طبیعت اپنی کے تان اوپج کرے یعنی
گھٹتے بڑھتے اور وقت الاپ یہ قاعدہ ہے جس راگ مین منظور ہو مگر سُر اُسی راگ کے جہان کھرج ہو
کھرج ور کھبت و گندہار وغیرہ تیور کومل معہ سُرت و مورچھنا و کلا اس مین راگ سنکیرن یا مہا سنکیرن وغیرہ
یا اوڑو و کھاڈو وغیرہ جس طرح کا ہو شروع کرکے قائم رکھے وہی سُر ثابت ولاجم رہین اور بول برخلاف
مثل بے قاعدہ نہ ہون طریقہ گردان مرکبات باقاعدہ اس طور سے ہے

"ررنانا تا تنارِ دِنی ررے نانا توم نا تنا تہ توم نا توم"

یہ قاعدہ حسب استعداد اپنے گرداسے یعنی الاپے اور مقام سم کا جہان سے آستائی تمام ہوا اور
جس بول پر سم قرار دے کے ٹھہرنا منظور ہو اُس جگہ پر توم کا بول کہے تو آستائی و انترا اور آبھوگ و بھوگ
دونو لفظ جائز ہین منقطع کو کہتے ہین اور لفظ ابھوگ بے تدالت غلط ہے سب باقاعدہ الاپے مثلاً

یہ ہے کہ جو شرح چار بولون کی کہی گئی وہ یون ہے یعنی آ ن تَ رَ تو بجاے اُسکے آ اور بجاے
تا کے تُوم اور بجاے نا کے نوم اور بجاے رَ کے رِی اور بجاے تا کے تنہ و تی بھی درست ہے
اور اول و آخر کہ مقام سم ہو وہان بول توم یا دوم کا قاعدہ سے یا ہے اور بول دوم و تدوم و دا کا
قاعدہ دیو زاد و اُستادنا کہان سے باہر ہین۔ ہان بول توم کا بجاے تت درمیان اور بولون کے مثلاً
آ تا نا تا توم نا کہ مابین ٹھہرا درست ہے الا گر کسی نے بول متروکہ الاپ مین لگائے یا اور کسی طرح
کے بول اپنی طبیعت سے ملائے تو شمار اُسکا بسبب شامل کرنے حروفات بے مثل کے بھرنید وہین
مین ہوگا یعنی کہ وہ شخص محض ناواقف یا شاگرد کسی بے خاندانی کا کہلائیگا اور عین شناخت عطائی
بھرنیدو کی عدم مشلندی الاپ سے ظاہر۔ بہرحال الاپ وغیرہ باقاعدہ سیکھنا مناسب ہے اور بول
تارا و تارا و تا تا و نا تی و نا ری ازحد ناموزون و خارج از مثل ہین و عیوب سخت مین داخل ہین۔
ہان ہنگام الاپ تنا نے ری و تا نے ری و نا نے ری و تنوم و نوم بیشک درست ہین
اور اگر کسی نے برخلاف الاپا تو معلوم کرنا چاہیے کہ یہ شخص خلاف قاعدہ و بیہودہ ہے۔ ہزار خوش آواز
ہو مگر بے قاعدہ ہے محض بیکار و بے تاثیر۔ ہان اگر خوش آواز قاعدہ دان ہے تو سبحان اللہ نور علی نور
علاوہ برین پکا ہونا سر کا بھی مقدم تر ہے اور باعث عدم تاثیر بے قاعدہ پن راگ کا ہے۔ بہرحال سیکھنا
قاعدون کا لازم ہے۔ اور اہل پیشہ کا بے قاعدہ ہونا زیادہ تر داخل عیب ہے پس کسبی کا حاصل نہ کرنا
نقصان ہے اور اتفاقاً کرنا مناسب ہے ورنہ نانک کھانے کی بات علیحدہ ہے۔ اکثر ڈھاری و کلاونت
کہلاتے ہین مگر بباعث ناواقفی و کم استعدادی توقیر کم و بے قدری زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ مگر اول اتفاقاً علم
سرگم واسطے واقفیت و پختگی کے مقدم ہے کس واسطے کہ از حد آسانی امور مشکلات سر بجیدہ ہو جاتی ہے
اور یہ علم بے پایان ہے۔ واقفکاری اسکی بغایت دشوار ہے۔ بہرحال اس کام کے واسطے محنت
شاقہ درکار ہے اور بدون شفقت کامل تحقیقات کما ینبغی غیر ممکن ہے اور مت ہوتی مین وقت الاپ

بول دا و تدوم دو دوم انتے مین لگاتے ہین - اور استائی مین نہین لگاتے ہین لیکن یہ طریقہ نزدیک اہل شاستر غلط ہے - لہذا اجاری رکھنا اسکا مناسب نہین معلوم ہوا - بہرحال بدانست بندہ بھی جو بول کہ خارج از شل ہین باعتبار مست ہنو نتی شامل کرنا ایسے بولون کا بھی کسی طور سے صحیح نہین ہے کثرت نرائے پر خیال کرنا چاہیے

فصل چہارم بیان راگ سنکیرن و چہا سنکیرن و اڑو و کہاڑو وغیرہ ساتھ دو پردون کے

پردہ اوّل موسوم بہ وسف استعمال موسیقی

ناظران خوش الحان اور سامعان شیرین بیان پر مخفی نہ رہے کہ جو شخص راگ دیسی و مارگ و سلل و بدار و اکرت و بکرت و اڑو و کہاڑو و سمپورن و سدہ و سالنگ وغیرہ جانتا ہو کہ تفصیل اسکی مجملاً کسیقدر لکہی گئی ہے شمار اسکا کاملین سے ہوتا ہے مگر بیان بہ طرز دیگر شرح مفصل ترقیم ہوتی ہے یعنی جو کوئی راگہا ے دیسی و مارگ یعنی جدید و قدیم جانتا ہو اسکو گندہرپ کہتے ہین اور جو فقط راگ دیسی جانتا ہو اسکو گنکار و کہی کہتے ہین - اور اگر گندہرپ کہی راگ دہرپد و ترووٹ یا مثل اسکے اور چیزون کا وقوف رکھتا ہو اسکو کلاونت کہتے ہین اور جو کوئی خیال و قول و قلبانہ و نقش و گل و ترانہ جانتا ہے اسکو قوال کہتے ہین - قوم کلاونت زمانہ اکبر شاہ سے کہلائی اور قوم قوال عہد بادشاہ علاءالدین غوری سے ہے زمانہ سات سو برس کا ہوا کہ حضرت امیر خسرو قدس سرہ بانی مبانی اس قوم کے ہوے - اور قوم ڈہاری ان سے بھی قبل تھی فقط کرکا کہتے تھے اور ہندو سے مسلمان ہوئے - اور دہلی مین عہد سلاطین ماضیہ سے پیشہ سفردائی پن کا یہ لوگ کرنے لگے اور جو کہ اس علم کا عالم ہے عامل نہین ہے اسکو پنڈت کہتے ہین اور جو کہ عالم و عامل گانے اور بنانے اور بجانے اور رقص وغیرہ کا عالم ہے وہ نایک کہلائیگا ورنہ گنایک کہلاتا ہے -

پردہ دوم مقدمہ شرح راگ سنکیرن و سدہ وغیرہ

ماہران نغمہ و شائقین ترانہ پر واضح ہو کہ اوّل سدہ یعنی

یعنی بڑا و چوڑا اور بڑے سے مراد ہونے صاف سُر و تیور کومل سے ہے۔ دوم فقط سُدھ وہ ہے کہ اُس مین تشبیہہ اور کی ہو اور سُرتیان اُسکی قوی ہون مثل ٹوڑی یا اور مانند اُسکے۔ سیوم مہا سُدھ وہ ہے کہ سب اوصاف مذکورہ اُس مین ہون یعنی جمیع سُرت تمام و کمال معمور چھپا اور کلا اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مانند کانہڑے کے اور طریقہ ثانی جو ہے اُسکو سالنگ کہتے ہین مثل سری راگ کے کہ نہایت بڑا و چوڑا ہے مگر سایہ و رنگ دوسرے راگ کا بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور آمیزش کمّی ہے سُدھ سے یعنی خالص گوری سے اور مانند اُسکے۔ چہارم سنکیرن راگ و راگنی مرکب ہین دو صورت سے سنکیرن و مہا سنکیرن یعنی دو سُدھ سے ترکیب پائی ہے مثل بھیرون کے ٹوڑی و کانہڑی سے مرکب ہوا یا مانند اُسکے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سُدھ و سالنگ یا سُدھ و سنکیرن یا سالنگ و سنکیرن یا دو سالنگ یا دو سنکیرن یا دو نغمہ مختلف سے مرکب ہو اور یہان نغمہ سے مراد راگ و سُر سے ہے اور ولایت مین نغمہ بارہ ہین اور بارہ مقام فارسی کے ہین اور نغمہ مقامون سے زیادہ ولایت مین مشہور ہین جس طرح سے بارہ سُر ہندی کے معہ تیور کومل ظاہر ہین یہان تمیز اختلاف راگ و راگنی کا کمی و بیشی سُر و سرتی وغیرہ سے ثابت ہوجاتا ہے پس بہر حال شائقین و اہل کسب و اہل پیشہ کو تحقیقات نہایت ضرور ہے۔

فصل پنجم بیان اگ اُڈو و کھاڈو و سمپورن وغیرہ مین معہ بندہین

زمزمہ سنجان گلستان سخن پر مخفی و محجوب نہ رہے کہ بیان اکرت و بکرت و دیسی و مارگ و سکل و بدّار کو کسی قدر کیا گیا ہے الا فصل ہذا مین مشرح حال راگہاے مذکورین تر قیم ہوتا ہے خلاصہ یہ کہ

اوّل۔ اکرت تین سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل مالسری اور بعضے مالسری کو اوڈو بھی کہتے ہین مگر اکرت نہایت مشکل ہے چنانچہ بندہین اکرت یہ ہے س گ پ۔

دوم۔ بکرت چار سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھٹیہار بندہین اسکا یون ہے دہا رِ س م۔

سیوم - اوڈو پانچ سُر کے راگ کو مانند مالکوس یا ہنڈول بندہن یہ ہے س گ م د نِ
اب خیال کرنا چاہیئے کہ بندہن دونو راگون کا ایک ہے فقط فرق ادچار ہے - اور مالکوس مین شُدھ
مدھم یعنی کومل اور ہنڈول مین مدھم کُری مین وغیرہ کی لگتی ہے -
چہارم کھاڈو چھہ سُر کے راگ کو کہتے ہین مثل بھاگ کے بندہن یہ ہے س گ م پ د نِ -
پنجم سمپورن اُسکو کہتے ہین کہ جسمین ساتون سُر ہون مثل بھیرون کے س رِ گ م پ د نِ س
یہ پانچ طریقے ہین اور مت ہنومنتی مین بھیرون کو پانچ سُر کا اس بندہن سے ہے د نِ س گ م - مگر بنا
بندہ دیگر اُستادان دیگر مت ہنومان غلط ہے چنانچہ مالکوس کو سب اُستادان سابق یعنی نائکان و دیوزادان
اہل مت نے پوتھیان شاستر و رسالہ ہاے فارسیہ مین سمپورن لکھا ہے ساتون سُر کا - الاحقیر نے حسب
رواج عوام کہ فی زمانہ سب لوگ اُسکو اوڈو وہی کرتے ہین یعنی پانچ سُر کا گاتے ہین لہذا عوام پسند لکھا ہے
اور رکھب و پنچم دو سُرون کو بادی کیا مگر اصل سمپورن ہے الاغلاط العام فصیح - ہان راگ ہنڈول کا اوڈو ہونا
جیساکہ بندہن لکھا گیا صحیح ہے - یہ پانچ طریقے درست ہین اور اکثر مغنیان حال اکرت و بکرت کو باعث
عدم مشہری نہین جانتے ہین اوڈو و کھاڈو و سمپورن مشہور ہین یہی راگ گائے جاتے ہین یعنی برتے مین ہین
اور راگ دیسی و مارگ جو مشہور ہین خلاصہ یہ ہے کہ دیسی آسان کو و مارگ مشکل کو و سلل سیدہا و ٹیڑہا رو اوکہا
سخت و دشوار کو کہتے ہین اور چھوٹ علیحدہ ہو جانے کو کہتے ہین - اور رو کا معنی رو جو سُر کہ ملا ہوا رہے -
ہر ایک سُر سے شناخت مثلاً ایک تان مین بہت سے سُر ہوے - اور تان کی تیزی و چستی مین تمیز و شناخت سُر
مین دشواری ہوئی تو اُسکو رو کہتے ہین -

فصل ششم بیان راگ و راگنی مع ... ہند میں اور چار حلیہ و پوشاک وغیرہ میں از روے شاستر ساتھ دو پردون کے

پردہ اول چھ راگ مین

راویان نغمہ پردازان و ناقلان سرود سازان یون نقل کرتے ہین کہ جب مہادیو کو
درشن سے کہ اُنکے یہان اوتار خدا ہے اور مراد اوتار سے مرسل یعنی پیغامبر ہی
ہے حکم ترکیب دینے علم نادکا ہوا اُس وقت مہادیو جی نے بعد درستی سرہاے چھ راگ قائم کیے اور اُنکو تقسیم کیا
فصلون اور شہر و اور چھ سُرون پر علاوہ کھرج کے یعنی ایک ایک راگ ایک ایک سُر سے پیدا ہوا ہے
چنانچہ رکھب سے بھیرون اور گندہار سے دیپک اور مدہم سے میگھ اور پنچم سے سری اور دہیوت سے
ہنڈول اور نکھاد سے مالکوس اور ہنومت مین پنچم سے مالکوس اور نکھاد سے سری علاوہ برین گو کہ
اوّل مین ذات سرون کی مرقوم ہو چکی ہے مگر احتیاطاً باین لحاظ کہ چھ سُر سواے کھرج کے کہ وہ بادشاہ
ہے اور رکھب ولیعہد ہے اسی سے چھ راگ تقسیم ہوئے ہین اور خلاصہ کیا گیا یعنی رکھب عورت گو ولیعہد
ہے اسی سبب سے جو راگنی بھی اس سے متعلق ہے وہ صورت مردانہ رکھتی ہے اور گندہار وزیر یعنی
عورت بشکل مردانہ اور مدہم کوتوال اور پنچم داروغہ عدالت و میران سرہاے ہفتگانہ اور دہیوت مالک
فوج اور نکھاد مثل دفتر وزیر ہے یہ سُر عورت ہین مردانہ وار اور عمل ہر ایک سُر ہفتگانہ سواے کھرج کے
کہ وہ بادشاہ سُرون کا ہے مثل زین یعنی ہر سُر جبکہ علیحدہ شروع کیا جائیگا تو وہ کھرج ہو جائیگا اور یہ سُر
منقسم ہین اوپر ہر ایک فصل کے اور کھرج دوازدہ ماہ و بارہ سُرہاے و فصلین و ہر ایک راگ و راگنی
دونون پر حاوی رہتی ہے بلکہ شرح تقسیم ہوئی ہے یعنی رکھب و گندہار گرما مین اور مدہم و پنچم برسات مین
اور دہیوت و نکھاد سرما مین یہ سُر ششگانہ بجاے اپنے ایک رنگ رکھتے ہین اُسکو تمام خاص و عام
راگ کہتے ہین اور ہر شش راگ کی پیدایش سرہاے ششگانہ پر تقسیم ہوئی ہے اور علاوہ چھ راگ کے

جملہ راگ وراگنی کی اور طریقہ حسب التحریر آئندہ ہوئی ہے ملاحظہ مین آویگی یعنی راگنی وتپر وغیرہ اہل مت
دیوزادون ونایک وغیرہ یعنی انسان ترکیب دیتے گئے اب یہان سے بندھن چھ اور چار راگہاے ششگانہ
تصور کرنا چاہیئے یعنی سُرند کو رتنا ہین وا وچار ہوئے۔ بہرحال خیال فرمانا چاہیئے کہ منجملہ اُن چھہ راگون کے
پرتھم یعنی اوّل راگ بھیرون مقرر ہوا بندھن اُسکا سمپورن ہے اور سب سُر تیور و کومل کا اُس مین ہونا چاہیئے
خاص مین اِس طرح سَ رِ گَ مَ پَ دھَ نِ سَا یہ راگ مہادیو کے مُنہ سے نکلا۔ ذات سمپورن و
صورت حال گورا رنگ سفید چشمان کلان بینی کشادہ پیشانی گول مُنہ مونچھین چڑھی ہوئی جوڑا بالونکا
بندھا ہوا اُس پر ایک سانپ لپٹا ہوا دوسرا سانپ کمر مین لپٹا نرگا و نادیا نام سواری کو زنار گلے مین
دھوتی سُرخ ریشمی پہنے ہوئے انگشتری الماس اُنگلی مین وسُمرن مروارید ہاتھ مین سن بارہ ہزار دو سو برس کا
یہ راگ رکھب سے ہے ولی عہد کھرج جبکہ رنگ دیا تو شبیہہ مرد کی ہوئی اور ایک دہار پانی دریاے
گنگ کی گاے کے مُنہ سے نکل مہادیو کے داہنے شانے پر گرتی۔ ہنود مین وہ گنگا مشہور ہے خلاصہ
اسکے سنے طوالت پائی گئی لہذا ترقیم نہ کیا اور سبب گرنے پانی کا یہ ہے کہ جب دریاے سمند تھہر متھا گیا
تو اس مین چودہ رتن برآمد ہوئے منجملہ اُنکے ایک بکھ یعنی زہر بھی تھا جبکہ وہ رتن ہر ایک نے لیا اور زہر کا
لینے والا کوئی نہ ٹھہرا تب مہادیو نے اُسکو اپنی حلق مین رکھ لیا آخرکار اُس سے اُنکو بیچلینی کمال ہوئی
لہذا وہ دہار پانی کی اُنکے شانے پر گری کہ اُسکی خنکی سے وہ گرمی زہر فرو رہتی تھی اور شکل بھیرون بہ شکل
مہادیو ہے۔ اور مہادیو کا نام بھیرون بھی ہے بس ہونا راگ کا بہ شکل مو کل حسب راے خاکسار بیان
فصل سیزدہم درست ہے اور مت ہنومان مین بھیرون کا اوڈو ہونا پانچ سُر کا بیان کیا ہے اور بدن
مین بھبھوت خاک کا اور مالا سرہاے انسان گلے مین الا وہ مت غلط ہے لہذا کوئی نایک وغیرہ اچھے
متقلد اُس مت کے نہین ہوئے مگر عمر مین سب استون کا اتفاق ہے۔
دویم مالکوس کہ تعلق پنچم سُر سے رکھتا ہے رنگ مثل ولی عہد کھرج یعنی رکھب کے اور وضع از تا

مثل مدہم یعنی جامہ سرخ پر زر سے آراستہ اوپر تخت ہوا کے بیٹھا ہوا ہار گلہائے بیلہ گلے مین اور انگشتری
یاقوت کی ہاتھ مین و نورتن بازو پر اور چنپا کلی مرصع گلے مین اور یاقوت و کمر بند سرخ پر زر اور حلقہ یاقوت
کانون مین اور چوٹی بالون کی بندھی ہوئی میزان عدل ہاتھ مین ۔مصاحبین پری پیکر حلقہ بدوش سبز فام
مثل کندن خام از حد خوبصورت دھوتی پیتمبری پہنے ہوے یہ بھی رنگ دینے سے شبیہہ مرد ہوا۔ عمر
پانچسو پچاس برس کی یہ راگ سمپورن ہے مثل بھیرون کے سب سُر تیور کومل اسمین نہین لگتے ہین ۔
بندہن یہ ہے سَ رِ گَ مَ پَ دَ ہا نِ یہ راگ بھی مہادیو جی کے مُنہ سے نکلا مگر وہ شکل نہین ہے
کس واسطے کہ بندہن مین بڑا فرق ہے لہذا صورت مین بھی فرق ہوا ۔یون تو سب راگون کا مالک مہادیو جی
ہے یعنی بانی مبانی راگ ہے اِلّا صورت و موکل اُسکا ہمزاد اپنا بہیئت دیگر مقرر کیا ہے لہذا شکل
ہر ایک کی جداگانہ ہے ۔اور بھیرون کو کہ پرتھم یعنی اول بنایا اسیواسطے خود موکل اُسکا رہا اور فی زمانناِ
مالکوس کو اوڈو مقرر کیا بلکہ رائج ہے اور سمپورن کو کانہڑا یا کیسری کلاونتی قرار دیا بندہن رائج الوقت
یہ ہے سَ گَ مَ دَ ہا نِ ۔اکثر مغنی حال اسکے بھی وقوف مین کم وقوف رکھتے ہین ۔

سیوم ہنڈول ۔ یہ راگ تعلق رکھتا ہے دہیوت سُر سے ۔پاربتی جی زوجہ مہادیو کے مُنہ سے
نکلا مگر مالک و موکل اسکا مہادیو نے ہے لہذا شکل اسکی حسب تجویز مہادیو مقرر ہوئی اور گو کہ پاربتی عورت تھی
مگر ایک جان دو قالب اس واسطے حرکت ایک رہی گندم رنگ مائل بہ زردی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو
موچھین چڑہی چشمان سُرخ مالائے مرجان گلے مین پوشاک سفید ہتھیارون سے آراستہ اسپ پری پیکر
پر سوار خنجر آبدار ہاتھ مین سر پہ کج کلاہ ایک طرف زعفران زار دوسری سمت کوٹر یا کی بہار ذات اوڈو
پانچ سُر کا ۔بندہن سَ گَ مَ دَ ہا نِ تصور کرنا چاہیے کہ بندہن مالکوس کا اور اسکا ایک ہے فرق
مدہم تیور کومل کا ہے اسمین مدہم کڑی ہے عمر اسکی ۵۰۰ سال کی ۔

[illegible]

چہارم دیپک - یہ راگ متعلق ہے گندہار سُر سے فی زمانہ اسکو مبدل کیا ہے کھٹ راگ سے پوشاک اور وضع مثل رکھب کے الا رنگ سرخ مائل سفیدی چشم آفتاب سے نکلا ہے اسکو حرارت زیادہ دی ہے جلا دفلک سے ہے عمر اسکی دو ہزار برس کی ساٹھ اور عین شباب ہے اوچار و بندھن یون ہے سں رِگ مَ پَ دَ ہاِن سَا اب یہ راگ مثل اورون کے رائج نہین ہے گو تاثیر کسی راگ کی باقی نہین رہی مگر اسکو کھٹ سے مبدل کردیا۔

پنجم سری راگ - متعلق ہے کھاد سُر سے جامہ چرم شیر پہنے ہوئے اور استخوان کف پائے مردہ گلے مین مہندی ہاتھ و پاؤن مین لگائے ہوئے اور تین ستارہ پیشانی پر روشن انگیٹھی پیش نگاہ مشتعل افراط سرما سے لرزان عمر ۵۰ برس کی یہ راگ ناف زمین سے نکلا لہذا حدت نہین ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ از حد خوبصورت اور خوش رنگ پوشاک سفید بدن مین مالائے مروارید گلے مین یاقوت بے بہا حمائل کئے ہوئے مغنیان پریوش بیٹھی گا رہی ہین بندھن یہ ہے سں رِگ مَ پَ دَ ہاِن اور بعضون نے اسکو اکرت لکھا ہے اس بندھن سے سں گ پَ مثل مالسری مگر شاستر مین سب مرقوم ہے بالاتر قسم سے ہے۔

ششم میگھ راگ - علاقہ رکھتا ہے مدہم سُر سے یہ راگ بھی رنگ و بنے سے شبیہ مرد دیوانہ سے ہے جامہ سرخ پرزر سے آراستہ تخت ہوا پر سوار ہار گلہائے بیلا گلے مین انگشتری یاقوت ہاتھ مین نورتن بازو پر چمپا کلی گلے مین اور حلقہ زمردین کانون مین اور کمربند سرخ پرزر جوڑا بالون کا بندھا ہوا مصاحبین پالنا جھولاتے ہوئے تازیانہ یاقوت ہاتھ مین آنکھین خمار آلودہ آہنہ ہمہ اطراف سے گھیرے ہوئے - اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ راگ سیہ فام ہے عمر ۱۸ برس کی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مغز پیشانی سے یہ راگ نکلا ہے - پوشاک زعفرانی بدن مین مالائے دُر راج گلے مین ذات اور دو بندھن دَ ہاِن سَ

ط ۵ بدانست راقم یہ راگ چار سر کا - رکھب پنچم دونون کے گندہار و مدہم کرنی چاہیے۔

راگ[1] بدالنست بندہ موکل اسکا رعد ہے لہذا اس مین تاثیر بارش ہے جب کسی نے باقاعدہ کیا تو وہ اپنی عادت کا محل ہوا۔ بہر حال قاعدہ سے کرنا لازم ہے۔ مگر حقیر کو اسکے بندہن مین بڑا اختلاف معلوم ہوتا ہے یعنی برت مین سمپورن ہے آج تک کسی سے پانچ سُر کا سُنا نہین۔ چنانچہ موجب رواج جہان خاکسار کے بھی برت مین ہے امید کہ اگر کسی صاحب کو اوڈو پہونچا ہو تو تحقیق کر کے بنظر عنایت اس بخیت کو اطلاع دے اور حقیر کو ممنون منت کرے۔

پردۂ دوم بندہن و اوچار چھ راگ و بیس راگنی معہ حلیہ وغیرہ

شائقین ترانہ پردازان پر واضح ہو کہ اس پردہ مین بیان اوچار و بندہن راگنی ہائے ہر شش راگ معہ حلیہ یعنی صورت حال و پوشاک وغیرہ حسب مندرجہ شاستر کیا جاتا ہے اور ہر ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین۔ جملہ تیس ہوئین۔ اور اول راگون مین پرتھم بھیرون مشہور ہے اور راگنیون مین پرتھم بھیروی چنانچہ بھیرون سے شروع ہوا

اول بھیرون راگ پانچ راگنیہائے ہمراہ اپنے رکھتا ہے

بھیروی زرد فام چنچل مثل پدمنی کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی گردن بلند باریک کمر میانہ قد عمر ما بین ۱۶ سال کی عین شباب بندہن یہ ہے تا نی دھا پ سا رے گ پوشاک سبز رنگ کی

دوم براری یہ راگنی بھی بھیرون راگ کی ہے

براری سبز فام پوشاک زعفرانی ذات سمپورن کشادہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی میانہ قد لاغر اندام نہایت ملیح چہرہ ہاتھ مین عمر ما بین ۱۵ سال کی بندہن سا رے گا ما پا دھا نی۔

سیوم مدہ مات طلائی رنگ کشادہ پیشانی باریک ابرو چشم کلان بلند بینی اوسط اندام زرد لباس قشقہ زعفرانی پیشانی پر ہمہ آغوش حریف جوان حسین نو عمر مین لب دریا بیٹھی ہوئی ذات سمپورن عمر ما بین ۱۵

[1] یہ راگ سمپورن برت مین ہے ۱۱

برس کی بندھن یہ ہے ما پا دھا نی سا رے گا اور مدہ مات سارنگ بھی ہے۔ اسی کے رنگ دینے سے لہذا اہتمام ہوئی اسی راگنی کے۔

چہارم سندھوری۔ گندم رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو میش چشم اوسط اندام میانہ قد خوبصورت سرخ پوشاک پہنے ہوئے بیٹھی مخوف مالک اپنے سے ذات سمپورن عمر ساٹھ برس کی بندھن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم بنگالی۔ سبز رنگ میانہ پیشانی کشادہ ابرو چشم خورد و کیلی اوسط بینی پست قد قشقہ زعفرانی پیشانی پر زرد لباس شیکل جوگیان عمر ساٹھ سال کی بھبھوت بدن مین لگائے نہایت حسین چست و چالاک باوجود مودب ہونے خوف مالک سے نہایت شوخی و گستاخی بشرہ سے نمودار بندھن سمپورن سا رے گا ما پا دھا نی۔

دوم راگ مالکوس یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اول ٹوڈی۔ سبزہ رنگ فراخ پیشانی آہو چشم بلند بینی دراز قد فربہ اندام سفید پوش قشقہ زعفرانی پیشانی پر بین کندھے پر دوزانو بیٹھی بجا رہی جانوران صحرائی ہرن وغیرہ بیہوش پڑے کچھ گرد و کچھ کھڑے عمر اٹھارہ برس کی بندھن سا رے گا ما پا دھا نی

دوم گوری۔ گورا رنگ فربہ اندام اور بعضون نے لکھا ہے سبز فام میش چشم پوشاک سبز پورانیہ کانون میں تنبورہ ہاتھ مین بیٹھی گا رہی ہے عمر اٹھارہ سال کی بندھن سا گا ما دھا نی اہل مت نے اس راگنی کو اوڈو لکھا ہے اور ناٹکون نے ہمنوتون و برتن مین بھی سمپورن ہے۔

سیوم گن کلی گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی دراز قد وقت صبح گا رہی ہے۔ فراق زدہ بال پریشان زیر درخت قائم بیٹھی ہوئی اور باوجود دراز قد حسین عمر اٹھارہ سال کی

بندھن اوڈو مگر کھاڈو و سمپورن کرتے ہین پن سن گگ مم شپ

چہارم کھنبہاولی ۔ گوررنگ مائل بسفیدی بیش چشم اوسط اندام میانہ قد انگیا و ساری سرخ پہنے ہوے بشاش بیٹھی اور مالک اپنے کی خدمت مین نہایت گستاخ عمر ۱۵ برس کی ذات بکرت نصف شب مین گاتے ہین سا رے گا ما

پنجم کوکب سیمین بدن کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام دراز قد غبار آلودہ پوشاک سرخ نہایت خوبصورت عمر ۱۸ برس کی عین شباب بعد انفراغ کار دنیاوی مست و الست سو رہی ہے ۔ ذات سمپورن بندھن سا رے گا ما پا دھا نی ۔

سیوم ہنڈول یہ راگ بھی پانچ راگنیان رکھتا ہے

اوّل رام کلی[1] طلائی رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام نیلی پوشاک بعذر غیر حاضری خوش آمدے مین شباب مین پاؤن مالک اپنے کے دبا رہی ہے عمر ۱۷ برس کی بندھن یہ ہے سا رے گا ما پا دھا نی

دوم دیسا کھی ۔ سبز فام کشادہ ابرو آہو چشم فربہ اندام دراز قد پوشاک دھانی شمشیر برہنہ ہاتھ مین مثل پہلوانان تنہا غصہ مین کھڑی عمر ۲۰ برس کی ۔ ذات بکرت بندھن ما دھا نی سا اور دیسا کھ علیحدہ ہے سمپورن شمار اسکا پتروں مین ہے ۔

سیوم دیوگری ۔ طلائی رنگ کشادہ ابرو میش چشم بلند بینی اوسط اندام قشقہ صندل سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ساتھ مالک اپنے کے محظوظ بیٹھی ہوئی عمر ۱۶ سال کی ۔ ذات سمپورن

[1] رام کلی قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب کومل رکھب سے میل بھیرون کا رکھتی ہے نہایت خوبصورت و خوش رنگ ہے اور رکھب تیور (؟) کی رکھتی ہے ۔ اس مکھ ... نہایت خوش رنگ ہے وبادو انتقہ بلکہ بجاے راگ قوالی رنگ خوش رکھتے ہین ۱۲ مولف

بندہن یہ ہے۔ سا رے گا ما پا دھا نی

چہارم یاستی۔ سبزہ رنگ پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد فربہ اندام زرد لباس پہنے ہوئے زیور مرصع سے آراستہ پاس حریف اپنے کے خوش بیٹھی ہوئی عمر ما ۵ برس کی ذات سمپورن بندہن نی سا رے گا ما پا دھا نی

پنجم تیلنگی۔ پیوستہ ابرو فراخ پیشانی بلند بینی آہو چشم میانہ قد فربہ اندام سرخ رنگ لباس سفید پہنے نہایت خوبصورت معہ ہمراہیان اپنے بطرز امیرانہ بیٹھی عمر ۱۵ سال کی ذات کھاڈو بندہن سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم دیپک۔ یہ اگ بھی پانچ راگنیاں رکھتا ہے

اول کاموَدی۔ طلائی رنگ میانہ پیشانی بلند بینی کشادہ ابرو آہو چشم اوسط اندام سرخ لباس نہایت حسین عمر ما ۵ برس کی۔ بندہن نی سا رے گا ما پا دھا

دوم پٹ منجری۔ سفید رنگ کشادہ ابرو آہو چشم اوسط بینی میانہ قد سرخ پوشاک قشقہ سفید پیشانی پر نہایت خوبصورت ذات سمپورن عمر ما ۱۵ برس بندہن سا رے گا ما پا دھا نی۔

سیوم سارنگی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی میش چشم میانہ قد لاجوردی لباس ساتھ ہمجولیون کے گانے بجانے مین مشغول عمر ما ۱۶ برس کی بندہن کھاڈو سا گا ما پا دھا نی سا

چہارم گاندہاری[1]۔ سفید رنگ کشادہ پیشانی اوسط بینی پست قد لاغر اندام آہو چشم سبز پوش آگے تاپک اپنے کے خود بادکش بیٹھی جھل رہی ہے عمر ما ۱۶ سال بندہن اوڈو سا نی رے گا ما

پنجم گوندکرہا۔ سبزفام فراخ پیشانی کشادہ ابرو دراز قد فربہ اندام آہو چشم زیر درخت انار خوش

---

[1] گندہاری بھی اسکو کہتے ہین ۱۲

بیٹھی ہوئی عمر ما ۵ برس کی بندہن سمپورن نی سا رے گا ما پا دہا

پنجم سری راگ پانچ راگنیان بحسن تمام ہمراہ اپنے رکھتا ہے

اول بھیرانی۔ سیہ فام فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم میانہ قد اوسط اندام سفید پوشاک زیور مرصع چاندی سے آراستہ گلدستہ ہاتھون لئے بیٹھی عمر ما ۵ سالہ بندہن اوڈو نی سا رے گا ما۔

دوم کرنانی۔ سبز فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بلند بینی آہو چشم میانہ قد اوسط اندام زیور طلائی سے مرصع زرد لباس نہایت حسین لونڈیان پری وش دست بستہ روبرو استادہ عمر ما ۵ سال شروع شباب خوش ومحظوظ بیٹھی ہوئی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دہا نی سا

سیوم مالسری۔ سیہ فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم بلند بینی ملیح وحسین فربہ اندام وراز قد سرخ پوش نوعمر سن ما ۵ سالہ بندہن اکرت سا گا پا۔ یہ طرز حسب مندرجہ شاستر اور پریت ہین ہے مگر اکثر اسکو اوڈو واس بندہن سے کرتے ہین یعنی کومل رکھب دیتے ہین سا رے گا ما پا اور اس بندہن سے بھی لوگ برتتے ہین سا گا پا نی رے۔ چونکہ صحت اسکی حقیر کو اس طور پہونچی اور بعضے بکرت سے مدہم دیتے ہین رکھب نہین لگاتے ہین سو پیارون طرز ترمیم کرکے گئے سا گا ما پا۔

چہارم ساویری۔ سرخ رنگ کشادہ ابرو بلند بینی اوسط اندام میانہ قد سلیش چشم لباس سرخ ساتھ ہمجولیون اپنی کے شاخ درخت سرو پکڑے ہوے کھڑی ہے عمر ما ۵ برس کی قد لمبے خوبصورت ذات سمپورن سا رے گا ما پا دہا نی۔

پنجم دہناسری طلائی رنگ فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم فربہ اندام نہایت حسین قشقہ زعفرانی پیشانی پر پوشاک سرخ بدن مین ہمراہ نایک اپنے کے خوش بیٹھی سن ما ۱۶ سال کا ذات سمپورن بندہن دہا نی سا رے گا ما پا

ششم سنگھ راگ پانچ راگنیوں کا مالک ہے الاغضبناک نہایت

اوّل ملاری سیہ فام کشادہ پیشانی پیوستہ ابرو بڑی آنکھیں نوکیلی میانہ قد خوبصورت زرد لباس
آغوش حریف میں خمار آلودہ نشۂ جوانی میں زانو پہ بیٹھی ہوئی اور مالک بھی بہ تمنائے دلی اُس سے مخاطب
اور خوش بیٹھا ہوا عمر ۱۵ سال کی ذات سمپورن بندہن نی سا رے گا ما پا دہا۔

دوم سورٹھ۔ سُرخ رنگ کشادہ ابرو آہو چشم پست بینی اوسط اندام میانہ قد پوشاک سفید پہنے ہوئے
خوش بیٹھی یہ راگنی ہمشکل دیس کے ہے فقط وہیوت کی ایک سُرت کا فرق ہے ذات سمپورن عمر ۱۶
برس کی سا رے گا ما پا دہا نی

سیوم سوہنی۔ طلائی رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو آہو چشم بلند بینی اوسط اندام میانہ قد ٹیکا صندل
سرخ کا پیشانی پر پوشاک زعفرانی بدن میں پھول گلاب کا ہاتھ میں لئے ہوئے بیٹھی ہوئی ذات کھاڈو عمر ابتدے
شروع شباب بندہن سا رے گا ما دہا نی اور کلاونتی سوہنی میں گو کہ سُر پنچم کا بادی ہے مگر
بانسبت بندہ دیگر اُستادان پنچم صاف لگتی ہے اور صورت سوہنی کی اصلا نہیں بگڑتی ہے اس بندہن سے
نی سا رے گا ما پا دہا اور قوالی سوہنی کھاڈو ہے اور کلاونتی سمپورن اور قوالی سوہنی سنگت
پنچ سے اور کلاونتی سنگت مالکوس سے معہ سُر پنچم دونو نہایت خوش رنگ خوبصورت ہیں۔

چہارم اساوری سبز فام فراخ پیشانی پیوستہ ابرو آہو چشم اوسط بینی دراز قد اوسط اندام نہایت
حسین زیور مرصع سے آراستہ سرخ پوشاک قشقہ صندل سفید پیشانی پر باہم ایک اپنے کے خوش بیٹھی
عمر ۱۶ برس کی ذات سمپورن بندہن سا رے گا ما پا دہا نی اور جوگیا اساوری قوالی
نہایت خوش رنگ فقط سُر تہائی مدہم اور دہیوت کا فرق ہے

پنجم گنکلی۔ گورا رنگ فراخ پیشانی کشادہ ابرو بلند بینی چشمان کلان اوسط اندام میانہ قد نہایت

حسین لباس گلابی بدن مین فیل مست پر سوار پژمردہ وفراق زدہ عمر ۱۶ برس کی ذات ادھو وتنبدھن تی ساگا ما پا

فصل ہفتم بیچ بیان خاتمہ یعنی نقشہ اسم ہائے چھ راگ وچھتیس راگنی اور اڑتالیس پتر دوسرے طریقے سے

نغمہ سرایان جہال وترانہ سنجان شیرین مقال پر واضح ہو کہ اسم تو ایسی چھ راگ وتیس راگنی معہ صورت اشکال وپوشاک وغیرہ ساتھ تبدہن ورا وچار کے جیسا کہ چاہیئے ترقیم ہو چکی ہے مگر طریقہ آئندہ سے ایک ایک راگ چھ چھ راگنی وآٹھ آٹھ پتر یعنی لڑکے جملہ نونے نفر پائے گئے لہذا اندراج انکا بھی رسالہ ہذا مین مناسب معلوم ہوا اور اکثر کتب ہائے ہندی وفارسی ملاحظہ مین آئین بجز چھ راگ کے اور سب مین اختلاف پایا کسی راگ مین ایک طریقہ نہین نظر آیا یعنی تقسیم راگنی وپترون مین یکسوئی نہ دیکھی کسی قدر راگنی وپتر وغیرہ جو مشہور ہین وہ اکثر گائے جاتے ہین اور بہت سے راگ پوتہیون کے ایسے ہین کہ اکثر لوگ اُنکے نام بھی نہین جانتے ہین خلاصہ یہ کہ یہ علم بے پایان ہے ہر کس وناکس نے حسب استعداد اپنی کے برتا مگر فی زمانہ مثل اور ملکون کے اس علم کا عالم وعامل مکمل مانند متقدمین جیسا سننے مین آیا بندہ کو اس ملک مین نظر نہ آیا ونقشہ ہائے مذکورہ مین تقسیم وقت وشہر وفصل مندرج ہے ۔

اوّل راگ بھیرون مہینہ کنوار کاتک مین صبح سے تا ڈیڑھ پہر دن چڑھے تک معہ راگنی وپتر ہائے

بھیرون کی تیون کی بہارجاتی پترا کا ایک		بہارجا یعنی زن ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
سوہا	سورٹھ	بھیرری	بنگالی	پنچم	بنگال	مدہو
رنداہی	کپیاری	بیلاولی	پونیاکی	دلیپاکھ	للت	ہرکھ
میرسے	بہلاگوجری					
بلاولی	پٹ منجری	اشینسی	سندہوی	مادہو	بلاول	معہ راگ ۹ نفر

دویم مالکوس مہینہ اگہن و پوس میں ڈیڑھ پہر دن رہے تک اور یہ وقت معینہ دوامی ہیں

بہارجا یعنی عورت ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
گوندگریا	گاندہاری	ماڑو	میواڑ	بربیز
مالسری	جیت سری	مشٹانگ	چندرگاہی	بہرمرہ
دہناسری	بھیم پلاسی	نند	کھوکھر	

مالکوس کے پتروں کی بہارجائیں	
گندہاری	مالسری
سکہرائی	دہناسری
درگا	کامودی
جیت سری	بھیم پلاسی

سیوم ہنڈول مہینہ پھاگن و چیت میں ڈیڑھ پہر دن رہے سے شام تک اوقات معین ہیں

بہارجا یعنی زن ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
تیلنگی	دیوگری	منڈل	چندربنیت	سوہرانگ
یاستی	سندہوری	انند	بھبھاس	بروہن
اہیری	مدہ مات	بسنت	رہنود	

ہنڈول کے پتروں کی بہارجائیں	
پوربی	سرستی
چہیتی	دیوگری
لیلاوتی	ترون
گرومی	پاروالی

چہارم دیپک مہینہ جیٹھ و بیساکھ میں شام سے ڈیڑھ پہر رات گئے تک وقت ہے

بہارجا یعنی عورت ۵ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
کامودی	پٹ منجری	کمل	کسم	کن تل
ٹوڑی	گوجری	رام	کہیل	کلنگ
سارنگی	براری	چمپک	ہمیال	

دیپک کے پتروں کی بہارجائیں	
منوہر	بہوپالی
مالگوجری	اہیری
جیجاونتی	ہمیر
منگل گروی	ایمن

پنجم سری مہینہ جیٹھ و اساڑھ مین ڈیڑھ پہر رات گئے سے ڈیڑھ پہر رات رہے تک سب گاتے ہین

سری کے پترون کی بھارجا فی پتر ایک		بھارجا یعنی زن ۶ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
کھیم	بنجیا	بہرائی	کرناٹی	سندھو	مالو	گونڈ
سسرکھیا	دھیان حقی	گوری	ساویری	گن ساگر	بکنڈ	کلیان
سرسی	سرد	رام کلی	گن کلی	گنبھیر	کنبھاند	[illegible]
سوہنی	کنبھ					

ششم میگھ ملہار راگ جسکا مہینہ ساون بھادون مین پہر رات رہے سے صبح تک گاتے ہین

میگھ کے لڑکون کی بھارجا		بھارجا یعنی زن ۶ نفر		پتران یعنی طفلان ۸ نفر		
پورج	کرناٹی	ملاری	سورٹھ	نٹ	کانہر	سارنگ
نٹ بنجری	کاودھا	سوہنی	اساوری	گونڈ ملار	جالندھر	کیدار
ماجھ	گومنات	کنکنی	کہباولی	سنکر	گونڈ	[illegible]
سوہناٹ	بھاوری					

جملہ راگ و راگنی مین لیسے نفری ہوئین اور بعضون نے تارنگا سہ کہ ... پتران سے منجملہ بھارجا یعنی زن قرار دیا ہے بلکہ ایک راگ مالا قدیم تحفہ ہمارا پاس ہے کہ تھا وہ تصویرات اس مین تصویر سارنگ بشکل عورت

ان بھارجاون سے واضح ہوتا ہے کہ ... حال مین ایک ایک راگنی مختلف و تغیر مختلف لکھی ایک ایک کے نامزد کردی ہین کچھ ضرورت تحریر تھی اس مولف نے متفرقات مین کوئی راگنی و سنگت تحریر نہین یاقی نہین رکھی ۔ الا احتیاطاً باعث انداز نقشہ رقم ہوئین اگر وہ نقشہ خلاف قول ساتذہ و حال سے ... [illegible] ... غلطی مندرج کیا گیا ہے اسکا ہونا نہ چاہیے ۔ اور مرزا ان علی خان صاحب نے بھی شاید نقل کرلیا کسی واقفکار کو بھی نہین دکھلایا شامل ... [illegible] ... راگنی پترون مین اور راگون مین قائم کردی سب سے غلطی ظاہر ہے یا کاتب سے غلطی ہوئی ہے ... [illegible] ... مرزا صاحب خود اس کام کو نہ ... [illegible] ... واللہ اعلم بالصواب

پریشان مو شاخ درخت انار پکڑے ہوئے کھڑی ہے۔ اِن سارنگی بشکل راگنی دیپک راگ کی ہے
بدانست بندہ اس سارنگ سے مراد گوڑ سارنگ کی ہے کس واسطے کہ الاپ مین بھی شکل مروانہ ہے
بہر حال سارنگ مندرجہ نقشہ ہذا کو گوڑ سارنگ تصور کرنا چاہیئے۔ طریقہ نقشہ ہذا ختم ہوا اس طریقے مین حسب
دستور رچہ راگ کو اوپر بارہ مہینون کے منقسم کیا ہے یعنی دو مہینے ہر ایک راگ بھلا معلوم ہوتا ہے اور تاثیر
پکڑتا ہے۔ اور ایک ہی دن رات مین جملہ راگ و راگنی مندرجہ کتبہائے قدیم کہ چھتیس عدد ہین وہ کرتے
ہین۔ اور ایک ایک راگ معہ راگنی و پتر ہائے اپنے گیارہ گھڑی پندرہ منٹ یعنی پل تمام تلک مقیم رہتا
ہے اور اپنا اثر رکھتا ہے یعنی ایک راگنی مندرجہ نقشہ ہذا کا ۷۵ پل کل ہم عمل ٹھہرا۔ اسی طرح سے
ہر ایک راگ و راگنی کے معہ پتران تقسیم اوقات جداگانہ استادون نے کیئے ہین بہر حال فہم و ادراک مناسب کار ہے

فصل ہشتم بیچ بیان راگ و راگنی وغیرہ جو علاوہ مندرجہ کتبہائے متقدمین ہے جو کہ مغنیان حال و شائقین باکمال کے استعمال مین معہ مستخرجہ بانکان وغیرہ باسنگت یعنی میل معہ دو پردے

پردہ اول | شائقین و ناظرین پر مخفی و محتجب نہ ہے کہ ایک راگ یا راگنی میل کے نام اسکا وہی جو کہ تھا مشتق
سے کیے رکھا گیا حسب معلومات اپنے رقم کرتا ہون مثلاً

گوری خاص مندرج کتاب ہے اور چھ گوری اور ہین۔ اول گوری ہی سنگت و مرکب کا لنگڑا ہے
دوم چیتی گوری میل پنچ اور کالنگڑا ہے سوم ا۔ گوری میل آسا سے چہارم الٹا گوری میل للت سے پنجم
بھٹیال گوری سنگت بھٹیار سے ششم پراستوانی گوری منگلت گوری ورد شعبہ اول شعبہ مقام عراق۔ دوم
زابل شعبہ مقام عشاق فارسی سے ایجاد مولف منوہر گوری

کانہڑے عوام مین اٹھارہ مشہور ہین۔ اوّل کانہڑا خاص۔ دوم باگیسری قوالی ایجاد حضرت امیر خسرو میل گونڈ و ملار سے نہایت خوش رنگ۔ سیوم باگیسری کا دونتی میل مالکوس سے۔ چہارم شہانا ایجاد امیر خسرو میل سارنگ مدہم زیادہ لگتی ہے ازحد خوش رنگ۔ پنجم ندرکی[1] ایجاد میران مدہ نایک بلگرامی یہ کانہڑا روکھا ہے دہیوت کومل اور گندہار تیور لگتی ہے اور سب کانہڑون مین گندہار کومل ہے کس واسطے کہ یہ اگ بھی کومل ہے۔ ششم حسینی ایجاد شاہ حسین صاحب سنگت کونڈ وکھنبا ند و میگھ سے۔ ہفتم اڈانا ایجاد بخشو نایک سابق میل میگھ و ملاری سے۔ ہشتم درباری ایجاد بیجو نایک کہ بیجو باورے سے قبل تھا سنگت ملہار سے۔ نہم جوگیا ایجاد دہرداس فقیر اُستاد تانسین میل سارنگ سے۔ دہم برم میل سارنگ بندرابنی سے موجد اس کا گوپال[2] نایک ہے۔ یازدہم راعسہ ایجاد حضرت سلطان شرقی سنگت سندورہ کافی۔ دوازدہم سوہا سنگت مدہ مات ایجاد تانکان سابق۔ سیزدہم سوگرہی میل ہپٹ منجری ایجاد باز بہادر نایک قوالی۔ چہاردہم نایکی سنگت ٹرہنس و گونڈ۔ علاوہ برین کیدارا اور کلیان اور کافی کو شامل کر کے اٹھارہ اکثر ہی کہتے ہین۔ اِلّا بدانست بندہ انکی صورت جداگانہ ہے۔ ہان غارا البتہ صورت و سنگت کانہڑے کی رکھتا ہے اسکو کہتے تو مضائقہ نہ تھا۔ اور شہانے کو مجلسی اور کیدارے کو چاندنی کا راگ بھی نامزد کرتے ہین۔

اور یمن دو ہین۔ ایک تو یمن۔ دوم امن۔ سیوم یمن کلیان۔

اور کلیان تین اوّل سدہ کلیان۔ دوم یمن کلیان سنگت یمن سے۔ سیوم سیام کلیان سنگت سام اور سام ایک ہے ایجاد کنہیا سے سنگت یمن کلیان کی۔ ازان بعد پھر سلطان شرقی بادشاہ جونپور نے بارہ قسم کے سام ایجاد کئے۔ اوّل سام ایک ہے دوم گور سام سیوم ملار سام چہارم بھوپال سام پنجم گنبھیر سام ششم ہوہو سام ہفتم پوربی سام۔ ہشتم رام سام۔ نہم میگھ سام۔ دہم بسنت سام۔ یازدہم برارّی سام۔ دوازدہم کبرائی سام۔ سیزدہم گونڈ سام۔ منجملہ انکے ایک اصل یعنی خاص اور بارہ ایجاد سلطان شرقی۔

---

[1] بدانست بندہ ندرکی کانہڑے مین صاف سنگت تیسری مانی جاتی ہے ۱۲ المولف [2] گوپال داس نایک سابق ۱۲

پس جس جس راگ کا نام مشتق ہے اُسی کی ہر ایک مین سنگت تصور کرنا چاہیے۔

اور ہیر سنگت بہار قوالی سے موجد اسکا سورج خان قوال نایک۔ قوالی بھوپالی سنگت ہمیر اس سے چھایا سنگت گور سارنگ اور کیدارا د بلاول نٹ سنگت بلاول اور کیدارا چھایا نٹ دونوں کے مشہور ہوے ہیم دکھیم دونو سنگت ایک گٹکلی سے رکھتے ہین اور سنکرا آرن سنگت اہیری سے اور سنکرا برن میل بھاگ کا رکھتا ہے۔ اور بھاگ سنگت شنکر سے۔ اور بھاگڑا میل الھیا سے۔ اور بھاگ سوراسی سنگت بھاگڑا و کھماچ سے اور دیس سنگت ملار و سورٹھ سے اور سوہنی کلاونتی سنگت مالکوس سے اور سوہنی قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت پرج سے اور پرج سنگت کالنگڑا و سورٹھ سے۔ اور سورٹھ میل دیس و ملاری سے اور کالنگڑا مرکب ہے اساسے اور پرج کا لنگڑا دونوں کے مشہور ہوے اور کالنگڑے کو کلنک بھی لوگ کہتے ہین۔ اور پوریا[1] کی سنگت پوربی و سری سے اور پوریا رات کی سنگت مین وکا مود سے ایجاد امیر خسرو۔ اور پوریا دھناسری دونوں کے مشہور ہوئی۔ اور بھیرون خاص مہادیو ناسے ہے۔ دوم بھیرون بیراگ پاربتی سے۔ سوم بھیرون بشنوی بشن سے۔ چہارم بھیرون کشنا کنھیا سے۔ رام کلی دو اول قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت بھیرون کی نہایت خوش رنگ۔ دوم کلاونتی سنگت ٹوڑی کی تمیز بدشواری ہوتی ہے اور جاجونتی دو کلاونتی مین سنگت کافی و سندوریکی اور جاجونتی قوالی مین سنگت دیس و سورٹھ کی مگر دونو خوش رنگ ہین۔ بلاول میل ورنگ الھیا و گور سارنگ کا ہے اور لچھاساگ سنگت کوکب جاجونتی اور پٹ منجری سے۔ اور کوکب جاجونتی قوالی کی سنگت سے اور کھمار کہ جسکو نکھمار اور کھمار بھی کہتے ہین سنگت رام کلی و بھیرون سے ایجاد نایک کان سابق۔ اور بھٹیار جسکو بھٹیال بھی کہتے ہین سنگت گوروآسا سے۔ اور آسا سنگت بھیرون کالنگڑا سے۔ اور الھیا سنگت بھاگ و بلاول سے۔ سوکل سنگت لچھاساگ سے۔ اور سکل بلاول دونوں کے

[1] دونو پوریا مین رکھب کومل ہے مگر رات میں پنچم زیادہ لگتی ہے واسطے حفاظت مارواکے۔ اور دن مین پنچم نہین لگتی ہے۔ فرق پنچم کا ہے۔ ماروا پوریا کا دشمن ہے۔ لمولفہ ۱۲

مشہور ہوئے اور بلاول کو دن کا کلیان بھی کہتے ہیں۔ اور جیج سنگت ہیں سے ایجاد سلطان شرقی نایک قوالی۔ اور ٹوڑیاں چودہ ہیں۔

اول ٹوڑی خاص۔ دوم ٹوڑی براری سنگت سارنگ [illegible] برہنس دکانہرا و مقام نیشاپور سے ایجاد امیر خسرو۔ سیوم ٹوڑی جونپوری ہے نہایت رنگین سنگت مالسری و بھیروی سے ایجاد سلطان شرقی۔ چہارم رامان ٹوڑی سنگت ام کلی و مالسری سے۔ پنجم رسولی ٹوڑی سنگت دھناسری و ملتانی کی۔ ششم بہلی ٹوڑی سنگت کھنٹڈ یہ راگنی کہ بہت کم گائی جاتی ہے۔ ان چار ٹوڑیوں کے موجد سلطان شرقی فرمانروائے جونپور نایک قوالی ہیں بلکہ بہت سے راگوں کے موجد ہوئے ہیں حضرت امیر خسرو ایسا نایک قوالی کا نہیں ہوا اور اہل تصوف بھی باکمال صاحب نسبت ہوئے۔

ہفتم ٹوڑی سندورہ سنگت کافی دکانہرا ایجاد چنچل سین قوال نہایت خوش رنگ۔ ہشتم ٹوڑی فیروزخانی سنگت بلاول ایجاد فیروز خان قوال۔ نہم ٹوڑی لچھی اس راقم کی سماعت میں نہیں آئی ہے۔ دہم ٹوڑی بلاس خانی از بلاس خان قوال سنگت بھیروی و دیساکہ۔ یازدہم دیسی ٹوڑی سنگت اساوری۔ دوازدہم ٹوڑی اساوری سنگت بھیروی ایجاد امیر خسرو۔ سیزدہم ٹوڑی لاچاری سنگت ملتانی کی۔ چہاردہم ٹوڑی میان کی یعنی تانسین کی گویے کہتے ہیں۔

اور اساوری سنگت مالی گورا سے اور جونپوری اساوری ٹوڑی و اساوری مل کے ہوئی۔ اور پوربی سنگت پوریا سے اور موجد اسکے امیر خسرو اور پوریا ایجاد کسی نایک سابق کی سنگت سری سے اور بھیروین سات ہیں

اول بھیروی خاص دوم بھیروی بلاس خانی [illegible] کافی کا۔ سوم بھیروی براری ایجاد میران مدہ نایک میل براری کا۔ چہارم سندھ بھیروی سنگت سندھ کہ دھن مشہور ہے ایجاد سلطان شرقی۔ پنجم بھیروی اشٹھی ایجاد جناب حضرت میر علی صاحب مغفور نہایت خوش آہنگ سنگت مقام [illegible] تاری و بھیروں [illegible] ششم بھیروی [illegible] سنگت [illegible] ٹوڑی ایجاد از سابق [illegible] نایک کی۔ ہفتم بھیروی کرم اشٹھی ایجاد [illegible] سنگت [illegible] مقام نیشاپور

فارسی دو تو کھیمن تیور کومل شامل کرکے نامزد کیا ہے

اور زلیف ایجاد امیر خسرو نہایت خوش رنگ و دردناک سنگت کافی و سندہ و سندھورہ و بھیروی و کھٹ کی ہے۔ مگر بدانست راقم رنگت کھٹ کی پائی نہین جاتی ہے اور ایک عالم بلکہ اکثر گوییے کھٹ راگ کو زلیف قرار دیتے ہین ہان زلیف ڈومنیون کی علیحدہ ہے وہ البتہ مشابہ کھٹ سے ہے اور وہ بھی درصل کشا بھیرون سے ہے کھٹ بھی نہین ہے۔ ڈومنیون کی زلیف مشہور کردی ہے اور اکثر قوال و کلاونت عدم وقفیت سے بھیروی بلاس خانی کو زلیف کہتے۔ چنانچہ ہمارے احمد خان نے نواز ساکن قصبہ اسیون علاقہ لکھنؤ سے کہ اس کام مین اپنے فن کا یکتا ہے اور موج خان کلاونت ساکن دہلی کہ دھرپد بہت اچھا خاندانی سلسلہ اُن کا تانسین سے ملتا ہے غلام رسول بھانجے اپنے سے کہ خیال بہت اچھا ٹکسالی گاتا ہے بھیروی مذکور کو زلیف بتا دیا ہان نواب علی نقی خان بہادر وزیر شاہ اودھ نے لاریب جناب میر علی صاحب قبلہ کے سوز ون پر ہولی بنائی ہے یا آنکہ جناب قبلہ بابو رام سہائے صاحب کی چیزین زلیف مین لاشک بہت صحیح و سومل بنی ہین الا کھٹ کلاونتی اور ڈومنیون کی زلیف کی صورت کسیقدر ملتی ہے لاکن جب بھی بڑا فرق ہے اوپر شرح ہو چکی ہے۔ اور

آہیری راگنی پوٹھی کی سنگت ٹوڑی و سندھورہ سے ازحد خشک ہے۔ اور

جوگیا اساوری دونو مل کے مشہور ہے۔ اور

سارنگین کئی ہین۔ اول سارنگ خاص۔ دوم سارنگ مدھ ماد ایجاد میران مدھ نایک بلگرامی سنگت دیس و سورٹھ و مدھ ماد سے۔ سوم سارنگ بندرابنی کہ وہ قریہ متھرا کے گانے کا ہے سنگت گور و گوڑ سارنگ سے۔ چہارم جوگیا سارنگ نہایت خوش رنگ ایجاد جناب میر علی صاحب مغفور سنگت جوگیا کی پنجم برہنس ایجاد گوپال داس نایک سنگت کا نہرا سے ششم لنک ڈہن سنگت کا مہرو شہانا ایجاد بیجو باورے ہفتم میان کی یعنی تانسین کی سارنگ سنگت دیس کی۔ ہشتم گور سارنگ سنگت گوڑ ایجاد از نایکان سابق جملہ آٹھ سارنگ

راقم کی سماعت مین آئین شاید زیادہ ہون - اور

جیت سری دن کی کومل رکھب سے میل سری و پوریا اور جیت رات کی تیور رکھب سے سنگت سنکرا و بمن و کیدارا - واللہ اعلم موجد انکا کون ہے - اور سلطانی نہایت خوش رنگ میل بھیم پلاسی و ملتانی و دہناسری رکھب کومل ایجاد حضرت سلطان عالم مرزا محمد واجد علی شاہ بادشاہ ملک اودھ - اور تلک کامود سنگت تلنگ و کامودی راگنی دیپک کی - اور پردیپکی سنگت دیپک و اہیری و ساونی نہایت مشکل و خوش ایجاد حضرت امیر خسرو صاحب - اور سندورہ ایجاد دہوندہو نایک سنگت سندوری راگنی ہنڈول و کافی کی - اور ساونی ایجاد ارجن کہ منجملہ دیوزادان صاحب مت تھا بشمول اکیس اہل مت سنگت ملاری و نٹ ملاری سے - اور ملاری و نٹ ملاری سنگت چھایا و دیس سے - اور تیرنج میل الہیا اور بھاگ سے - اور اشنہی سنگت گوجری سے - اور گوجری سنگت براری کی اور پوریا دہناسری اور دہناسری مین سنگت پوریا دسری کی - اور پوریا سری سنگت پوریا رات کی فرق مدہم و گندہار کا ہے پوریا مین پنچم زیادہ لگتی ہے - اور پھول سرے سنگت بھیم پلاسی و ملتانی و گورہا سے - اور دہول سرے سنگت ماروا اور دہول کہ دہنون مین ہے یہ راگ ساختہ مغنیان حال ہین پوتھی مین کے نہین ہین - اور پوربی مین سنگت سری و پوریا دن کی ایجاد امیر خسرو - اور بھیم پلاسی سنگت پوربی و ملتانی سے اور ملتانی سنگت پیلو و تودی سے - اور ماروا سنگت مارو و پوریا سے - اور کھنبٹ سنگت سوہب سے کہ دہن ہے گندہار و نکہاد کومل لگتی ہے - اور جنگلا او پیلو اور بروا یہ چارون ایک صورت پر ہین فرق او چار کا یکساب سرتون کے ہے اور بندھن سب کا ایک ہے - اور پیلو ایجاد ہے گوپال لعل کا سنگت ملتانی وغیرہ - اور کافی ایجاد گنیش مت کی ہے سنگت کانہڑا و بھیروی سمپورن ہے بلکہ سرگم معمولی سے کافی پیدا ہے - اور گور راگ پوتھی کا ہے سنگت بلاول و چھایا و کیدارا و کامود سے - اور جوگیا ایجاد نائکان سابق اسم نامعلوم سنگت بھیروں و کالنگڑا - اور پنچم نہایت خوبصورت ان پانچ راگون سے مرکب ہے بکار و رام کلی و کوکب و بہاس و لہاساگ سے اور ترودن تین راگ سے ہے پوربی و پوریا دسری سے اور نیفنی سنگت پردیپکی کی بتا دیتے ہین

اور بہار قوالی ایجاد امیر خسرو سنگت کانہڑا۔ دوسری بہار تانسین کی سنگت کانہڑون سے اور بہار ہر ایک راگ معمولی کے اُستادون سے بنی ہین اور ملار ایک خاص دوسرے ملار تانسین سنگت کانہڑا و سارنگ تیسرے دہورپا ملار ایجاد بیجو بیل سارنگ و بہلو۔ چوتھے سُور کی ملار سنگت سورٹھ و دیس سے۔ اور غارا سنگت کانہڑا و بسنت سے۔ اور بسنت کلاونتی سنگت بہار راگ پوچھی سے اور بسنت قوالی ایجاد امیر خسرو خوش کیفت سنگت سوہنی و پنچم بہار سے۔ اور سوہنی ایجاد مولف یعنی راقم سنگت الہیا و شکل و جھنجھوٹی و بہاگ و کھماچ وغیرہ کے نام دیہ سوہنی کیا۔ اور سرووری ایجاد راقم بہاری و جھنجھوٹی و مقام پوسلیک و صفہان وغیرہ کا رنگ دے کے صورت جداگانہ نکالی۔

(تحقیقات از راگ درپن فقرا للہ صوبہ کشمیر بیان سنگت و بنائے راگہائے اختراعی کہ اس راقم کی تحقیقات سے صحیح و درست ٹھہرے
تتمہ پردہ اول)

راگہائے سنکیرن و سالنک کہ عبارت راگ و راگنی و بعد ازان یعنی سنکیر عبارت سے راگنی و پترون راگ سے۔ اور سالنک وہ جو کہ بعد ان کے نایکان وغیرہ نے اختراع کئے۔ اس مولف نے کانہڑے سے شروع کیا ہے اوّل عارفون نے پانچ قسم کا کانہڑا نکالا۔ بعد ازان اٹھارہ قسم کہ اُسکی تصریح ہو چکی ہے۔ اب خلاصہ یہ کہ کانہڑے کو ایک سہری کیا دہناسری کے میل سے اور ملار کے میل سے اڈانا ہوا۔ اور فرودست کے میل سے شاہانہ اور جو کانہڑا و دہولسری و سنکل اشتک ملایا پوریا ہوئے کہاڈو سہے۔ اور کامود بھی پانچ قسم کا ہے۔ اوّل گوڑ بلاول سے کامود ہوا۔ اور کامود و شُدھ ملا کے گایا شُدھ کا مود ہوا۔ کلیان و کامود ملا تو کلیان ہنودہ کامود ہوا اور ساونت کا مود مل کے ساونت کامود ہوا۔ اور کامود و کھٹ مل کے تلک کامود ہوا۔ اور سُرستی و کیدارا و سنکرابہرن یکجا کیا مالسری ہوئے۔ سمپورن سب قت گائے اور جو مالسری سا ملکے وجہ یہ ہے کہ ایک سُر خاص مالسری کا بھی ہو تب نام قرار پاتے۔ مگر بدانست فقیر یہ جواب بیجا ہے جبکہ دو یا چار راگ مجتمع کئے تو نام رکھنے کا مصنف کا اختیار رہے۔ جب کئی جیتر یا ہین تو شکل جداگانہ ہوئی نام رکھنے کو اختیار ہے۔ اور گوری و مارو و جیت سری مل کے دہناسری ہوئے۔ اور پہول و بیراری و دیسکار سے جیت سری ہوئے سمپورن

اور بیراری کو جیت سری مین ملایا دہول سری ہوئے - اور للت و ریوارا و بہیم پلاسی مل کے رام کلی ہوئے اور گونڈوا دانہ و گوری مل کے گن کلی ہوئے اور گنگری بھی کہتے ہین سمپورن وقت سانیکال یعنی سام اور گوجری و اساوری مل کے گونڈ کلی ہوئے اوّل گورکھ ناتھ نے اسکو بنا کے گایا اور ٹوڑی اساوری و سیام و بہول و گت ہار و بیراری مل کے کھٹ سار ہوا سمپورن اور کیدارا و کلیان و کانہڑہ و چتورسری و سیام مل کے منگل اشٹک ہوا اور اساوری و پوربی و بہیرون و دیوگند ہار چار مل کے چوراشتہ ہوا - اور نٹ نو قسم پر ہے یعنی باگیسری و پوریا و مدہ مات مل کے شدہ نٹ ہوا سمپورن ہے اور نٹ اور کیدارا و ہمیر مل کے نٹ کانہرا ہوا اور کیدارا و نٹ مل کے فقط نٹ کیدارا ہوا - اور کانہرا و نٹ مل کے نٹ کانہڑہ ہوا - اور شبو ان سے ہے اور نٹ و ملار مل کے نٹ ملار ہوا - اور نٹ و کامود مل کے نٹ کامود ہوا - اور نٹ و سارنگ مل کے نٹ سارنگ ہوا کہنمایت اور پوریا و ٹوڑی مل کے راج نراین ہوئے - اور دہول و مدہ مات و دہناسری و کلیان و کامود و کیدارا و اہیری و کانہڑا نٹ کے ساتھ ملایا تو نات گرتہنہ ہوا - اور اوّل مین مل دیوجی نے گایا ہے وہی موجد ہوئے - اور سری راگ و مالوہ و نٹ مل کے گرتہنہ بہاری ہوئے - اور گوری و بہیماس و انیتاس و کرہ مل کے سرستی ہوئے - اور گوری و مالوہ مل کے پوربی ہوئے سمپورن وقت خوشی کے گاو اور جیت بہاری اور مارو اور پنچم النس دہناسری مل کے بہشن ہوئی اور ترون و بہاری مل کے منوہر گوری ہوئے - اور ملار و مالسری مل کے مدہ ماد ہوئے اول صبح کو گاوے - اور نٹ نارائن جیت سری و شنکرابہرن مل کے تربینی ہوئے - اور و کیدارا مل کے شنکرابہرن ہوا اور پہلے اسکو مہادیو نے گایا ہے اور لنک دہن و مدہ مادہوی و بیراری و شنکرابہرن مل کے نٹ نارائن ہوا اور راگ ساگر مین اسکو اور پنچم راگ کو چھ مین لکھا ہے اور دیکھو مالکوس کو باہر کیا ہے مگر بدانست راقم کے راگ ساگر والے نے غلطی کی - اتفاقاً راگ دیو تا لینا چاہیئے اور جیت بہاری اور گوری مل کے لنک دہن ہوئے اور یہ نام ہو تشتہ دیسپال بچادہ زمان بہرحال - اور دیوگری و پوربی و گوری مل کے پربوہی ہوئے اور مالسری و ملار مل کے کیشیا دہلی ہوئے - اسکو

بھی اول ہنو. بہرت نے گایا اور دیسی واساوری وکھٹ مل کے اندہاوتی ہوئے اور دیسکلی وتوڑی وتربیتی
مل کے براری ہوئے اور سمپورن ہی اوّل ترتیب ہوئی ہے بانی مہادیو اور مارو ودہول و دہناسری و
کہبہاری مل کے پٹ منجری ہوئے - اور مارو وکیدارا وجیت سری سودہ مل کے کنٹنا ہوئے - اور بھرت
سنگیت مین چھہ سرکی راگنی لکھی ہے اور بھیرون وکانہرا وسری راگ وسارنگ برابر مل کے ٹنک ہوا - اور
سندہورا وملار وکیدارا ملاتو ناگ دہن ہوا - اور لکھا ہے کہ اسکو ناگ لوک مین کالی مین یعنی زیر زمین کہ ملک ہے
سانپون کا اور اوپر زمین کے جو ہے وہ از قسم جنان ہین اور ناگ بانی بھی تحت الارض کی زبان مشہور ہے
اور سیام و دیسکلی وکلیان وگوجری مل کے اہیری ہوئے - شام کو گاتے ہین اور اسکو اول کنہیا جی نے گایا بانی
اسکے کنہیا ہین - اور سنکرابہرن وسورٹھی اڈانہ مل کے رہس منگل ہوا - بنک پال وگوجری وپنچم وگندہار وبھیرو
مل کے سورٹھی ہوئے اور سری راگ ومالوہ مل کے راج ہنس ہوا اسکو اول نارد نے گایا وہی بانی مبانی اسکے
ہین اور ٹنک شدہ وگندہار ومالسری وبھیم پلاسی مل کے سیلس مودہ ہوئی اور دہول وگونڈ مل کے سوہنی
ہوئے - اور ٹوڑی وکھٹ مل کے دیسی ہوئے سب وقت گاوے اور سارنگ پوربی سودہ مل کے دیوگری
ہوئے - اور دیوگری کو دیوتا گاتے آئے - اور کلیان وسہاگرا وکانہرہ مل کے کلاہل ہوا اسکو بہرت نے گایا
بھرت پسر جسرت بطن کیکئی سے تھے - اور سنکرابہرن وسری راگ ومالسری مل کے سری رون ہوئے - اور
بلاول وپوربی وکیدارا ودیوگری ومادہو پنچم مل کے گکب فصل سرورت در وکرنا رس ہین گاوے - اور
رامکلی وسیام وگندہار ومنگل مل کے گوجرے ہوئے اور چیتی وگوری وسری رون وبیراری مل کے بچترا ہوئی
اور نٹ ناراین وکانہرا وملار مل کے کلاپی ہوئے اور للت ولیلاوتی وبھیرون وپنچم وپوریا مل کے منڈول
ہوا - یہ طریقہ بھرت نے اپنی مت مین لکھا ہے اور چونکہ یہ راگ ہے لہذا میل راگنی کا اسمین نہین کیا امثا
وصدقنا - مگر اس مولف کو اسمین اعتراض ہے کیونکہ منڈول چھہ مین ہے - اول یہ چھہ راگ قرار دیئے گئے
تو میل اور راگون یعنی پترون کا کیونکر ہوا اور راگ ان چھہ کے بعد ہوئے - ہان بعض مت نے منگو ومالکوس کو

چھوڑ سے باہر کیا ہے الا ہنڈول کو کسی اہل مت نے باہر نہیں کیا باوجودیکہ بھرتھ مت میں بھی ہنڈول چھ میں
ہے مگر میل سچا فقیر اللہ صوبہ دار گجرات و کشمیر نے اپنی کتاب راگ درپن میں یہ حوالہ کیا ہے لیکن سنگیت سار و سنگیت
درپن و بھرتھ سنگیت و رتناکر و رسالہ ہائے فارسیہ میں مولف نے کہیں نہیں میل نسبت ہنڈول کے دیکھا
فقیر اللہ نے حوالہ پوتھی نرت نرتی و چندراوتی مت ہنونت کا حوالہ دیا ہے سو وہ مت اور متوں اور تاکون کے
نزدیک پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں جبکہ مت ہی غلط ہوئی تو اسکا حوالہ کیا۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ
پانچ راگ مہادیو نے باندھے۔ اور دیپک ایک راگ پاربتی نے و یہ مہادیو نے نکالا ہے۔ اور بسنت و
ساونت و کلیان و کاموو مل کے میگھ راگ ہوا۔ اسمیں بھی اعتراض اوّل ہے گو کہ بعض مت نے اسکو باہر کیا
ہے۔ الا اتفاق و غلبہ مت کا لینا چاہیئے۔ ہاں اگر یہ کہو کہ اس راگ سے فلان فلان راگ یعنی پتر نکلے ہیں
درست۔ یا آنکہ فلان فلان سر راگ کا پتروں میں جا ملا اس سے ایک شکل قائم ہوئی خیال کرنا چاہیئے
یہ نظیر لائق داد دہی مولف کے یعنی باپ سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور بیٹے سے باپ غیر ممکن۔ اور رام کلی
و گوجری و دیو کلی و پنچم و نیک پال مل کے بھوپالی بنایا گیا ہے اور سدھ سنکرا و نٹ و کانہرہ و ملار سے
دیساکھ ہوا۔ اور گوری و بڈہنس و ٹنکا یکجا کرو تو سری راگ ہوتا ہے۔ اعتراض اول سری چھ میں ہے اور
دیوگری و سارنگ و ملار و بلاول سے بسنتھ ہوا۔ اور لنکاوہن و سورٹھی و بلاول مل کے شنکرن ہوا اس کو
ہر اہل مت نے لکھا ہے کہ بجز مہادیو اس راگ کو اور کسی نے نہیں گایا اور نہ کسی کو آیا۔ اور سارنگ اور
بلاول مل کے بلاولی ہوئی۔ اور سوتراسے و سورٹھی مل کے کاموونی ہوئی اور کلیان و کیدارا و بلاول سے ایمن ہوا
اور کیدارا و کلیان و ایمن سے ہمیر ہوا۔ اور گورنہانہ نے اول گایا اور سند ہووا ساوری و بھیرون و دیوگری
مل کے کومبار ہوا۔ اور گوری و سپورت مل کے کہنہاری ایجاد گنیش اور نٹ نارائن و ملار سارہ و ہمیر نٹ
مل کے مدہ ہتن ماہوئی نام ہوا۔ ایجاد کنہیا۔ اور للت و بہاس و بسنتھ و دلسکار مل کے اکرم پنچم ہوا۔ اور
للت و پشتو مل کے پنچم ہوا۔ اور نٹ و ہمیر و ہیر سے گور راگ ہوا۔ اصل اس راگ کی گجرات سے ہے وہیں سے نکلا

اور کیدارا دگوری وسیام ملایا بھاگرا ہوا وقت شب - اور بلاول وباگیسری مل کے سوہا ہوا - نٹ نارائن و
سورٹھی مل کے نارسارنگ ہوئی اور بڈہنس وسندہو کھلایا شیورتی ہوئی ایجاد رت رن اور شیوبلی وا ساوری
مل کے سندہوی ہوئے - اور للت ودیساکھ وکانہرہ وسری راگ مل کے مروا ہوا - اور کوکلت وکانہرا وسوہا
مل کے کلاہرین ہوا موجد بھادیو - اور گن کلی وکلیان مل کے بھوپالی ہوئی - اور للت ودہناسری وبہولسری
مل کے ٹوڑی ہوئی - اور سودہ وسیام وبھیرو بھیروی ہوئے - اور دیپک دھرسری سے دیپاوتی ہوئے
موجد اسکا راجہ بسنت ہے اور ٹنک وٹوڑی ودتوگند ہار مل کے ابھیرے راگ ہوا اور بہراڑے وگوند وگوجری
سے بنگالی ہوئے اور بسنتہ وبھہاس پنچم مل کے للت ہوا - اور نٹ وسارنگ ومیگھ سے نندنا رہوا - ونٹ
وکیدارا دکانہرہ وکرو وکامود وانیاس مل کے ساونت ہوا صبح کو گاوے اندہیر وقت پر آنکال اور حقیقت
انکی کہ راقم نے رقم کی ہین - راگ ساگر ورسالہ منصور وراگ پرکاس ونغمات آصفی وراگ درپن وغیرہ سے
متحقق ہوئے - علاوہ برین حضرت امیر خسرو قدس اللہ سرہ وشیخ بہاءالدین ذکریا ملتانی قدس سرہ العزیز نے ؛
سلطان حسین شرقی وغیرہ استادان کاملین نے نکالے ہین میر علیہ الرحمۃ نے چار راگ اڈو وکھاڈو وغیرہ کو کرین
کیا اور نام جداگانہ رکھے بایں ترتیب بیراری ومالسری مین دوگاہ حسینی ضم کر کے موافق نام رکھا اور نوا ولی زیر کو
ملتانی مین ملا کے عجیر نام رکھا - اور پوربی کو غنم کہتے ہین اور مقامات فارسی سے شہناز کہنٹ مین ملا کے زیلف نام رکھا
اور فارسی ودیسی ومارگ مین کھٹ راگ ایک سے ہے علاوہ اسکے کلیان وولسکار ودیساکھ دگوجری وگوندہ
سورٹھی دسندہودش ہوی ونٹ وساونت دترون وبھوپالی واسکٹ منگل وبھیروی ومارو وبنگال کا فرغانہ
نام کیا اور فرغانہ مقام فارس سے داخل کیا - یہ راگ مشابہ راگ فارسی سے ہین اور بسنتہ وسارنگ شابہ عشاق
ہو بیلاول وگوند سارنگ کو راست مین ملا کے سرپردہ نام رکھا اور کانہرہ وچند راگ بلاول کے فرودست نام رکھا
آہنگ - فارس شامل کر کے اور ایمن اور نیریز ملا کے یمن نام کیا اور پوربی وبھہاس وگورہ وکن کلے مل کے
نوراں ہوا - کلیان مین نیریز ملا کے ضم نام رکھا وسازگری وخراسان ایک ہے - اور بہت سے ایجاد ہین کہ

ترقیم ہو چکی ایجاد سلطان شرقی شام وغیرہ رقم ہوئی چند راگ دیگر رقم کرتا ہوں - جیسے رسولی ٹوڑی مین ملتانی و
دوہناسری مل کے مہندی ہوئی - اور اساوری مین جونپوری ٹوری مل کے جونپوری اساوری ہوئی - اور سندہہ
مین جونپوری ملا کے جونپوری سندہہ نامزد کیا - اور شیخ بہاءالدین ذکریاے ملتانی خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین
عامل تھے اس علم کے بہت راگ بنائے - چنانچہ منجملہ ان دہناسری مین ملتانی ملا کے ملتانی دہناسری کیا -
اور پوربی و دلسکار ملا کے بہادرے نام رکھا و سلطان بہادر گجراتی نے کانہرہ چند اختراع کئے اور سیام
دکہنیا پنچی مل کے کلیان ہوا اور جیسے شیام کلیان ہمیر کلیان و جیت کلیان انکو کلیان کانہرا کہتے ہین - اور
تانسین مرحوم نے کانہرہ مین کلیان اور اساوری مین دیوگندہار ملا کے درباری کانہرہ نامزد کیا - زمانہ اکبر
مین عطائی گانے والے تھے مگر تانسین اور باز بہادر مرزبان مالوہ نغمہ سرائی مین بے ہمتا تھے اور اُستاد دیگر
بھی تصنیف کامل کرتے تھے گو نایک نہ تھے - دیگر اُستادون نے یہ قاعدہ جائز رکھا ہے جیسے کلیت پنچم یعنی
پنچم مین کلیت ملا کے یہ نام رکھا - اور پنچم ہار دو دہناسری مل کے ہوئی - اور اڈان آساوری اڈانہ مین اساوری
ملائے - جیت کلیان بیچ کلیان کے جیت سری ملائی - اِس قسم کے راگ بہت سے ہین مثل گورسارنگ
کہناپنچی نتھی - ٹودی ملتانی - ٹودی مانجہہ - چلیتی گوری - چہایانٹ آخر روز گاتے ہین - اور زرد جہری چہایا دہتی
سانیکال گاتے ہین اور رامن کلیان - امن بلاول اور امن کیدارا - امن سارنگ - امن سیام کہیم کلیان
پوریا - کہماری کہاڈو - موہن و میان - غارا سیام - سمپورن - سانیکال باڑہی وقت سانیکال - گوری آخر روز
ابہیری اوڈو وقت سانیکال سالنکنات وقت غروب آفتاب - ترک ٹوڈی مقام عراق داخل حسینی ٹوری
مین دوگاہ و حسینی مقام داخل کیا - سیاوتی - لیلاوتی - کہاڈو - مانساہی کلیان مو بید راجہ مان گوالیاری اور
اسکو ساونی بھی کہتے ہین - اور دلسکار و گوری و بہباس مل کے تردن ہوا وقت سانیکال - جلیتی - کہنباوتی
جیت سری - ابہیری - ٹنک - بیراری مل کے کابر گوری ہوئی دیار گجرات مین اکثر گاتے ہین - اور مالی گورا
دوہناسری و پوریا دہولا و پاربتی و اساوری مل کے مالی گورا بنا - ٹوری کریج و سالنک و نٹ و درانہ

سطر (ف) اصلی نسخہ کے حاشیہ پر یہ عبارت سرخی سے بنظر ثانی کے لیے آئی۔ یادداشت لکھ دی ہے۔ [illegible]

گور ہیتال مل کے ویسے کار ہوا سمپورن وقت دوپہر روز پنچم و جیجاونتی و کھٹ و مارو و سارنگ و شیامونی ملاو تو مالکوس ہوتا۔ اور مالکوس چھ مین سے ہے۔ اور چنانچہ اس فقیر نے بھی چند راگ باندھے۔ جیت سری و ہنڈول و کیدارا ملا کے جیت بسنتہہ نام رکھا جیت سری و کلیان و پوریا و دہنا سری بسنتہہ ملا کے بی سندھوی نامزد کیا منی گوڑ ڈالی گوڑ سارنگ نٹ بھاکرا شوہا ملار دیوگری کو شدھ راوتی نام رکھا۔ اور اڈانہ و کیدارا ملا کے اڈان کیدارا نام رکھا۔ سیام و سارنگ نٹ ملا کے سام سارنگ نام رکھا۔ اس قدر راگ راقم نے اور باندھے ہین اور چار پانچ راگنیاں اول مرتب ہو چکی تھین وہ مندرج پردۂ اول ہین۔ علاوہ برین اب تتمہ کیا گیا۔ اب تصور کرنا چاہیئے۔ مقام غور ہے یہ راگ جو راقم نے باندھے۔ اگر ہر ایک چاہے جیسے کئی قسم رنگ کے ڈوری ملا کے کوئی بل دے اور رسی بناوے اس طرح کے راگ ملا کے راگ تکرار تو اشکال تر ہے راگ نہین ہوگا وہ راگ ساگر کہلاتا ہے کہ جس سے ہر ایک راگ کی شکل نظر پڑے۔ دلیل اوپر ان راگون کے ہے جیسے اور استادون نے باندھے ظاہر ہے راقم کی کیا حقیقت صاحبان مطالعہ کنندگان سے جو صاحب وقوف رکھتے ہون جائے سہو پر نظر پردہ داری اصلاح فرماوین۔ اور اس مولف کو بدعائے خیر یاد مین لاوین عنداللہ و عندالناس اول صاحب تصنیف اہل اللہ ہو خواہ نیک خواہ بد انسان ہر وقت خوش ہو داخل حساب نہین ہے ایسا چاہیئے جیسا یہ کہا ہے۔

مثنوی

کسانے کہ یزدان پرستی کنند   بر آواز دولاب مستی کنند

برقص اندر آیند دولاب وار   چو دولاب بر خود بگریند زار

اثر نغمہ سب ہم جانین کہ نیک و بد خورد و کلان جو سنے وہ خوش و بشاش و محو ہو جائے ہان یہ بات جو مشاہدات اہل تصوف ہین انکو اب بھی حاصل ہے اور یہ راقم سنگت تیا خوشتر یا یا فنون سے بہرحال معترف و عفو تقصیرات ہے

پردۂ دوم بیان دھون مین

ناظرین باکمال و مغنیان حال پر پوشیدہ نہ رہے کہ دُھن بروزن تھن ایک اسم ہے اسکو قوال اور کلاونت بہت کم جانتے ہین۔ ہان

شوری ولد میان غلام رسول قوال لاثانی کہ موجد ٹپہ کا ہوا۔ اُس نے تحقیقات دھنون کی سیاحتی کر کے بخوبی
کی تھی اور زبان بھی ملک پنجاب حاصل کر کے ٹپہ اُسی زبان مین رویہ دھنون پر رکھکر رائج کیا۔ یا آنکہ جناب
میر علی صاحب یا جناب بابو رام سہائے صاحب نے بخوبی تحقیقات بہم پہونچائی۔

خلاصہ دھن۔ مخفی نرہے کہ روایت اوّل یہ ہے کہ جس ملک کا جو طریقہ گانے کا ہوا مثلاً دھوبی
چمار گڈریہ کہار راہیر یا اور قوم رذیل اس ملک خواہ اور کسی ملک مین اپنے اپنے طور پر گاتے بجاتے ہین تو کوئی
گویا یا عطائی اُنکو تعلیم نہین کرتا ہے اپنی طبیعت سے جو اُنکے یہان کا قرینہ ہے اُس رویہ پر اپنے بخوبی گاتے
ہین اور اُنکو ایک حظ اُٹھتا ہے بلکہ ہم لوگون کو بعض گانے سے سرور حاصل ہوتا ہے۔ اب مقام غور یہین
ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو گائے پس خوش آوازی کے باعث وہ خالی سُر سے نہ ہوگا۔ اور
جبکہ باہر سُر سے نہین ہے تو بہر حال اُس سے صورت راگ آشکارا ہوگی بلکہ تمامی راگ اُنکے باوجودیکہ علمائے
صحرائی ہین۔ اکثر راگنہائے مندرجہ کتبہائے ہندی اور مقامات فارسی سے مطابقت کرتے ہین بسبب مشتق
ہونے سُرون کے۔ اب خیال فرمانا چاہیئے کہ جس طرح سے جس ملک کا رویہ ہوا اُسی طور پر وہان کے لوگ
گانے بجانے۔ جیسے کہ سارنگ بندرابنی ہے تو نام ملک یعنی اُس مقام کا آیا اور بندرابنی کہلائی۔ اسی
طرح جہان کے لوگون کا جو قرینہ ہوا تو اُس ملک کے نام سے وہ دھن نامزد ہوگئی یعنی جو نام ملک کا وہی نام
راگ کا ملقب بہ دھن مشہور ہوا بلکہ جو دھن خوش رنگ ہوئی وہ گویون کی برت مین آ کے زیادہ شہرت پاگئی۔

اور روایت دوسری یہ ہے کہ جس کسی ملک کی راجہ کی بیٹی یا زوجہ نے اپنے طور پر گایا تو اُسی کے
نام پر اُس رویہ کا نام رکھا گیا اور انہ نام دھن مشہور ہوئے۔ چنانچہ مردمان کوہی کے قرینہ پر پہلے راگ کا نام یعنی
پہاڑی رکھا گیا اُس مین سُر کافی اور رشبہ دھ کے لگتے ہین اُنکو کوئی تعلیم نہین کرتا از خود گاتے ہین۔ دوم جھجھوٹی
کہ وہ مطابق ہے مایتہ فارسی سے۔ سیوم پہاڑی جھجھوٹی دونول کے مشتہر ہوئین۔ چہارم جھنجھوٹی پہاڑی کہ
وہ مشتق ہے مقام حسینی ولایت سے اور راگ ہندی مین گن کلی سے اتی ہے پنجم پہاری ۔۔۔ ہے ملک مشرق مین

جھنجھوٹی سے ملتی ہے۔ ششم سندہ ملک ہے مغرب مین بھیروی سے ملتی ہے ہفتم سندھری نام دختر راجہ پنجاب اُسکے گانے کا یہی طریقہ تھا اُسی کی ایجاد ہے اُسی کے نام پر اسکا نام مشہور ہوا تیلنگی راگنی سے ملتی ہے۔ ہشتم کھماچ نام ملک کا ہے وہان سکے روپیہ کا یہی نام پڑگیا سورٹھ راگنی سے ملتی ہے۔ نہم سندہ کھماچ دونوں کے مشہور ہوئی مابین سندہ و حیدرآباد مغربی کھماچ بالا سے کوہ واقع ہے۔ دہم دھول ملک ہے قریب سرنگپٹن ا‍ے۔ وہان کا والی راجہ میسور تھا حیدر علی خان نایک نے وہ ملک لے لیا تھا۔ بیٹا اُنکا ٹیپو سلطان بادشاہ صاحب سکہ ہوا۔ بعد عہد محمد شاہ شہنشاہ دہلی جنگ فرنگ مین مارا گیا بیٹے اُنکے باوجود مستعدی افواج جرار تاب مقاومت نہ لائے پڑدلے ہو کے بخوشی خود ملک اپنا صاحبان کمپنی کو تفویض کردیا چونکہ کثرت اولاد سلطان مرحوم بدرجہ اتم یعنی بائیس یا کس قدر لڑکے تھے اُس سرکار سے اُنکے واسطے اذوقہ جداگانہ مقرر ہوگیا۔ حال مشرح اسکا تاریخ کارنامہ حیدری سے آشکارا ہے پس صورت دھول کی راگنی آہیا سے ملتی ہے۔ یازدہم بھولائی نام دختر راجہ ماڑوار سے اس اس طور پر شہرت پائی یعنی وہ اس ڈھنگ پر گاتی کہ آخر نام اُسکا بہ لقب دھن مشہور نزدیک وے ورہوا ملتانی دہناسری و جھنجھوٹی سے ملتی ہے۔ دوازدہم ملتانی ملتان مغرب ملک پنجاب مین مشہور ہے وہان اسکی زیادہ کثرت ہے بھیم پلاسی سے ایسی ملتی ہے کہ بجز منت کاران ایسے ویسے گویون سے علیحدگی دشوار ہو جاتی ہے۔ سیزدہم سوہے نام دختر راجہ پنجاب کسی جگہ کا ہے تیور گندھار اور دہیوت جھنجھوٹی کی لگتی ہے اور ملک کا مود سے میل زیادہ چنانچہ پیار خان رباییہ کہ بالفعل اُستاد تھے اُنھون نے اس دھن کو ملک کا مود ٹھہرایا چنانچہ اس راگنی کی چیزین جیسے ایک گنواری ٹھمری یعنی چلم بہرت موری جرگئی چھنگیا سنئیان نرموہیا کیرج لیے اکثر دیہات وغیرہ مین گائی جاتی ہین مگر وہ لوگ راگ جانتے ہین اُنکو دھن سے کیا علاقہ اس سے کچھ اُنکی اُستادی مین فرق نہین آیا بلکہ وہ لوگ خود عدم واقفیت ایسی چیزون کے مقر ہین۔ چہاردہم لُوم نام ملک ہے مغرب مین جھنجھوٹی و پیلو سے ملتی ہے۔ پانزدہم جنگلہی زابل گوشہ مقام فارسی اور گوری

سلہ سکہ سلطان۔ سکہ زد در جہان آسائی۔ شاہ ٹیپو سکندر ثانی؛

ہندی سے ملتی ہے۔ شانزدہم[16] کلیانی نام دختر راجہ کلیان ہے گن کلی وبھیرون سے ملتی ہے ہفتدہم[17] دہانی کہ اکثر ملک پورب مین گائی جاتی ہے بروا دیلو سے زیادہ ملتی ہے ہیجدہم[18] گھاکون ملک سمت کہن وگوشہ مشرق مین واقع ہے یہ بھی بیلو سے زیادہ ملتا ہے۔

اب تصور فرمانا چاہیئے کہ شلت تو مثلاً مانجہ مین اور مانجہ بہاگ اور مانجہ غار اور مانجہ کلیان و بیس و سارنگ وغیرہ کی مانجھین مالکون وغیرہ سے مشتہر ہوئی ہین۔ چنانچہ جس طرح سے ہر ایک نایک نے دو دو ایک ایک سُر ہر ایک راگ و راگنی سے نکال ایک راگ یا راگنی اوڑو یا کھاڈو یا سمپورن مقرر کیا اور نام اُسکا علیحدہ کردیا یا آنکہ اُسی راگ یا راگنی جسکا کہ میل یعنی رنگ زیادہ ہوا اُسیکا نام رکھدیا۔ چنانچہ اس مولف نے بھی چار راگنیان اول گوری پراستھانی۔ دوم[1] سُرورِی۔ سیوم مہتابی۔ چہارم بھیرویِ کرم ششی ایجاد کین اسی طرح دھنین مقرر ہین۔ الا فرق یہ ہے کہ راگ وغیرہ کو اُستادون نے ترکیب دیا۔ اور دُھنون کو سرود سازون و مکان نے خود پیدا کیا۔ بہر حال انسان کو فہم و ادراک درکار ہے ورنہ محنت و مشقت بیکار ہے۔ اور فی زمانہ بقول رقیع لہو گا

ع۔ فکرِ معاش عشقِ بتان یادِ رفتگان

اس زندگی مین اب کوئی کیا کیا کیا کرے۔ بہت سی دھنین و راگنیان باعث اندوہ غم و افزایش لنبان و الم منقشہ لوح سینہ محو ہوگئین۔ کیا عجب ہے کہ ہنگام موافقت زمانہ یاد آئین اور رسالہ ہذا مین مرقسم ہو جائین۔

فصل نہم بیان اگھائی قبالہائی جنکو امیر خسرو علیہ الرحمہ نے ایجاد کرکے رواج دیا اور گوپال داس نایک ہند بہنگام مقابلہ شاگرد ہوا

سامعانِ محفل خوبی و ترانہ سنجان مجلس خوش اسلوبی پر واضح ہو کہ عہد علاء الدین غوری مقام دہلی مین پاس حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ کے آیا کہ حال مشرح اسکا باب ہفتم مین ہے۔ حضرت نے بوعدہ مندرسے اسکو رخصت

---

[1] علاوہ برین اور پانچ سات راگنیان مندرج تتمہ پردہ اول ایجاد کرکے کردی ہین واضح ہوگا

کیا اور حضرت امیر خسرو کہ مقامات فارسی مین استعداد کامل اور راگ ماسے ہند کی بھی بخوبی مہارت حاصل
کی تھی۔ علاوہ برین قرأت وغیرہ مین ید قدرت رکھتے تھے اور ہر صغار و کبار اُنکو نایک زمانہ تصور کرتے تھے
اکثر طفلان شرفا و رؤسا بہ تدریس و استحصال قرأت وغیرہ خدمت مین حاضر رہتے تھے۔ چنانچہ آپنے طفلان
تیز دست و خوش آواز اور عقیل و فہیم انتخاب کرکے ہر ایک کو علیٰ قدر لیاقت کسی کو گانا کسی کو بجانا تعلیم کیا
اول بعوض پکھاوج ڈھولک نکالی اور اُسکے قاعدے علیحدہ کرکے سترہ تالین اپنی بمقابلہ وزن بحور فارسی
مقرر کین۔ اول خمسہ پانچ تال کی۔ دوم سواری چار تال کی۔ سیوم فرودست پانچ تال کی۔ چہارم پہلوان
چار تال کی۔ پنجم جت تین تال کی۔ ششم زنانی سواری پانچ اور سات تال کی۔ ہفتم پشتو ایک تال کی ہے اور
اگر ایک ضرب کی دم دی جائے تو تین تال کی صحیح ہے۔ ہشتم آڑا چوتالا چار تال کا ہے۔ نہم قوالی تین
تال کی۔ دہم دہ بہر تین تال کی۔ یازدہم جلد تتالا تین تال کا ہے۔ دوازدہم پہو مرہ تین تال کا مشابہ ہے
روپک تال ہندی سے۔ سیزدہم سول فاختہ تین تال کی ہمشکل ہے چپک تال ہندی سے معکوس کرنے
سے سول چپک اور چپک سول ہو جاتی ہے اور بعض مین اشتباہ ہے تنقیح اسکی تال کے باب مین
بالتصریح کیجاویگی راقم کو جس قدر یاد تھین زیب قلم ہوئین۔

اب خیال فرمانا چاہئیے کہ حضرت نے چار بول یعنی چار لفظ ڈھولک کے پکھاوج سے جداگانہ نکال کے
یہ تالین مرقومہ بالا مقرر کین کرہ کرہ اُن گت جہا اور ایک روایت سے یہ پانچ بول ہین یعنی کر تہن تٹ گہن نا
پس منجملہ اُن لڑکون کے جو کہ چابک دست تھے اُنکو بجانا ڈھولک کا بطرز نو تعلیم کیا اور بعوض بین کے
ستار نکالا بین مین سات تار اور دو تونبی اور اُنیس ساریں ہوتی ہین اور دو مضراب سے اور انگشت خنصر جسکو
چھنگلیا کہتے ہین اُس مین ناخن مچھلی کے سفل کا پہنتے ہین اور دو زانو بیٹھ کندھے پر رکھ آٹھ انگلیون سے
بجاتے ہین۔ اور آپ نے ستار مین ایک تونبا اور ڈانڈ ماہی پشت لگائی۔ اور چودہ پردے رکھکر تین تار قائم
کئے اور ایک انگلی مین مضراب پہنکر ہر نشست مین بجتا ہے۔ اور بین مین تین سو ساٹھ سرگم مقرر ہین۔ اور ستار

مین فقط بائیس قاعدے مقرر فرماکے چند لڑکون کو تعلیم فرمایا اور جس قدر کہ لڑکے خوش آواز تھے اُنکو گانا سکھایا
اب مقام تصور ہے یعنی بجاے دہرو و دہوا ماٹھا و چھند و پربند و کبت و دہر پد چھ چیزین خیال و قول و قلبانا
اور نقش و گل و ترانہ ایجاد کیا اور جس طرح سے دہوا ماٹھا اور چھند وغیرہ مین تالین بدلتی ہین اُسی طرح
قول و قلبانے وغیرہ مین تالین بدلتی ہین - اب مقام تصور ہے کہ حضرت امیر خسرو[1] صاحب طریقہ تصوف
کا رکھتے تھے بلکہ دست بیع حضرت نظام الدین اولیا کے تھے تو مذہب صوفیا مین سُر کہ جسکو کھرج کہتے ہین
داد الٰہی ہے اور یہی یاد اُسکی بیشک غیر نطق اوپر آتی ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ صداے غلیان قلب سے
کہ کیفیت وجدانی اوپر لاتی ہے لہذا اُسکو موسوم بہ سُر کیا ہے یعنی جبکہ آدمی بشارت رنج و الم مایل بگریہ ہوتا ہے
تو آواز اُسکی منقلب ہو کے رنگ عریض بہم پہونچاتی ہے اور کلمات تعزیت خوب بان اُسکی سے منتقل نہین
ہوتے ہین - الفاظ ہا ہی و ہو و وہ و واہ صادر ہوتے ہین چنانچہ الفاظ گریہ جو تھے اُنکو ساتھ الفاظ تا بروزن
تا - و تون بروزن نون - و آن بروزن جان - و این بروزن کین مقرر کرکے بفقرات الاپ بروزن کباب
موسوم کیا ہے اور الفاظ الاپ زیادہ اس چھ قسم سے قوالی مین نہین ہین اگر ہین تو معیوب ہین -

قسم ترانہ | ترانہ بروزن فسانہ و لفظ تنا بروزن ثنا - و دیم بروزن میم - و در بروزن سر - و نا بروزن جا
و توم بروزن موم - و تنا بروزن لتا - اور مثل اُسکے اور حروف مفردات مثل تا و دال و نون و الف و یا

---

[1] اسم نویسی آن چیزہا کہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ اختراع کردہ اند اور بعض روایت و نیز معائنہ رسالہ حضرت امیر خسرو سے واضح ہوا کہ آپنے اس قدر چیزین اختراع کی ہین قول و قلبانہ و ترانہ و خیال و نقش و گل و بسیط و تلّانہ و سوہلہ -

بس خیال کرنا چاہیئے کہ آپ نے نقش بجاے من کے مقرر فرمایا ایک نشر ہے و تانا کی تدار دا اور بسیط برابر چھند کے نکالا اور ترانہ نظم و نشر دونوں بامعنی اور تلّانہ تمام تلی و تانا اُس مین ہوتا ہے اور الفاظ فارسی نظم و نشر سے کچھ علاقہ نہین - اور ترانہ مین جزنا و تانا در در بامعنی و بانظم و نشر ہوتا ہے -

اور سوہلہ مین تعریف کسی کی شادی وغیرہ کی ہوتی ہے اور ذکر نہین ہوتا ہے - اور نگار بجاے سُر اور تمنی کہ اُس مین الفاظ تلی تانا بھی ہوتے ہین - اہل ہند گاتے تھے اور قول برابر کبت ہے اور خیال چار مصرعہ کا و قافیہ دو مصرعہ پیش گوپال آپ نے نکالا تھا -

دیم درا اور داو کہ جملہ آٹھ حرف ہوے سیواے ہرکٹ و ترروٹ بروزن سلوٹ لاتے ہین مگر آٹھ حروفون سے جو زیادہ لگے تو ترانہ کے شمار سے باہر ہے۔ چنانچہ راقم نے صنعت حضرت سلطان عالم بادشاہ اودھ کی بھی رقم کی ہے وہ یہ ہے کہ ہر فقرات ترانہ مثل تانوم ونوم تا وتا دیری بہ یرداٹ ودیرتاکو بہ نیارد و انرید و انتی اِن دو کو بھی کہ زیادہ آٹھ حروفون سے نہین ہین الا صورت مرکب کرنے الفاظ اُنکے کی دوسری ہے معکوس کیا اور انہین حرفون سے ترانے درست ہوے اگر کوئی صاحب فی زمانہ اس طریقہ کو کرین تو حسب درخواست اُنکے آقائے[۱] نامدار ہمارے کو یاد رکھین۔ مگر حضرت امیر خسرو نے ترانہ بزبان فارسی ایجاد کیا ہے باستنی یہ بھی ایک روایت سے ثابت ہے باین طریقہ یعنی درآ درآ[۲] درتنم درا جان من درا درا۔

بہ تنگ آمدہ ام چند انتظار کشم بیا بیا کہ ترا تنگ در کنار کشم

اور طریقہ قلبانہ کہ اصل قلبیہ تھا باین صورت ہے زبان عربی اور ہندی شامل کی ہے تال سواری اور تتالہ آستائی لقد صدق قولہ تعالیٰ بھیجو درود اور سلام۔ انترا۔ امیر خسرو بل بل جاوین حضرت نظام الدین کے دربار گاہ وین قلبانا اور قول کہ اصل قولہ ہے کچھ عربی اور کچھ اور کسقدر لفظ ترانہ کے ملا کے مقرر کیا۔

آستائی تال تتالہ حی یا ودیر تا لالالے حسن و نظام الدین اولیا دیم دیم دیر دیر دیر تلے تان تلے تنا نا نا نا نا نا۔ انترا فانما تولو فسم وجہ اللہ در در تم در تم توم تنا نا نا نا در دے تلے تلے درا درا جانم دیم دیم دیر دیر دیر دیر تلے تان تلے تنا نا نا نا۔ اسکے بھی انترے سے تال بدلتی ہے اور نقش وگل مین تال نہین بدلتی ہے۔ اکثر تال سپہتوا اور قوالی مین گائی جاتی ہین۔ اب مراد نقش سے رباعی۔ اور گل سے بیت یعنی مختصر فقط ایک شعر مشہور ہے باقی اور دن مین تالین بدلتی ہین۔ اور بعض دھرپد کہ اُس مین چار پانچ چرن ہوتے ہین اور دو چرن بھی ہوتے ہین خیال مقرر کیا وہی چرن کا اور تانین اُس مین تحریر اور زمزمہ ولایت کی رکھین اب وہ تان ملقب بہ گٹکری مشہور ہے راگ ہندی مین گٹکری سابق نہ تھی اور اب بھی وانہ کا پڑھنا عیب ہے اور بجائے پربند ترانہ فارسی مین بنایا۔ چنانچہ اُس زمانہ معہودہ مین وہ معصوم شیک

[۱] حضرت ظل سبحانی سلطان عالم واجد علی شاہ بادشاہ اودھ
[۲] قرار از دل راگ بہیرون سے تال بیتانہ رہ مرہ

خصال اس گانے سے ایسے افضل تر ہوے کہ مغنیان زمانہ اُنکے آگے گرد ہو گئے اور بجانے ڈھولک
مین کپھا وجبیان سے ایسے سبک دست اور گت پرن یا مثل مین بے مثل ایسے نگر زبردست ہوے کہ
ایک قلم اُستادان عصر کو بالائے طاق رکھا اور ستار ایسے قاعدے اور مثل بولون کے آلاپ دھماہ دون آڑ
کو اڑی کی ٹھونک وچھالے سے ایسا بجایا کہ خوش آوازی اور تاثیر مین بین کو شرمایا بس وہ طفل مکتب ایسے
اِس علم مین عامل کامل ہوے کہ نائکان دوران آگے اُنکے بے مارے موے اور وہ مورد تحسین وآفرین
ہوے اور حضرت امیر خسرو کہ صاحب کشف تھے باعث رسوخیت اور بلند مرتبہ گی اپنی کے جملہ ساز و
اسباب وآلات ہزارہا سالگی کو ایک آن واحد طرفۃ العین مین برباد کر دیا - اور یہ تلامذہ اپنا علیحدہ طیار کیا اور
نغمہ سرائی اپنی کے روبرو جملہ نائکان ماضیہ وحال کا کہ عہد مہادیو سے چلے آتے تھے رنگ مٹا دیا چنانچہ
اُنکے خاندانی قوالون نے بھی اس زمانے مین سبھون کا ڈھنگ خاک مین ملا دیا - گر نزدیک راقم اب جو بامزہ ہو
وہ تو سے وہی بہتر ہے - آخر کار وہ نایک - لہور اپنے عہد پر بزعم مقابلہ پھر آیا اور کلمہ اولین زبان پر لایا اور مسکرایا
حضرت نے طرف طفلان نوآموز اشارہ فرمایا - وہ با ساز وسامان آئے اور ایسا گائے بجائے کہ نایک
مسطور کو بیہوشی مین لائے وہ تو عادی اور طرح کے گانے بجانے کا تھا یہ گانا قول وقلبانا اور خیال وترانہ
کہ اُسکے وہم وخیال مین بھی نہ تھا جبکہ کسی طرح اُسکے خیال مین وہ علم لاثانی نہ آیا پھر تو نایک بمنت وسماجت
پیش آیا اور حضرت کا قدمبوس ہو کر شاگرد انکے شاگردون کا ہوا - بعدہٗ حضرت نے تنبورہ ہر ایک شائقین اہل ہند
کا اختراع کر لایا تھا بتوسط رقایم خود بھجوا دیئے اور وہ لڑکے حضوری امیر خسرو و شاہ عصر سے بلقب قوال
ملقب ہو کر مجرائے سلطانی ہوے -

فی زمانہ جو قول وقلبانہ نہین جانتے فقط خیال وغیرہ گاتے ہین وہ بھی قوال کہلاتے ہین - بہر
حال اس قدر بھی باقی رہنا اِس علم کا منتسبات سے ہے اور کلاونت بعد قوالون کے ہوے -

فصل ہشتم بیچ بیان اُن راگوں کے جو ایجاد و تایجان انسان گاتے تھے

اور جو کہ زمانے کے لوگ گاتے ہیں بلا پردہ

شائقین زبان اور ناظرین دہرپد زبان پر منکشف ہو کہ متقدمین بزمانہ سابق اول کبت کہ اسکو پد چرن
بھی کہتے ہیں۔ دوم ستی کہ اس میں الفاظ مکرر آتے ہیں۔ سوم چھند اس میں بہت فقرے مکرر سہ کرر آتے ہیں
چہارم دھرپد پنجم دہنوا ششم ہماہمی ہفتم پربند ہشتم تربیدان یعنی دن میں کئی کھنڈ یعنی ٹکڑی فقرے اور ہندی میں
بیشتر اسکو تک بھی کہتے ہیں یہ زبان ڈاکری دیوزادان اور پراکرت مخلوق تحت الارض کی تھی اور مرکب ہے
زبان سنسکرت سے اور اسکو ناگ بانی بھی کہتے ہیں۔ اور مغنیان انہوں نے مدار گانے کا دھرپد پر اکثر رکھا ہے
اور سرگم ہولی بھی گاتے ہیں بنظر اسکے کہ دہرپد سیدھا ہوتا ہے اور مشکل بھی ہے مگر اکثر خلقت بازاری گانے کی
کس واسطے کہ کیفیت آوازی تقسیم و پوشیدگی آواز کی اور نکاس داو کا اس کم ہے اس لیئے ہولی نکالی کہ اس
میں چل پھرتان اور پیچ بہت مشکلات سے ہے پس دھرپد میں چار چرن ہوتے ہیں یعنی تک سو تک اول کی
استھل جسکو عوام استائی کہتی ہے۔ اور دوسرے تک کو انترا۔ اور تیسرے کو بھوگ۔ اور چوتھے کو آبھوگ
کہتے ہیں یا مشیخ اور یہی در غلط ہے۔ اور کھنڈ اور تک جسکو کہتے ہیں وہ متعلق فقرات نثر و بحر طویل سے ہیں
اب خیال فرمانا چاہیئے کہ دھرپد بیشتر زبان بھاکھا میں راجہ مان گوالیری نے رواج دیا اور بعض بعض
سابق سے بھی بیان کرتے ہیں۔ الا کسی تواریخ ہندی و فارسی سے سند پائی گئی۔ اور جس میں الفاظ
ورنگ یعنی کپھاج سے با اصول باندھے گئے اسکو چترنگ کہتے ہیں اور تیورٹ و ترووٹ بھی اسی قرینہ پر
ہے۔ اور اگر کسی دھرپد میں نام پھولوں کے شامل ہوے تو اسکو گلبند و پھولبند کہتے ہیں۔ اور اگر وہ دھرپد
وغیرہ ایک تال سے کہو سے اور الفاظ و فقرے یعنی تک برابر ہوئے کسی طرح کی کمی و بیشی نہ ہوئی تو اسکو
بنگلہ کہتے ہیں یعنی جو شکل ایک شکل پر مطابقت کرے ترکیب سے ... یا خیال یا ترانہ یا کبت

یا ہولی وغیرہ یا آنگہ گت پرن دھولک پکھاوج کی ہو اور اُنکے بولون مین اور تال وکی مین تفاوت دیتجا و زنہ ہو تو اسکو
جگلبندی کرنا کہتے ہین اور جسمین نام راگون کے متعدد دیون اور گانے مین بھی جس جگہ راگ کا نام ہو اور وہی راگ
برت مین آوے تو اُسکو راگ ساگر کہتے ہین اور سلطان شرقی کہ فرمانروائے جونپور تھے اُنہون نے دھرپد کو بزبان
خیر آبادی متعلقہ لکھنؤ ساتھ پختگی اور رنگینی کے ردیہ خیال مین بہت خوش اسلوبی سے ایجاد کرکے رواج دیا کہ
کہ آج تلک رائج اور مستعمل ہے بیان اُسکا ہو چکا ہے - اور فی زمانہ بعہد نواب آصف الدولہ بہادر والی لکھنؤ
کہ زمانہ صد سالہ منقضی ہوتا ہے مسمی غلام نبی متخلص شوری ولد میان غلام رسول قوال ساکن لکھنؤ نے بزبان پنجاب
ٹپہ کا ایسا موجد ہوا کہ ہر ایک گانے کا رنگ مٹ گیا فقط آستائی اور انترا اُس مین ہوتا ہے اور تحریر و زمزمہ
و فقرہ ولایتی شامل کرکے رواج دیا - اور شوری مقام دانے مین شاگرد ملا محمد صاحب کتاب خوان کا تھا جب
اُسکو رتبہ روضہ دانی حاصل ہوا تھا - اب تصور کرنا چاہیئے کہ جو گانا مشکلات پُر اثر تھا وہ باعث عدم ادراک
یک قلم متروک ہو گیا - فقط خیال و دھرپد دھمولی سرگم گانا کسی قدر باقی رہ گیا ہے وہ بھی خال خال - اور جیسا
کہ چاہیئے نزدیک راقم خواب و خیال ہے زمانہ کا یہ حال ہے کہ اُس گانے کے قدردان کمیاب - لہذا وہ گانا
نایاب - فی زمانہ امرا و رؤسا مین قدر و منزلت غزل ہندی ٹھمری اور دادرے ٹکڑے کی رہ گئی - قدرے قلیل تاثیر
محبوبیت جو باقی رہ گئی تھی سو وہ بقیہ اس گانے نے بالائے طاق کیا بطور نمونہ ترقیم کرتا ہون -

راگہائے مستعملہ حال کہ جس پر شائقین حال بیحال ہوتے ہین - اول غزل وہ یہ ہے -

"دید گل کے تجھے پڑ جائینگے لالے بلبل"

یعنی پاس وفا نا امیدی[1] روز اول ہی سے دامنگیر ہوئی یا آنکہ

ترا عشق جب سے بیگانا ہوا ہے — مرا دل بھی تیرا دیوانہ ہوا ہے

پس ایسے خبط مین لوگ گرفتار ہین - اہل بازار کس شمار مین ہین - رہی ٹھمری سو وہ بھی محض بے معنی از تصنیفات

---

[1] نا امیدی ہندی مین اسکو اگن کہتے ہین مدسکو سے واسطہ مصنف و سامع و مغنی کے ظاہر ہے ۱۲ مولفہ

وزیر مرزا صاحب متخلص قدرؔ سلاطینون سے ہین نبیرہ نصیر الدین حیدر بادشاہ جنت آرامگاہ ولد کیوان جاہ۔
افسوس اب فی زمانہ طبیعت سلاطین ایسی ہوگئی بگڑی یہ ہے کہ

سنئیان کروٹیان لینے دے۔ تڑپ تڑپ بیتی سگری رین

انترا۔ سانولی صورت مدھ بھری مورت رس ٹپکے واکی چھتیان ٭ ارے کروٹیان لینے دے۔
رہی تکرار ایک بول کی یعنی لینے دے ارے لینے دے بھلا لینے دے سئیان لینے دے بلما لینے دے گوئیان لینے دے اچھی لینے دے۔ بس پہرون ایسی تکرار ہے اسی بیہودگی کی مار ہے۔ رہا دادرا اور ٹھٹھا اُس پر شیطان کی پھٹکار ہے۔ افسوس صد افسوس ؎ آدمیان گم شدند ملک خدا خر گرفت۔ گو کہ اب بھی بعض بعض دانشمندان وضعداران کو ایسے گانے لغویات سے عار بلکہ طبع نازک اُنکے سننے سے بیزار ہے۔ مگر ڈھاری سفروائی طوائفین کب چھوڑتی ہین۔ اُنکو تو یہی آزار ہے۔ اور احیاناً اگر کوئی صاحب ہم سے دیہاتی بے مغز طوائفوان کے گانے ناچنے مین جا پڑے۔ یا کسی جلسۂ بارات وغیرہ مین باتفاق وقت آ پھنسے تو قضا اُنکی بے حکم قاضی قضا آ پہونچی۔ اور وہان اگر حیلتاً یا صریحتاً اُس مجلس سے کافور ہوے تو بیشک ہر بلا سے دور ہوے۔ اور شاید اگر دوستون یا بزرگون نے اُنکو دار و گیر کیا اور بخیال یگانگت یا محبت طوعاً و کرہاً شریک جلسہ رہا تو مبتلائے ضیق ہوا اور باعث سعود البحرات سوداوی عوارض خفقان وغیرہ مین تا مرگ گرفتار ہو کر مفت مین موا۔ رہا دادرا اُسکی یہ شان اور نیرہان سے کم یکین کا جانون موری بُدھ لڑکیان۔ یہ بیان اُن کا واقعی ہے قول اُن کا حق بجانب ہے یعنی مان باپون اُسکے نے اُنپر ظلم عظیم کیا۔ اُس وقت کی بدحواسی ایسی دل مین سمائی کہ ہنگام رقص و سرود علاوہ مُحتال اور رکشکے بی صاحب نے مجلس سے بھی علاقہ چھوڑا بلکہ تمامی حاضرین جلسہ کی جانب سے یک قلم منہ موڑا یعنی وہ انجان سب کو بھولین ایسی بھولین یعنی اول ہی فرما چکین کہ مین کا جانون بس ایسون سے گفتگو خلاف کرنا علمائے صحرائی یا علم الملکوت کا کام ہے انسان کا کیا مقام ہے۔ آیۃ الناس جبکہ جملہ کسبی از انسا تا ذکور کا یہ حال ہے کہ ہمہ کار اُن کا تار بے تار ہے تو اور عطائی وغیرہ کا کیا شمار ہے سنے مقام غور و انصاف

بھی ہے۔ جس حالت مین اہل دول امرا و رؤسا نے راگ کو کھٹراگ تصور کیا تو مغنی کیا بنا سکے۔ اور ان اگون
مین تاثیر کہان سے آسکے کوئی ہنر ار بنا ئے۔ علاوہ برین باعث انقلاب زمانہ جمیع علم خصوصاً علم موسیقی محو
ہوتے جاتے ہین۔ طفلان اپنے زمانہ علم سے کہ طریقہ شرفا و شرع عقلی ہی شرماتے ہین اور طفلان اہل حرفہ
طریقہ بجہا کو بدل و جان بجالاتے ہین۔ علم فقہ و حدیث کے حصول مین کوشش کرتے ہین شرافت کا دم
بھرتے ہین۔ بس مراد راقم اس تحریر سے یہ ہے کہ بباعث گردش دور قمر ایسا کیا ہر ایک اپنی حالت مین
گرفتار ہے پھر کوئی علم کس گنتی اور کس شمار مین ہے۔

تتمہ تصور کرنا چاہیے کہ زمانہ دیوتا ے ہند اول مین یہ راگ گائے جاتے تھے۔

اول راگ کدم چند مصرعہ کا اور تال چند جگہ بدلتی ہین دبیان رزم و آرائش ہوتا ہے تصنیف از قسم
مارگی کہ بالفعل رائج مردمان دکن مین تھی۔

دویم جھومرا کہ چار مصرعہ پر خاتمہ ہے اُسمین ستائش دیوتا ہوتی ہے اُسکے دوازدہ تال جھومرا مین مقرر
کی ہے۔

سیوم سرآدرتی۔ اُسمین الفاظ تا تا تیلی بے معنی ہوتی ہین فقط سُر و تال سے علاقہ۔

چہارم پربند۔ اُسمین دو مصرعہ یہ تعریف دیوتا و سلطان و فریاد و فغان و نجوش سامعان۔

پنجم ...۔ کہ تصانیف زبان دیسی ہے منجملہ اختیار خود۔

ششم دہرپد۔ طبع زاد راجہ مان گوالیاری چار مصرعہ او پر جمیع رسون کے اختیار تصنیف ہے یہ شخص
کامل تصانیف راگ مارگی تھا بعد اُسکے ایسا مصنف راگہاے دیسی و مارگی نہین ہوا۔ زبان سنسکرت مارگی
کہلاتی ہے و سودیش عبارت گوالیار سے اور دار الخلافہ اکبرآباد و بادی شمال رود و چراد شرق ... تا اٹاوہ ۔
و جنوب رودیہ او بعد ملک و غرب رود تا بسہاور و میانہ فصیح ترین زبان دیار ہندوستان ہے اور ولایت
شیراز کہ دار الملک فارس ہے اور دکن مین زبان کرادری ہے۔

ششم چھند بزبان دکن تین طور پر ہے تا چار فقرہ اکثر صفت و ثنا ہوتی ہے۔

ہفتم دہرو بزبان تلنگانہ کرناٹک کہ ملک مشہور ہین اُس مین اکثر بندش نازونیاز گذاری ہوتی ہے۔

ہشتم بنگلا۔ ملک بنگالہ مین گاتی ہین ذکر عشق ہوتا ہے۔

نہم چٹکلا۔ دو مصرعہ سے قافیہ دہرن وپرن سے مراد ضرب ہے کہ جہان ضرب تمام ہو ذکر عشق وعاشقی و فراق وستایش رزمیہ اور اکثر چٹکلا رزمیہ ہوتا ہے اُسکو ساودھر چٹکلا کہتے ہین۔ بانی اسکے سلطان حسین شرقی بادشاہ جونپور ہوے۔

دہم پشن پد۔ ——— فقرات اسکے چار سے آٹھ تلک صفت کنیا وغیرہ۔

یازدہم تروٹ۔ دو مصرعہ سے چار تلک اُس مین گت نیچی کا باندھتی ہین اور گاتے ہین۔

دوازدہم کاپی افسون در دیجبت کلام مین ترکیب دیکے گاتے ہین۔

سیزدہم لچارے۔ بیاج سخن عشق ملک گجرات مین گاتے ہین۔

چہاردہم کچری اُسمین صفت و ثنا و رزم آراے۔

پانزدہم کرکھا۔ از چہار مصرعہ تا ہشت مصرعہ اُس مین حقیقت رزم آرا وستایش مردان کار دو دو مصرعہ برابر خود قافیہ جدا جدا ہوسکتے ہین۔ اکثر فوج کے آگے ڈھاری گاتے ہین ایک لطف ہوتا ہے دلیرانہ۔

شانزدہم سادہرا۔ چار و چھ و آٹھ مصرعہ تلک ہوتے ہین اور قسم قسم کی زبان ہوتی ہے۔ اکثر صفت رزم آرا و تعریف حسن و ہمت روز مولود و شادی گاتے ہین واسطے خوشنودی جمہور و صاحب خانہ۔

ہفدہم پالیلا۔ وہ بھی مثل خیال دو مصرع کا ہے مضمون یہ کہ اس طفل سے چشم ما روشن و دل ما شاد چشم پدر و مادر روشن ہو عمر طبعی کو پہونچے اور گہوارہ خوب بنا ؤ واسطے روز شادی کے و مولد کے اُستادان نے مقرر کیا ہے مثل منگل اسکے جیت سری وغیرہ۔

ہژدہم چھند۔ نوان لاہور مین گاتے ہین چند مصرعہ کا شیخ بہاء الدین ذکریا ملتانی قدس سرہ نے

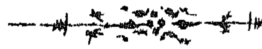
چھند نام فارسی مین رکھا اُس مین ستایش خداے بیہمال و داستان عشق و عجز و انکسار خود از راہ بندگی بدرگاہ قادر بیچون

۱۹ نوزدہم ڈیپا - کہ اُسکو ٹیپہ بھی کہتے ہین ملک پنجاب مین بزبان ملک از دو مصرعہ تا چہار مصرعہ قافیہ جدا جدا مضمون مرگ و افسون جان پرور عشق دیگر -

۲۰ بستم مالکل - یہ بھی زبان بشیتر جونپور و اودھ سے اور مقرر نہ کیا چند مصرعہ جس قدر چاہے الا دو دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہو - اور جس وقت دو مصرعہ پڑھے جاوین پھر پہلے مصرعہ پڑہین اُسی پر پرن یعنی ضرب تمام ہو مضمون حرف عشق و عاشقی و الم جدائی و تعریف معشوق -

۲۱ بست و یکم یار - اُسکو غیر دھاری اور نہین گاتے اُس مین مصرعہ نہین ہے جس قدر ہون داستان رزم اور دو جگہ تال بدلتی ہے - ہا استہ ۱ در وغ نہین ہوتا بموجب شرع صفت محمدؐ - اول دو مصرعہ اُستاد کہے - و مصرعہ ثالث شاگرد اور پھر اُستاد مصرعون کو کہے اور مثل مرثیہ کے رقیق ہر مرتبہ مصرعہ اول ہے -

۲۲ بست و دویم جکری - مصرعہ مقرر نہین ہین جس قدر دل چاہے مقرر کرے مصنف دو مصرعہ کا قافیہ جدا ہے ہر مصرعہ پر پرن یعنی ضرب ہے - بانی اسکے قاضی محمود گجراتی علیہ الرحمۃ مذکور عشق و عاشقی و یاد مرگ و عجز ہ -



باب سیوم

دربیان راگھا متفرقات مندرجہ نقشہ ہائے بموجب مت دیو ادان حقیر نے نقشے قایم کئے بقید دو فصل کے فصل اوّل مین نقشہ ششگانہ۔ اور فصل دوم کے اوّل پرہ مین نقشہا اور پرۂ ثانی مین چند راگ و راگنی بقید سنگت وغیرہ بطرز دیگر

فصل اوّل

شائقین ترانہ وسامعین افسانہ پر پوشیدہ نرہے کہ یہ نقشے راگمانون سے مختلف نظر آئے یعنی چھ راگ کو چھ طریقے سے ساتھ راگنیون کے منقسم کرکے جداگانہ نقشہ بندی کی ہے جو کہ اس حصہ مین اختلاف واضح ہوا۔ اور چند راگ تقسیم بالاتفاق نظر آئین۔ نظر بران واسطے استفادہ ناظرین وشائقین نقشہ مذکورین مندرج رسالہ ہذا کئے گئے ہین۔

نقشہ جات صفحہ ۱۶۸ سے شروع ہوتے ہین ناظرین ملاحظہ فرمائین۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھ
دیپاکھ	کیدار	بسنت	کسنم	سرتروں	کلانتر
للت	سشدہ	مالوا	ٹیک	کوندہیل	باگیسری
ہرکھہ	مکر	مارو	نٹنارائن	ساونت	ارن
مادہو	مرنجن	کسل	بہاگڑا	سنکروں	پلدریا
بلاول	شہانا	کھانید	بہروت	راگسری	کانہڑا
بنگال	سکت طہہ	لنکٹ ڈہن	رہس میگھہ	کہٹ راگ	تلک
بہہاس	مالی گورا	ہیم	منگلا	پٹرہنس	اشتیہہ
بدہس	اسیہہ	تاک ڈہن	کاہود	دیسوا	اڑشانا
پنچم	کاسید	ڈہونچ	اڈانا	دیسکار	سنکرابرن

اس نقشہ مین ایک ایک راگ کے نو نو پتر ہین حسب طریقہ بہرت مت اور نقشہ ان مین آٹھ آٹھ ہین - اور نقشہ ثانی مین بموجب اسی مت کے ایک راگ کی پانچ پانچ راگنیان مقرر ہین -

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	سری	دیپک	میگھ
مدماتی	گوری	رام کلی	کیدارا	سنپہ ندی	ملاروست
للتا	دیپاوتی	مالاوتی	گوڑیہ	کاوتی	سارنگ
دیسی	بھمری	گونڈ	اساوری	ٹوڑی	براری
لنکی	رنجہہ	گوجری	ملواری	کنبہاولی	ناہیری
اساوری	منسری	ریواتی	منتر سالی	چتینری	کلپ

مقام غور ہے۔ بست ہذا نے کلپ گو کہ پتر ہے مگر منجملہ راگنی کے مندرج کیا اور ایک نے خانہ پتران مین لکھا بہرحال اختلاف ظاہر ہے۔ اور نقشہ ثالث والی نے کہ ذیل مین موجب ششٹ شرمت کے ہے۔ ایک ایک راگ کی چھ چھ راگنیان اور آٹھ آٹھ پتر لکھے ہین مثل کلناتھ مت کے۔ مگر اختلاف یہ ہے کہ عورت کو مرد اور مرد کو عورت مرقوم کیا یہ بھی بڑا اختلاف ہے۔

سری راگ	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون راگ	میگھہ راگ	نٹ نارائن راگ
مارو	دیسی	بہہاس	بھیروی	ملار	کامود
سرستی	دیوگری	بھوپالی	گوجری	سورٹھہ	کلیان
گوری	ٹوڑی	بڑہنس	گن کلی	اساوری	اہیری
گدا	براری	کانہڑا	ریوا	مالکوس	نایکی
مدہ مادہ	للتا	مالسری	بنگال	گندہار	سارنگ
بہاری	ہنڈول	پٹ منجری	بہیلی	ہرسنگار	نٹ ہمیر

اس نقشہ مین مسل بہرت مت آٹھ پتر ہین مگر تمیز عورت مرد کا نہین کیا بلکہ دونون کو شامل کیا۔ راگنیون مین اس سے صاف ظاہر ہے کہ موجد اس نقشہ کا ناکامل محقق سے نہین ہے۔

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
سندبا	دہناسری	لیلاوتی	ججاونتی	کہناتی	گرگتانٹ
لیلاوتی	جیتاسری	کروی	منگل گوجری	کشن برن	کادوی
سورٹھی	سکھرالی	تجی	مال گوجری	دہنان جی	کنرمات
کنبہاری	درگا	پوربی	بہوپالی	سوہنی	بہاری
اندری	گندہار	مارنی	مٹوہر	سرو	مانجھہ
تانم بلاسنی	پٹ منجری	ترون	اہیری	کہیم	پورج
ہل گوجری	کامودی	دیوگری	ایمن	سیرکیا	نٹ
بھیروی	مالسری	نسرستی	ہامیر	بسرسی	سدھیاست

یہ نقشہ کلناتھ مت مطابق ہنومان مت کے کہ وہ مت ہی غلط ہے سب کے نزدیک ۔

سری	بسنت راگ	پنچم راگ	بھیرون	میگھہ	نٹ نارائن راگ
گوری	اندرنی	ساویری	رکھانٹ	بنگالی	نروتکی
کولاہل	کنکنی	براری	کانہڑا	پرنہرا	ملکی
ڈہول	پٹ منجری	کلنگ	بلاولی	کامودی	پوربی
راوتی	گورہی	اہیری	بہاکہا	دہناسری	دہنا
مالکوس	دہانگی	نرتہارستہہ	گوجری	دیوپرتہا	گندہاری
دیوگندہار	دیساکھ	درہنی	بہیروی	دیوانی	سندہوری

ان دونو نقشون سے چھہ راگ اور چھتیس ۳۶ راگنی اور اڑتالیس ۴۸ پتر ثابت ہین لیکن صاف راگینون مین فرق ہے۔ اور اصل راگ کو پترون مین و راگنی مین ملا کے غلطی فاش کی ہے

بھیرون	مالکوس	ہنڈول	دیپک	سری	میگھہ
ہرکہہ	مارا	کسُل	چندرنیت	سندہو	جالندر
للت	سیلوارن	کُمل	منگل	مالو	سارنگ
پوریا	بڑہنس	کلندر	سوہہا	ہمیر	سنکرابرن
مادہو	پریل	جہنک	آنند	گن ساگر	کلیان
ہوہو	چندرک	رام	ہلود	کسُبنہہ	گجدہر
ببنہہ	نند	ٹہیل	بروہن	گنبہیر	گنبدہار
مدہ	سور	کسم	گورا	شنکر	نٹ نارائن
پنچم	سنانک	ہیمال	بہبہاس	بہاگرا	سہانا

اب خیال فرمانا چاہیئے کہ کوئی نقشہ ایک طریقہ پر پایا نہ گیا اور توضیع پترہائے کسی کتاب متقدمین
ومتاخرین مین نظر نہ پڑی لہذا اسی جدول اخیر پر اکتفا کی گئی مگر یہ کلناتھہ مت بموجب مت ہنومان کے ہے
اور ترقیم نقشجات ہذا ضرور نہ تھی لیکن جو کہ صورت انکی علیحدہ تھی اس طرح پر کہ اول بہرت مت مین راگ و راگنی
و پتر اپنے طور پر ہین فقط فرق اثنا میان اسم نویسی مین ہے اور کسی قدر نام زیادہ ہین اور شمیشر مت مین بسنت
اور نٹ نارائن اور پنچم کو کہ اور طریقون مین و متون مین پتر قرار دیا ہے اور ان مت والون نے چھہ مین شامل
کیا ہے - اور شمیشر نے اپنی مت مین تمیز عورت و مرد کا نہین رکھا پترون مین بہارجا اور بہارجا مین پتر لائے
ہین - اور کلناتھہ نے بھی اپنی مت مین مطابقت ہنومان و شمیشر مت کی بہت کی ہے یعنی بسنت و نٹ نارائن
و پنچم کو بجائے چھہ لکھا ہے - اور مالکوس کو کہ چھہ مین دوسرا ہے شامل پترون کے کیا ہے - اور شمیشر نے
ہنڈول راگ کو کہ چھہ مین سے ہے منجملہ راگنی بسنت پتر کے نیچے لکھا ہے - اور کلناتھہ نے بھیروی کو پتر بھیرون کا
لکھا ہے - اور ایک اختلاف یہ ہے کہ پترون مین چھہ معمولی لکھے ہین اور بہارجا[1] مین دونو متون نے بسنت
و پنچم و نٹ نارائن کو بجائے چھہ راگ کے قرار دیا جو کہ یہ اختلاف بھی خالی از فائدہ متصور نہ ہوا - لہذا مندرج
کتاب کیا گیا - فائدہ اوّل یہ کہ سامعین و ناظرین غلطی سے متنبہہ ہون - وثانیاً یہ کہ از دیاد راگنی و صحت و سقم
سے مطلع و آگاہ ہو کر متلذذ ہون -

بیان اختلاف

سامعین و ناظرین شائقین تراند پر واضح ہو کہ اول بہرت مت یعنی بہرت[2] نے راگنیون مین
للتا و مالادی و کوربی و کھمری و لنکی و رتبھہ و دیواری و سرہی و پنجرا و کلپ و پترون مین
سرہرون و کلانر و شیکت و کوندہیل و مکرو ساونت و ارن و سرہجن و سنکرون و کہانید و بہردرت و راگسری
و سہانا و سکت ملہہ و لنکک ڈہن و رہس میگہہ و مالی گورا و منگلاو بڈہس و شلیہہ و برہمنس و اسیہہ و ناگ ڈہن

---

[1] بہارجا سے مراد راگنی سے ہے ۱۲ مولف

[2] اور اصح بہارت ہے یعنی پسر جسرت برادر سے اد رام چندر جی راجہ اجودہیا یعنی فیض آباد ۱۲ مولفہ

و کاہود و اڑشانا و دھنون و اڈانا و برن زیادہ لکھا۔

اور ہمیشر نے عورت مرد شامل کر کے باین تفصیل مندرج شاستر کیا یعنی سرستی و اہیری و بھوپالی و گکرا و دیوادتا کی بہاری ہنڈول و بہلی و ہرسنگار و نٹ ہمیر و راگنیان مخلوط چنانچہ سوہا و جیا و نتی و کہناتی و کرناٹ و للیا و تی و کرروتی و منگل گوجری و کشن برن و کاوری و جی و سکہرائی و مال گوجری و دھناجی و کتمات و کلبہاری و دورکا و بہاری و انڈرہی و ماروی و گتدہار و مٹو بروشرد و ماجہہ و بیم پلاسی و ترون و بہل گوجری و دیوگیری و ایمن و سرسی و سدہیات

اور کلھا تھ نے منجملہ راگنی اندرونی و رکہاتت و ترونکی و کولاہل و پرتہرا و دہول و راوتی و گورہی و بہاکہا و مالکوس و داگی و بہارسہہ و دیوپرتہا و دیوگندہار و برہتی و دیوانی و دہنا و ملکی۔

اور پنڈران سے اول مالا و کسل و سندہو و بیوارن و کمل و پوریا و پوربی و کلندر و سوہبا۔ و شنکرابرن و بہتاک و آنند و پریل و گن ساگر و ہوہو و چیارک و رام و ہود و کنبہ و گجندر و بنہہ و گبنہیر و برودہن و کھیدرہا و مدہ و سوروگورا و شاماک و بہاکرا و نٹ نارائن۔

جملہ ایک سو اٹھائیس نفر زیادہ ہین اور ہر ایک راگنی و پتر نقشجات مرقومہ بالا مین ہر ایک راگ کے نیچے مرقوم ہین لہذا یہان قید راگ کی نہین کی ہے ہنگام احتیاج نقشجات مین ملاحظہ ممکن ہے۔

فصل دوم مقدمہ نقشجات چہارگانہ

سامعین تراتہ و شائقین زمانہ پر مخفی نہ رہے کہ بنائے ہین وا و چار راگون کے تفسیر کو چار طور پر مختلف نظر آئے جو کہ خالی از فائدہ نہین ہین نظر بران نقشے انکے طیار کئے گئے اور شگفتہ و بیشتر علی قدر معلومات نقشجات رتبیہ بالا بھی خاکسار نے آگے بسیر و تمامہ کر دیا ہے اور ان چارو نقشون کو منسلک رسالہ ہذا کیا۔ اور اب مقام غور ہے کہ بیچ اہل متاین اس قدر اختلاف ہے تو ناگون کا طریقہ ایسے حساب سے کیا صاف ہے

وہ لوگ تو انہیں کے مقلد تھے۔ اس زمانے کے تا ایک کس شمار میں ہیں اور انکا کیا لاف و گزاف ہے مگر جہلِ متقدمین کس قدر اس کام کو با اصول کرتے تھے لہذا اُنکے راگ بھی تاثیر پکڑتے تھے اور نقشجات ہذا با اوقات و افصال معہ سرسنبدھ ہیں رقم ہوتے ہیں ۔

چار نقشے معہ سُر سنبدھ و اوقات معینہ و فصل ہائے مقررہ چہار راگ و راگنی وغیرہ

اسامی	سُر سنبدھ	فصل	وقت
بھیروں	سا گا پا نی	بسنت رت	اوایل روز
رام کلی	سا گا ما پا نی	ایضاً	صبح
دیساکھ	گا ما پا دہا نی	ایضاً	اوایل روز
للت	دہا نی سا گا ما	ایضاً	صبح
بلاول	دہا سا رے گا پا	ایضاً	اوایل روز
پٹ منجری	پا دہا نی سا رے	ایضاً	نصف شب

اسامی	سُر سنبدھ	فصل	وقت
دیپک	سا رے گا پا دہا نی	گریکھم رت	شبانہ روز
دیسی	رے گا ما دہا نی سا	ایضاً	دوپہر روز
کامود	ما گا رے دہا نی سا	ایضاً	ایضاً
نٹ	دہا سا نی رے پا ما گا	ایضاً	آخر روز
کیدارا	نی سا گا ما پا	ایضاً	نصف شب
کانہرا	نی سا رے گا ما پا دہا	ایضاً	اول شب

اسامی	سُر سنبدھ	فصل	وقت
سری	ما پا دہا نی سا رے گا	ہیمنت رت	آخر روز
مالسری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	بعد دوپہر
مارو	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر
دہناسری	سا پا دہا رے گا نی	ایضاً	بعد دوپہر
بسنت	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف روز
اساوری	دہا نی سا ما پا	ایضاً	دوپہر [illegible]

اسامی	سُر سنبدھ	فصل	وقت
میگھ	دہا نی سا رے گا	برکھا رت	آخر شب
بنگس	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	نصف شب
ملار	دہا نی رے گا ما سا	ایضاً	ایضاً
گوجری	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	دوپہر روز
بہوپالی	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	اول پہر شب
دیسکار	سا رے گا ما پا دہا نی	ایضاً	آخر شب

۱؎ گریکھم یعنی گرمی رت یعنی ماہ بیساکھ و جیٹھ دو ماہ [illegible] باقی [illegible]
۲؎ برکھا رت [illegible] یعنی ماہ [illegible]
۳؎ [illegible] سے ماہ [illegible] مولف

مقام غور ہے کہ اس خوشہ چین نے اس علم مین بہت سا سر مارا الا اتفاق راے از اہل مت یعنی دیوتزادون[1] تمام تسان نائکان نظر نہ آئی ہان فقط ایک راگنی بھیروی کے باب مین اتفاق ہے یعنی کلین[2] و یوزاد اور جمیع نائکون سبھون نے بھیرون کی راگنی قرار دی ہے مگر اس بندہن والے نے بھیرون کے ذیل مین بھیروی کا نام ہی ندارد کیا ہے اور تمام راگ و راگنی مندرجہ نقشہ اول معہ اصل بھیرون کہ سمپورن ہے[1] اوڈو لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص مقلد مت ہنومنت کا ہے اور وہ مت پایہ اعتبار سے پیش استادان ساقط ہے الا اُس نے فقط ایک بھیرون کو اوڈو لکھا ہے اور اس شخص نے تو ذیل کے ذیل کو لکھدیا ہے پانچ سُر کا پس سراسر غلطی ظاہر ہے۔ چنانچہ مالسری کو اہل مت نے تین سُر کی لکھی ہے اور بعضی مالسری پانچ سر کی نائکون نے برتی ہے بلکہ ذکر اسکا پہلے ہو چکا ہے اور نقشہ ہذا مین علاوہ راگھاے دیگر کہ سُرون مین اُنکے بدحیاتم اختلاف ہے یہ تفرقہ لائق دید ہے کہ مالسری کو سمپورن لکھا ہے مگر مت ہنومنت مین بھیرون بھی اوڈو ہے سو ہر ایک کے نزدیک وہ مت ہی غلط ہے اور میگھ[3] راگ صریح سمپورن ہے اُسکو بھی اوڈو لکھا ہے اور استاد ری درآم کلی قوالی و کلاونتی دونو سمپورن ہین اور دونون کی رکھب جان ہے یعنی قوالی مین کومل و کلاونتی مین تیور لگتی ہے سو برعکس اُسکے اوڈو لکھا ہے رکھب نکال کے کمال حیف ہے پس بدانست بندہ یہ طریقہ ازحد غلط ہے حقیر نے فقط واسطے اظہار عیب و صواب کے ترقیم کیا ہے تکلیف یہ ہے کہ جو سُر جس راگ کی جان ہے وہی بے نشان ہے سراسر عقل حیران پس نزدیک راقم یہ طریقہ ازحد غلط ہین چاہے کاتبان سے یا مصنفان سے یہ غلطی ظہور مین آئی بہرحال بے ترکیبی اظہر من الشمس اس راقم نے فقط واسطے آگاہی شائقین کے کہ جسمین عیب و صواب سے ماہر ہون زیب قلم کیا۔

---

[1] مراد دیوتا سے ہے۔

[2] بکثرت لکھا ہے چار ہی سُر کا اوڈو پانچ کو کہتے ہین بلکہ ہنومنتی یہی طرہ کیا۔ اُس نے اوڈو لکھا ہے ۱۲ المولفہ

[3] بعضے میگھ مین گندہار نہین لگاتے مگر بدرنگ ہاتھ آتا ہے ۱۲ المولفہ

پردۂ دوم دربیان راگہاے سنکیرن وغیرہ معہ تقسیم فصلون پراور مرکب ہونا راگون کا

قاریان خوش الحان وسامعان نکتہ سنجان پر ظاہر ہوکہ استاذ نے راگ تین قسم کا قرار دیا ہے۔

اول سدہ کہ کوئی راگ یا راگنی اُس مین شامل نہ ہوا ور بغیر ترکیب کثرت سے ہو یعنی بعض سُرت اُسکی فوت ہوگئی ہو مثل ٹوڑی کے۔ اور مہا سدہ وہ سدہ ہے کہ جمیع سرت اپنی اپنے ساتھ رکھتا ہو مثل سارنگ کے۔

دوم سالنک وہ اگرچہ مرکب نہ ہو لیکن تشبیہ بکدیگر رکھتا ہو مثل سری راگ کے کہ رنگ گوری خاص کا رکھتا ہے۔

سیوم سنکیرن وہ کہ مرکب ہوا لا یہ بھی دو طور پر ہے سنکیرن وہا سنکیرن دو سدہ سے مرکب ہو مثل بھیرون وٹوڑی کے۔ اور مہا سنکیرن وہ ہے کہ سدہ وسالنک یا سدہ وسنکیرن یا سالنک وسنکیرن یا دو سالنک یا دو سنکیرن سے مرکب ہو۔ اور تصور کرنا چاہیئے کہ اہل ہند نے چھ راگ کو اوپر چھ فصل کے تقسیم کیا ہے۔ اول بسنت رت چیت وبیساکھ۔ دوم گرکھم رت جیٹھ واساڑھ۔ سیوم برکھا رت ساون وبھادون۔ چہارم سرد رت کنوار وکاتک۔ پنجم ہیمنت رت اگھن وپوس۔ ششم سسرہ رت ماہ وپھاگن اور اہل ولایت نے بھی علاوہ چھ آوازون کے بارہ مقامون کو اوپر بارہ برجون کے اسی چھ فصلون پر تقسیم کیا۔

بیان راگہاے مرکبہ وغیرہ

اب شائقین ترانہ پر یہ فسانہ محتجب نہ رہے کہ اکثر سے اہل فنون نے راگ کو سدہ اور راگنی کو معہ پتران سنکیرن تصور کیا ہے اور بعض نے راگ کو بھی سنکیرن سمجھا ہے چنانچہ بعضے کانہڑا اور بعضے سارنگ وگوجری ونٹ وملاری وٹوڑی وگوری ان ساتون کو سدہ کہتے ہین اور دیسکار وبھبھاس وللت وریوا وبلاول ومیگھ وسورٹھ ودھناسری وگورا وسری راگ ودیپک اگ وکاج وکیدارا ان تیرہ کو سالنک جانتے ہین باقی جمیع راگ وراگنی سنکیرن تصور کرتے ہین اور یہی ترکیب راگ وراگنی کی ہے منہم مثلاً سیام ورام کلی سے ملے تو بھلی سیام کہینگے اور اگر رام کلی اور ہو ہو[1] ملا رام سیام کہین گے اسی طرح سے سب راگ

[1] ہو ہو ہاے ہو نام دیوزاد کہ وہ صاحب مت تھا اور ان ہر بعد تسرہ دیوتا کے وہ پیدا ہوا اُسنے یہ راگ ایجاد کر کے بنام اپنے نامزد کیا ۱۲ المولفہ

مرکب ہین جیسے نٹ نارائن سنکرابرن سے مرکب ہے وہ مدہ مادہ وبلاول کا مودکوٹھرسے مرکب ہے اور
بیلاول وباگیسری دہناسری سے مرکب ہے اور کانہڑا وشہانا مرکب ہے فرودست سے اور فرودست
نام گوشہ مقام ولایت کا ہے وہ گوشہ چوبیسوان ہے اور فرودست نام تال کا ہے ایجاد حضرت امیرخسرو
یہان مراد ہے راگ سے نہ گوشہ سے ہے نہ راگ سے اور کانہڑا اڈانا ملارسے مرکب ہے - اور کانہڑا سُگھڑ
وکلیان بنگ سے - اور کامود گونڈ وہمیر کیداری سے مرکب ہے - اور ایمن وسدہ کلیان بھی کیداری
سے مرکب ہین - اور بلاول ودہناسری ٹوری سے مرکب ہے - اور اساوری دمار ووماسری سنکرابرن سے
مرکب ہے - اور کیدارا ومدہ مادہ وسری وجیت سری دہول سے مرکب ہے - اور براری ودیسکار و
کھٹ راگ مرکب چھ راگنی سے یعنی براری واساوری وٹوڑی وسیام وبہلی وگندہار سے - اور لغت ہندی
مین سر کو کھٹ کہتے ہین اور یہا کہا ہین کہ یہ زبان فی زمانہ مروج ہے چھ کو کہتے ہین - اور سنکرابرن سدہ وہمالس
ماروا سے مرکب ہے - اور دواتی وجیتی ودرگا ودہناسری وسنکرابرن بہاگ وکیداری سے مرکب ہے - اور
بلاول وگندہار سندہورا سے مرکب ہے - اور اساوری وگوری ودیوگری وبھیرون ودمتون مین مرکب پیلی
سے ہے - اور سیام وگوری وپٹ منجری ماڑوا سے مرکب ہے - اور دہول ودہناسری وکپاری ودیوگندہار
سنکرابرن سے مرکب ہے - اور سدہ اور کانہڑا وبیلاولی بلاول سے مرکب ہے - اور گورسارنگ کامودی
سُگھڑ آسنگ سے مرکب ہے لاریب یہ بیان درست گورسارنگ مناسبت رکھتا ہے ان راگون سے نگراول
سنگت گور وسارنگ دومل کے ہوا - اور بلاول وکیدارا اور چھایا ونٹ انکا میل زیادہ تر صحیح ہے ہاتھ کنگن
بقول شخصے آرسی درکار نہین ہوتی ہے جو صاحب چاہین غور فرماوین - اور گوری وبھیم پلاسی ودہناسری
سے مرکب ہے - الا زیادہ میل ملتانی کا ہے کہ ہر ایک گویا علیحدہ نہین کرسکتا ہے - اور سدہ وپوربی و
گندہاری کھٹ سے مرکب ہے وہ بالائے طاق رہے ایک جنکہ ذکر کھٹ کا صحیح تر ہوچکا ہے بیل
جتی وانم کیا اور اساوری وبراری ودیسکار سے مرکب ہے اور ٹوڑی وبھیرون بالکل علیحدہ سے مرکب ہے -

بدانست راقم یہ بھی غلط ہے یعنی جو راگ اول کا ہے وہ کسی سے مرکب نہین ہے بلکہ اُسسے اورون نے ترکیب
پائی ہے۔ چنانچہ چھ راگ جو سبھون سے اول ہوئے ہین وہ کسی سے نہین مرکب ہین اور جملہ راگ اُنہین
سے نکلے ہین۔ مقام غور ہے کہ بہاگڑے و کیدارے سے کچھ علاقہ نہین ہے البتہ بہاگ و بہاگڑا سنکرے
سے مشابہت رکھتے ہین۔ اور مارو و سُرستی و بنگاسری سے مرکب ہین۔ اور کانہڑا و بُروُن و ناگدہن ملار
سے مرکب ہین۔ اور کیدارا و سوہا و بھیرئی[1] کلیان سے مرکب۔ اور دیسکار و گوجری و سیام و دیسی ٹوڑی سے
مرکب ہے اور بدانست راقم سیام کہ سنگت رکھتا ہین و کلیان سے۔ ٹوڑی سے کچھ علاقہ نہین ہے۔ اور کھٹ
و دیوگری مرکب کلیان و پوربی سے یہ سنگت بھی بدانست راقم غلط ہے کہٹ و دیوگری متعلق ہین بھیرون سے
اور سارنگ و سُدہ و کولاہل بہاگرا سے مرکب ہین۔ اور کلیان و کانہڑا و کوکب بلاول سے مرکب ہین۔ اور
پوربی و سیندارو و دیوگری و مادہو و دیوالی کہہاری سے مرکب ہے۔ اور ماآسری و سرستی و گوجری للتا سے
مرکب ہے اور سرستی نام دیپی کا ہے مگر یہان مراد دیپتی سے نہین ہے اور رآم کلی و منگل گوجری رام کلی
سے مرکب ہے۔ اور سیام و گند بار و منگلا ٹیک و ترون و گوری و پوربی ٹوری سے مگر بدانست بندہ بعضے
براہ غلطی کلیت بھی کہتے ہین اور بعضون کے نزدیک بہہاس سے مرکب ہے۔ ہان بہہاس و بھوپالی کا مرکب
ہونا صحیح ہے۔ اور سری راگ کو مرکب بڑہنس سے لکھا سری چھ مین سے ہے اور دیپک و گوری و کیدارا
کوکب سے مرکب ہے۔ دیپک بھی چھ مین سے ہے۔ اور پوربی اور بلاول و ہنڈول نیلاوی سے مرکب سوہنڈول
بھی چھ مین سے ہے۔ اور پنچم و للت و پوریا و بھیرون و میگھہ کلیان سے مرکب مگر بدانست بندہ بھیرون و میگھہ بھی
چھ مین ہین[2]۔ اِلا اسلیے میگھہ و کلیان اور سنگت درست ہے لیکن خاص کسی کی سنگت و میل مرکب ہین ہوے
یہ غلطی نا لائک مصنف یا کاتب کی ہے جو قلب کیا۔ اور کامود و ساونت و بسنت دیوگری سے مرکب ہین

---

[1] اور بھیری کو بھلی بھی کہتے ہین ۱۲ [2] و گوری کا میل کچھ کلیان سے مدہم کومل کے باعث سے ہے ۱۲ [3] یعنی بھیرون اور میگھہ بھی چھ
مین ہین۔ انکی سنگت اور راگ یا راگنی ہین ہوسکتی ہے اور کی سنگت انہین غیر ممکن ہے ۱۲

اور نٹ وملار وسارنگ وبلاول وبھیرون ہنڈول سے مرکب ہین اس سنگت مین بھی ساتھ بھیرون
ہنڈول کا غیر ممکن کیونکہ بھیرون پپوورن ہے - اور ہنڈول اوڈو ہی سل سر اختلاف ظاہر اور سدہ وسارنگ
وکانہڑا وپوریا وبھیروی مرکب براری سے - اور منجملہ کانہڑا ادرکی کا نرٹے مین گندہار تیور لگتی ہے اور دن
مین کومل ہے لہذا بدانست راقم یہ سنگت بھی نادرست ہے اور للت وسدہ وسارنگ وپنچم وبلاول وبھلی
مرکب ام کلی سے مرکب ہے اس سنگت سارنگ کا کہ اس مین رکھب[1] بادی ہے اختلاف اور گوجری ودیسکا
وبنگال وپنچم وللت مرکب دیسی سے یہ سنگت درست پائی جاتی ہے اور بہہاس وہرکہہ مرکب بیساکھ
سے صحیح ہے اور بلاولی وسارنگ وسرہ وملار وگونڈ وماد ہو مرکب سدہ سے - اور ملار وبلاول اور
نٹ نارائن مرکب کلیان علاوہ ملار اور درست ہے - اور کیدارا وبنگال مرکب ہناسری سے - اور مارو وگوری وللت بعضون کے
نزدیک براری سے مرکب ہے - اور گونڈ وگوجری وگوئید وبہہاس بلاول سے مرکب ہے - اور گوجری وپنچم وللت سے مرکب ہے او اساوری
وگوجری وپنچم مرکب للت سے - اور بسنت ہو ہو مالسری سے مرکب - اور مالسری وبلاول وبہہاس وبعضی بجاے بہہاس کے
سدہ وبعض باگیسری وگوئید کہتے ہین علاوہ باگیسری نزدیک راقم درست ہے - وبعضی باگیسری
وسورٹھہ کو مرکب گوجری سے جانتے ہین اور پنچم وبھیروی وگندہار وبنگال وگوری مرکب جیاونتی سے
اور پنچم وکھٹ وماروہ وسارنگ وساونتی وٹوڑی مرکب اساوری سے - اور کھٹ راگ دکھنہاوتی مرکب
مالسری سے خیال کرنا چاہیے کہ کھٹ ومالسری سے کچھ مناسبت نہین ہے اور ملار وماروا مرکب گوری سے
الا ملار وگوری سے بھی کچھ علاقہ نہین ہے اور ریج وبہہاس وماروہ مرکب گوری سے - اور پیج وپوربی
سورٹھہ مرکب مالوا سے اور گوری وٹنک مرکب کیدارا سے اور ملار وبلاول وجیاونتی مرکب سورٹھہ سے
اور دہول سری وبلاولی مرکب گوری وبہاگڑا ونٹ سے - اور بھوپالی وگونڈ مرکب کلیان سے - وبعضون
کے نزدیک بلاول وکلیان سے اور کافی مرکب شنکرا[illegible]ن سے - اور گوری وساونت مرکب سارنگ و

---

[1] رکھب کا بادی ہونا درست البتہ گندہار بجاے بادی ہے ١٢ منہ

ملار سے - وبعض کے نزدیک کیدارا سے وکامود سے دبعضے کا نٹ زیادہ ترملا کے کرتے ہین - اور ملار
مرکب سارنگ وسورٹھہ سے - وبعضون کے نزدیک بلاول ونٹ ومیگھہ سے - نزدیک راقم سنگت
سب کی ہے تفرقہ ڈالنا ہین غلط - اور سارنگ مرکب دیوگری وملار ونٹ سے - وبعضون کے نزدیک ملار
وماروت - اور گورا مرکب گوری سے اور نٹ وترون ودیسکار سری سے مرکب ہے - اور پچ وسورٹھہ
تھاری مرکب مارو سے اور سنکرابرن وماجھہ مرکب سارنگ سے - اور سورٹھہ وبلاول وملار وپچ دہنا سری سے
مرکب ہے - وبعض کے نزدیک مارو وگندہار سے وبعض کے نزدیک ٹوڑی وماروا واساوری سے اور
گن کلی سری سے اور دیسی وٹوڑی وللت واساوری ودیسکار وگوجری مرکب اساوری سے - اور راہ سے
کہ بعضے اسکو براہ غلطی سندہورا کہتے ہین - اور گور سارنگ مرکب گورا سے - اور سارنگ بعض کے نزدیک
گوری سے بدانست راقم ایک طریقہ نہا محقق نہ تھا اکثر غلطی واقع اپنی اپنی طرح پر ہر ایک کی شکل جدا گانہ
ہے - راقم نے باعث کثرت اندوہ الم شبدیز قلم کو جولانگاہ قرطاس ہذا پر مہمیز نہ کیا - عیب وصواب کو
اوپر عفو کرنے شایقین وناظرین کے رکھکر الزام تشنہ وطعن سر سبکبار پر نہ لیا واللہ اعلم بالصواب -

بیان عرپ ترپ لاگ ڈاٹ

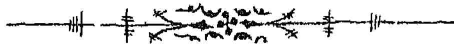
ترانہ سنجان تہان زبان سابق سے عدم واقفیت رکھتے ہین ایسے الفاظون کے
واسطے تحقیقات کما ینبغی چاہیئے تانسین نے ایک ہر پنیتی نادسر سادہ بجائی
برہین کان ثبت سُر سادہ ماڈ ہری دھن اسکے ابھوگ مین کہا ہے کہ

عُرپ تُرپ لاگ ڈاٹ تان بہیدا چھہر چھائی
کہین میان تانسین سنئیے گوپال لال پرتھم اگہہ پھیرن سنائی

یہ الفاظ اکثر لوگون کی فہم مین نہین آتے ہین - خلاصہ یہ ہے کہ عرپ یعنی سہولیت وخوش سلیقگی بسبب
سُندر اوسدہ بانی جسکا ذکر فصل عیب وصواب ہوچکا ہے کہتے ہین اور ترپ یعنی چستی وچالاکی اور
ہندی مین ترت پھرت یعنی تیزی وتندی وکرار امین تان اوتیج مین اور لاگ یعنی پورے سُر تیور کومل

لگین - اور ڈاٹ یعنی دوسری شئے مثل سُرت وغیرہ کہ جس سے ہئیت راگ مبدل ہوجاتی ہے قائم رہنا اپنی جگہہ پر ہر ایک سُرت و سر کا ہر ایک اگ مین مراد ڈاٹ سے یہ ہے اور تان اور لفظ اور بھید یعنی لفظ سے مراد اچھر ہے مشہور و مستعمل ہے جمہور عوام مین لہذا حاجت شرح نہین ہے -

خلاصہ یہ کہ ہنگام سرود گانے والے کو خیال ان امرون کا بلکہ ہر ایک عیب و صواب کا ضرور رہنا ہے -



باب چہارم

بمقدمۂ تالہای ہندی اور فارسی اختراعی حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ مشتمل اوپر پانچ فصلون کے

بیان فصل اوّل کہ پکھاوج وغیرہ کس سے شروع ہوا ہی

سبکدستان ماہران تال یعنی علم موسیقی پر واضح ہو کہ جس وقت حکم خدا بشن کو واسطے ترکیب دینے علم تال اور بید کے ملا تو مہادیو نے ساتھ خوش اسلوبی کے ترتیب دیا یعنی اوّل مقدمات سُر درست کئے ساتھ اُسکے ہنگام سرود ایسے جدین وہ لوگ آتے تھے اور نغمہ و کرشمہ بھی ساتھ حرکت دست و پا کے پیدا ہوتا تھا پس لازم ہوا ترکیب دینا ضربون کا اور اس وقت مین ایک ہر مہادیو بجاتے تھے مگر گتین جو ترکیب دین سب سے با معنی بنائین۔ اب تصور کرنا چاہیے کہ سمی گتین جنکا ذکر اول مین ہو چکا ہے موجد پکھاوج اور تالون کا بھی ہوا یعنی کسیقدر گتین ایجاد کین بلکہ ایک گت بنام خود نامزد کی اور پکھاوج کا انسان مین اس طرح پر رائج ہوا کہ ملک دکھن یعنی تلنگان مین ایک راجہ تھا کہ نام اسکا قلم کو فراموش ہو گیا۔ اُسکے یہان ایک روز ایک دیو شریک جلسہ ہوا کہ تمامی اہل جلسہ اُسکو دیکھکے مفرور ہو گئے مگر راجہ اُس سے بمقابلہ پیش آیا تب وہ دیو مبہوت ہوا کہ مین رو

عتاب راجہ اندر ہون - اُس وقت راجہ نے اُس سے فرمایا کہ کون سی خدمت تیرے تعلق اُس سرکار کی
تھی - تب وہ یہ حرف زبان پر لایا کہ مین پکھاوج بجاتا ہون - بعد مدت چندے پھر چلا جاؤنگا - راجہ نے
بہ شفقت تمام مہمانداری اُسکی مین مصروف ہو کے ایک پکھاوج حسب ایمار اُسکے بنوادیا آخر اُس نے ایسا
پکھاوج بجایا کہ ہر ایک سامع غش مین آیا - راجہ نے اُس عرصہ مین اُس سے بجانا پکھاوج کا ایسا اخذ کیا کہ
کوئی دقیقہ باقی نہ رہا - آخر الامر وہ دیوزاد بعد ایام معہودہ ایکدن ہر ایک سے رخصت ہو کر سمت آسمان ہوا
ہوگیا - من بعد راجہ نے اکثر لوگون کو تعلیم کیا - ہنگام کثرت کو لیون نے اخذ کر کے ایک پیشہ رزق اپنا نکالا -
فی زمانہ لالہ کیول کشن بڑے اُستاد نامی ہوے - اب برہمن وغیرہ بھی بجانے لگے اور گت پرن بطور خود بنانے
لگے - مگر گت پرن سب بے معنی - اور آگے بامعنی ہوتے تھے - چنانچہ ایک ٹکڑا اُس طریقہ کا بطور نمونہ سپرد قلم
کرتا ہون - تین درجہ آخر گت پرن ہیت ہوتے ہین - اس طور سے یعنی دین بند دینا ناتھ جن چاہت
دہن دیت دہاے دہاے - دہن دیت دہاے دہاے - دہن دیت دہاے دہاے - فی زمانہ
لوگون نے بباعث عدم تفہیم بول غلط کر ڈالے ہین اور زبان دیوزادان پر لاعلمی سے تمسخر کرتے ہین موجدون کو
فضول کہتے ہین - اور بدانست راقم وہ خود ہی غلط ہین - مقام غور ہے کہ اگر گانا بجانا ناچنا بامعنی نہ ہوتا تو سابق
مین کبھی تاثیر نہ ہوتی بالفعل موقوف ہونا تاثیر کا سبب بے معنی پن کا ہے - یہ مثال راست ہے ابھی ذکر حال ہے
کہ حضرت امیر خسرو نے زمانہ سات سو برس کے قریب ہوتا ہے کہ قول و قلبانا عربی زبان مین اور ترانہ وغیرہ فارسی
مین ایجاد کیا - سوا اس قسم ماننے کے نامکون اور گانے والون کا زور زبان عربی مین نہ چلا اُن چیزون کو غلط کر ڈالا
اُسکے حرف والفاظ بباعث جاہل ہونے کے زبان سے نہ نکل سکے مگر فارسی کا تتبع ترانہ پر کیا یعنی بالکل غارت
کیا - اُنکے بنائے ہوے ترانے محض بے معنی فہمید مین نہین آتے ہین اُنکو کچھ معنی و مطلب سے مطلب
نہین ہے - فقط تال و سر پر نازان رہے - اور اب بھی بعضے الفاظ کے نام سے بھی نہین جانتے ہین - اور ترانہ
بے معنی بنانے پر غش کرتے ہین کسی کا کہنا نہین مانتے ہین ہمسری حضرت خسرو پر خاک چھانتے ہین

ناحق مرتے ہیں بقول شخصے حلوا خوردن را روے باید کچا صاحب کیفیت و کرامات کجی سگان دنیا و اہیات اور بعضے ہمسر ایکے اُنکے بے معنے و بے مزے پن پر شش کرتے ہیں - ویسا ہی حال انکے بجانے والے گتیون کا ہے بجانے والون کو جو کہ بول اچھے معلوم ہوئے گانٹھ کے اور تالین مقرر کر کے گت پرن بنا لین چنانچہ ایک ادھ ٹکڑا اس زمانہ کا بطور نمونہ لکھا جاتا ہے -

ٹکڑا - دہا کیٹ تاک دہم کرتاتک ترکیٹ کرد ان دہا تی دہا دہا -

دوسرا ٹکڑا بھی بطرز ثانی رقم ہوتا ہے -

ٹکڑا - کیٹ تک دُہمکٹ دہا کٹ تک دہمکٹ دہا کٹ تک دُہکت دہا -

اور اس زمانے میں لالہ کیول کشن پکھا وجی اُستاد کامل تھا اُس نے حسب فرمایش دیگر اُستادان زمانہ ٹکڑا دوہرے بول کا کہ دشوار تر ہے بنایا اور صنعت یہ ہے کہ دُہرے کے چوتالے اور تالا میں کھپتا ہے گو کہ بے معنی سے ہے مگر از حد فصیح ہے اور ہر جگہ اُٹھنے کی پہلے سے چوتالہ میں غلط - درمیان سے تالہ میں - اور دوسرے سے چوتالہ میں بیٹھ جاتا ہے -

ٹکڑا - تاک تا دِہ کیٹ تاکت دہک تکیٹ تھکٹ تکٹ تہکیٹ دگرن نگرن دگرن نگرن ددگدگن ددگدگن دہا دہا -

ان بولون میں باوجودیکہ بے معنی ہیں الا مشکل ہی با شکل ہونے سے ایک کیفیت ہے اور بول از حد خوبصورت و درست - اور ایسے لوگ علاوہ معنی کے بول و شکل دونون بیہودہ باندھتے ہیں گت پرن اُنکی سُن کے کمال نفرت ہوتی ہے - اس زمانہ میں دو شخص پکھاوج کے اُستاد بے بدل ہیں اوّل تاج خان خلیفہ ہیں دوم کو دو سنگہ برہمن ولد گیتے ساکنان باندا - تاج خان ضعیف بعارضہ رعشہ مبتلا - کودو سنگہ بہت ٹکڑا اور طیار - تاج خان نے ناصر خان پسر اپنے کو لاگ ڈاٹ قالی پر ایسا طیار کیا کہ جمیع اُستادان زمانہ کو بالائے طاق رکھا اور جوان رعنا و پہلوان - غرضکہ دونو ایک خاندانی ہیں اپنے فن میں کامل - الا کودو سنگہ ملائمی گت پرن میں

ایسا سبک دست ہے کہ باوجود ہونے باجا مندری کے ایسا خوب و نادر ہے کہ اُسکے گانے مین ایک مزہ سُر کا
ایسا حاصل ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ سامعین کو محویت ہوتی ہے۔ ایسا ہی مسمی قاسم خان مرحوم نقارچی ساکن
اسیون واونام کو راقم نے کیا بلکہ صدہا صاحبون نے دیکھا کہ اُس نے نقارہ بجانے مین دلا دیا ہے یہ ساری
وجہ راستگی سُر کی ہے اور بالفعل ہنگام صفائی رسالہ ہذا سامع خراش یہ خبر حیرت افزا ہوئی کہ ناصر خان نے
بھی اِس جہان سے رحلت کی افسوس صد افسوس زمانہ اہل فنون سے خالی ہوتا جاتا ہے بقولہ کہ

"این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد"

اور تعلیم ناصر خان کی کہ بعمر پنج سالہ تھا تا بست سال روبرو راقم ہوئی بلکہ امراؤ خان اپنے بیٹون کو اور تاج خان
ناصر خان کو کہ بین اور پکھاوج کا جوڑا اور ساتھ ہے پیش راقم تعلیم کرتے تھے طرہ یہ کہ رحیم خان بین کار پسر
کوچک امراؤ خان نے بھی کہ یہ دونو ہم سن تھے عین شباب مین بلبل روح قفس عنصری سے گلشن جنان کو پرواز
کر گئی۔ ہندوستان سے بین یکقلم معدوم ہو گئی یہ غم بھی راقم کو کم از عزیزان نہ ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور یہ بھی
سنا گیا کہ مسماۃ ہیرا بائی بنت کملا بائی ساکن ملک دکن مقام لدا نا خیال سیدھی پٹلی کا نہایت سہولیت کراری پٹا
تان پلٹے سے گاتی تھی جابین از حد اور حسینہ تھی اُس نے بھی اس دنیا مین مایہ بساط چھوڑ اپنے بیگانہ سے
منہ موڑ بیکنٹھ باشنا اختیار کیا اب رب المشرقین باقی ماندگان کو اپنی حفاظت مین رکھے آمین یا رب العباد۔

فصل دوم بمقدمہ بیان الفاظ پکھاوج یعنی مردنگ

بہ ایک دستان زبان و خوش بیانان شیرین زبان پر مخفی و محتجب نہ ہے کہ جس طرح گانے مین چار الفاظ
نہایت ہین چار حرف ہیں اُسی طرح بجانے مین یہ چار الفاظ مقرر ہین انہین لفظون کو مرکب کرکے ایک ترکیب
معقول سے گت بنائی ہین دہین تتہ دہنتہ تہن نا دین انہین لفظون کی گت ان سے ہزار ہا گت اور پرنیا بنی
ہین مثلاً اول مین چھ راگ مقرر ہے چھتیس بارہ سرت سے پھر صدہا راگ و راگنیان نکلین اسی

طرح سے چار لفظ کی ترکیب سے پہلے ساڑھے بارہ تالین یعنی گتین بنی تھین پھر تین سو ساٹھ ہوئین۔ ان بعد
حسب استعداد اپنی کے ہر ایک اُستاد نے جس تال مین چاہین گت پر بین بنائین اور اب تک لوگ بناتے چلے جاتے ہین

فصل سیوم بیان لے مین

داستان لے کو بلبلانِ انجمن گلشن نغمہ سرایان پر اس طرح چہچہہ زنی کرتے ہین کہ تال اور لے جس طرح
کھرج داد الٰہی ہے لے بروزن مے یہ تعلیم سے حاصل نہین ہوتی ہے اصل خلقت انسان ہے۔ اگر اس
طرح پر واقع ہو تو حاصل ہوگی ورنہ قلا اور تال بروزن مال وہ ہے جو حدود وصانع اُسکے نے بنا کئے اُس پر
عمل کرے اور لے خالی اُس سے ہے اوّل یہ کہ لے مین نفی اثبات دونون موجود الا مثل تال کے گرفت اسکی
نہین ہوسکتی ہے اور دکھلائی بخوبی دیتی ہے مثل تال کے لاکن گرفت دشوار۔ دوم پیدایش لے مثل
پیدایش سُر حسب بیان سابقہ ہے۔ ثانیًا پیدایش لے دو شی سے ہے یعنی دو چیز کی درمیان سے نکلتی
ہے مثلًا پہلی ضرب تال کی دوبارہ ایک کیفیت ساتھ ایک مقام کے پیدا ہوتی ہے اسمین تمیز ساتھ تال کے البتہ
ہو سکتی ہے بس وہی لے ہے اور بعض ناواقف تال و سم کو کہ گت مین ہوتا ہے اُسی کو لے کہتے ہین ہنگام
سرود کسی کے جو بے تالا ہو گیا تو کہا یہ لے نہین جانتا تو اسکو لے نہین کہتے۔ لے داری کے معنے اور بین
یعنی کوئی گاتا ہے اور بجانے والا برابر چلا جاتا ہے اس مین کوئی راگ ہو۔ دُھرپد یا خیال یا ہولی وغیرہ۔ استائی
اُسکی پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا خالی جہان سے بندھی ہے گانے والا شروع کریگا تو خواہ مخواہ اپنے
مقام مقررہ پر پہونچیگا اور اگر علیحدہ مقام سم سے ہوا تو بیتالا ٹھہرا اور اگر گونہ تفاوت ہوا تو وہ بے تالا نہوا نیم برش[1]
کہلایا اور نیم برش کی تمیز مشکل ہے نیم برش بے تالا نہین ہوتا۔ نیم برش وہ ہے کہ جو سم کسیقدر آگے بڑھ گیا اور یہ فرق
بے معلوم ہوتا ہے اس خیال سے نیم برش کہلاتا ہے۔ اور یہ لے بیٹھ مین اور خیال طریقہ یعنی چھب خیرآبادی

---

[1] درحبل لفظ نیم برش سے تقرف اُسکا نیم برش ہوا ت مخدوند ہدی طریقہ قوالی امیر خسرو مین بہ سے جائز ہے ۱۲ المولفہ

طرز قوالی مین جائز ہے خالی از عیوب اور معنی نے داری کے یہ ہین کہ بے جگہ یعنی دوسری جگہ غیر معینہ سے
اُٹھے اور تان اونچ وپلٹے مین اور بولون مین جھول وتفاوت وسرعت نہ ہونے پائے - اور سم مقررہ پر برابر
آئے تو وہ شخص نے دار کہلائے - بے تالہ ہونا مشہور ہے - گانے کے وقت ایسا سخت عیب ہے
کہ ہر ایک پر یعنی اقل فہمیدہ والے پر منکشف ہوجاتا ہے اور سم سنسکرت زبان مین برابر کو کہتے ہین اگرچہ سننے والے
کو اس قدر چاہیئے کہ قصور گانے والے اور بجانے والے کا بخوبی دریافت کرلے - اور ارباب لحن
یون بیان کرتے ہین کہ لے یعنی وزن فارسی مین سترہ بحر مستعمل مشہور ہین مانند بحر ثقیل ودور مخمس ودور رقصان
وترکی وضرب فاختہ وضرب الفتح وغیرہ - اسی طرح سے زبان ہندی مین بھی بحرین یعنی اوزان مقرر ہین اُن کا نام
لے ہے اُنہین سے تالین مقرر ہوئین چنانچہ ولایت مین سترہ بحور اور ہند مین ساڑھے بارہ تال وے مقرر ہین
ایسا تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ لے کا یہ ہین خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ فاصلہ حدود مروجہ صانع کو ذہن مین
اپنے قرار دے یہ بہت کم ہے اور زمانہ لے اوپر چار قسم کے منقسم ہے -

اول لگ بروزن سگ - دوم گر بروزن خر - سوم دُرت بروزن سُرت - چہارم پلیٹ جسکو بلمپت
بھی کہتے ہین اب مراد لگ سے وہ ہے کہ ضرب اول اُسکے تا ضرب دوم زمانہ یعنی دم ووقفہ ایک حرف کا
رکھے مثلاً الف کہے اور ضرب دے اور وقت ضرب دینے کے خاموش رہے اور ضرب بھی خالی وقفہ
ایک حرف سے کم نہ ہو اور پھر ہاتھ اُٹھا کے الف کہے اور پھر ضرب دے وہ لگ ہے - اور گرو وہ ہے
کہ جسمین زمانہ مسطور الصدر دو حرف کا ہو اور دُرت وہ ہے کہ جسمین زمانہ کسی حرف کا پایا نہ جائے - اور
بلمپت وپلیٹ وہ ہے کہ زمانہ تین حرف سے چار حرف تلک کا کام کرے بلکہ بعضے چار حرف سے بھی زیادہ
زمانہ رکھتے ہین مگر ایسی لے مین بجانے والے کو سنگت برابر ہین سخت دشواری ہوتی ہے اور طریقہ ہذا
سے بھی مقدار اوپر چار ہی قسم کے بطرز ثانی واضح ہے -

اول سم - دوم اتیت - سوم آناگہات - چہارم بسم -

سَم وہ ہے کہ حرکت اعضا ساتھ تھیکے کے کہ حرکت گلے و تابع نفس و آواز کے ہے اوقات مقررہ اُسکے برابر لانا یا مقدار جگہ مقررہ سے قدرے کم - اس قسم کی لَے خیال[1] مین گائی جاتی ہے کہ تیج ضبط و ربط و نظم و نسق اُسکے سے فتور نہو اور سامعین بے ادا سے لفظ صفت و ثنا کرین اور خالی اُسکی مانوس و متوجہ سَم کی ہوتہ الفاظ اُسکے اور جو لا دین بھی تو ممکن ہے یعنی بول بھی ادا ہون ایسا کرتے ہین مگر ایسے طریقے کو کبیری بھی قوالی مین کہتے ہین اُسکے گانے کا یہی طور اس قسم کی لَے کا تھا زمانہ ماضیہ مین مقام بنارس گذر گیا ہے از حد مشہور ہے بلکہ اُسکا فرقہ فقیری ہندو مسلمانون مین علیحدہ اور فرقون سے کہ وہ گروہ بجز پروردگار اور کسی کو نہین مانتا چلا آتا ہے اور اُسی کی تصنیفات بھجن وغیرہ اکثر گاتے ہین اور کبیر پنتھی کہلاتے اور اتیت[2] وہ ہے کہ قدرے زیادہ جاے معینہ سے جاتی رہنے اُسکو نیم برشت بھی کہتے ہین - ایسی لَے ٹھیک جاری ہے اسواسطے کہ کشادگی اور کھینچنے سُرون مین فصل ہوجیسا اکثر وقت آمد سَم کے صورت لَے درمیان ٹھیک معلوم ہوتی ہے اور ڈر اسکا نہین ہے یعنی اجرا ہونا ایسی لَے کا معیوب مانہ نہین ہے پس لَے سَم و اتیت مین فرق کمی و بیشی پس و پیش کے زمانہ کا ہے یعنی سَم مین جگہ مقررہ سے بھی کم ہو جانا داخل عیب نہین ہے یہ طریقہ بھی کبیری خیال مین جائز ہے - اور اتیت مین جاے معینہ سے زیادہ آگے بڑھ جانا روا رکھا اور اس طریقے کو نیم برشت نام دکیا اور بدانست راقم یہ دو طریقے داخل نیم برشتی ٹھہرے - اور انا گھات وہ ہے کہ دیدہ و دانستہ جگہ مقررہ سے دوسری جگہ جانا - اور گا ہے بجاے مقررہ پہونچنا اور ساکن معینہ اُس سے آگاہ کرنا یہ امر خالی از لطافت نہین ہے - اس قسم کی لَے کم مغنیون سے ظہور مین آتی ہے - اور جو کرتے ہین وہ اپنے کو لاثانی تصور کرتے ہین اور تالسین وغیرہ پر حرف رکھتے ہین -

اور لیتم وہ ہے کہ ہرگز متعدد سے اور تال سے آگاہی نہ رکھتا ہو - اور کبھی پیرا مون جگہ مقررہ کے نہ آئی بلکہ عکس اُسکا یعنی ہمہ دم ہو جاے پس اس زمانے مین ایسے بکثرت ہین اور ماہران سلیقہ شعار بقلت

[1] اسی لے کو نیم برشت کہتے ہین یا بتاد ٹھیک گا یا جاتی ہے ۱۲ مولفہ [2] اسکو بھی نیم برشت کہتے ہین ۱۲

ہین۔ مگر فی زمانہ ہر ایک بلائے معاش مین گرفتار ہے۔ لہو لعب کہ کار بیکاران ہے مبتلاے رنج و
محن کو اُس سے ایک عار ہے سرود ساز زمان ہر ایک کو اپنی امان مین رکھے

فصل چہارم بمقدمۂ تال

ناظرین خوش مزاجان و رشائقین سلیقہ شعاران پر مخفی نرہے۔ بیان تالہاے مروجہ نپڈال کہ دراصل
پنڈ ہے۔ اصطلاحاً جو کاملان اس فن نے ضرب مقررہ کی ہین اُنہین تال کہتے ہین اور سکون کے زمانے کو
خالی قرار دیا ہے۔ اور زمانہ حرکت کو یعنی ضرب دینے کو پُر بمعنی بھری کہتے ہین۔ اور جہان سے پہلی ضرب
شروع ہوتی ہے پھر اُسی ضرب پر پہونچتے ہین اور بعضے براہ غلطی گت کو تال کہتے ہین۔ اور تالین تین ساٹھ
زبان زد جمہور ہے۔ اوّل ساڑھے بارہ تالین مقرر ہوئی ہین وہ رقم کی جائینگی۔ اُستادون نے تالون کو مرکب
کر کے گتین بنائین اور گتون سے پرنین بنی ہین۔ رہا وزن اُس مین صانع یعنی مصنف کو اختیار رہا۔
اب تصور کرنا چاہیے کہ پکھاوج اور طبلہ مین لفظ دہا و گھی و تن و رتن و تر و کٹ و تٹ
و تھن و کڑ و کڑان و تھو تھو و تاک کی حرکت داہنے ہاتھ سے نکلے گی۔
اور بائین ہاتھ سے یہ لفظین نکلین گی مثلاً گتا و دھم و گھتا و دہا و گن و گد۔
یہ حرکت دو دستی ہے۔ مثلاً اگر دہی بالکسر دست چپ سے صادر ہو اور ہمو زن اُسکے انگشت کلمہ
دست راست پکھاوج یا طبلہ پر پہونچے تو اُس سے آواز دہی وتا برآمد ہوگی۔ اور اسی قسم کی دتا و دہی
دگھی وتا برآمد ہوتی ہے۔
اسم تالہاے مروجہ اول یک تالہ۔ دوم روپک۔ سیوم تیورا۔ چہارم دہمال پنجم کھٹ تالہ۔
ششم دہیما تالہ۔ ہفتم چوتالہ۔ ہشتم برم۔ نہم جھپی۔ دہم رودر۔ یازدہم چترّوس۔ دوازدہم گنیش نیم تالہ دوہا۔
یہ ساڑھے بارہ تالین مقرر ہین۔

اوّل یک تالہ - ایک ضرب رکھتا ہے اور خالی کی ضرب ہموزن بھری کے ہے اور سم اسکا اوپر ضرب بھری کے ہے تیسری پر مقرر ہوا ہے مگر ہمکو حیرانی ہے کہ ضرب تین رکھتا ہے اور اکتالہ کہلاتا ہے تتالہ کیون نہ کہلایا - الا بدانست راقم یہ طریقہ اس طور پر ہے کہ جمیع تالہا ہندی اسی اک تالے سے استخراج ہوی ہین - چنانچہ گرو سب تالون کا یہی اکتالہ ہے کس واسطے کہ سب طرف حاوی ہے - ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ رکھتا ہے دہین دہین دہا گہی تو تا کت تین دہا گہی تو نا - اور سم اسکا اوپر دہین اول کے ہے - ٹھیکہ ثانی یہ بھی بارہ لفظ کا ہے موجد اسکا راقم ہے شائقین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین گو یہ کلمہ براہ تکبر نہین ہے مگر مثل بلبندی بولون کی کسکی خوبصورت ہے دہی ترک دہن تا دہی دہن تا دہا تو نا کت تا سم اس ٹھیکہ راقم کا بھی بموجب ٹھیکہ اولی کہ کسی اُستاد کا ہے لفظ اول یعنی دہی پر ہے باقی اور قاعدہ ضرب وغیرہ مساوی ہے فقط فرق بولون کا ہے قاعدے مین دونو درست ہین -

دوم تال روپک - دو ضرب بھری رکھتا ہے اور خالی پر سم ہے - ٹھیکہ اسکا چودہ لفظ کا ہے - دہین تک دہین تا دہین دہین دہین تا تین تک تین تا دہین دہین تا - اور یہ ٹھیکہ دوسرا سات لفظ کا مستخرجہ راقم ہے حساب مین دونو مساوی ہین - مولفہ دہن دہک دگہت تک تین تن تک سم اسکا بھی خالی پر ہے قاعدہ ایک ہے اور جھومرہ اور روپک ایک ہے - گو کہ جھومرہ[1] تین تال کا مگر دونو کھپ جاتے ہین چاہے ہنگام سرود روپک بجائے جھومرہ یا جھومرہ بجائے روپک بجائے ہوگا سے وہی کھپ جائے -

سیوم تال تیورا - اس مین تین ضرب بھری ہین خالی نہین رکھتا ہے بعد تین ضرب کے ایک وقفہ بطریق دم کے معلوم ہوتا ہے - ٹھیکہ اسکا چار لفظ کا ہے دہد دہد دہا تا - اور سم اسکا اوپر ضرب تیسری کے ہے اور بوزن ٹھیکہ ضرب اوّل اوپر دہد کے رکھتا ہے اور خالی تا پر کہ وہی سم ہے -

---

[1] جھومرہ تال قوالی ہے -

چہارم تال دہمال - یہ تال ہوری کی ہے تین ضرب کی اور سم تیسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ اسکا آٹھ لفظ کا ہے تہ دہد دہد دہا رگہہ دہین دہین دہا - ٹھیکہ ثانی ایجاد راقم یہ ہے - دس لفظ کا ہے فقط بولون مین فرق ہے اور سم اسکا لفظ تہ پر ہے اکثر ناواقف ڈہاری وغیرہ دہا پر رکھتے ہین ازحد غلط کرتے ہین . ٹھیکہ یہ ہے - دہین دہین دہین دہا دہا تن تن تن تا تہ -

پنجم چپک تال[1] کھٹ تالہ - یہ تال تین ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے ٹھیکہ دس لفظ کا ہے اور سم دوسری ضرب پر ہے - ٹھیکہ دہین تا دہین دہین تا تین تا دہین دہین تا - اور تین تا پر سم نہین ہے خالی ہے پہلی دہین بھر ہے پر سم اسکا ہے -

ششم دہیما تتالہ - یہ تال بنڈال اسکا موافق جلد تتالہ کے ہے لیکن ہر خالی مین اپنی دو گرہ رکھتا ہے اُس سے آٹھ ماترہ کا ہوا حرکت و ضرب و حرکت سکون تال کو کہتے ہین مثلاً اوّل ضرب او بیچ خالی اُسکی کے بوزمانہ خالی کا ہاتھ آتا ہے - الف و بے و تے و ثے چار حرف ہوے بحساب گرہ دو گرہ چنانچہ دوسری بار ضرب سے ہے لو مع خالی چار ضرب تلک اسی طرح استعمال کرے - دہیما تتالہ ہوگا - اور ایسا ہی ہر ایک تال پر علی قدر منزلت اور حیثیت ماترہ کا حساب سمجھ لے اور سم اسکا دوسری ضرب پہ ٹھیکہ سولہ لفظ کا قاعدہ رکھتا ہے دہین کت دہین تا تا دہین دہین تا تین کت تین تا تا دہین دہین تا تصور کرنا چاہیے کہ لفظ تین بجاے خالی کے ہے اور لفظ دہین بھری ہے متحرک -

ہفتم تال چوتالہ چار ضرب کا ہے اور ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے تا دہ تہ تک دہدہ تہ تک دہ تہ تک دہد دہی رگہہ تہ تک چوتھی ضرب پر سم ہے اور ضرب پہلی تا پر ہے - اور ٹھیکہ ہاے ہذا کہ رقم ہوے ایجاد راقم ہین - اول ٹھیکہ کہ بے پلٹ بجا سکتا ہے آٹھ لفظ کا ہے تین تین تا تا دہین دہین دہا دہا - سم چوتھی ضرب پر بدستور اور ضرب پہلی اول تین پر ہے - دوم یہ ٹھیکہ سولہ لفظ کا ہے

---

[1] یہ تال چپک تا قوالی ہو غلطی سے یہان لکھی گئی - پانچوین تال کہتے ہے چھ ضرب کی تین بار چوتھی پر سم دو بہار درست ہین و ٫ ٫ ٫ ٫ تا ٫ ٫ تا لمولفہ ۱۲

دھا دھ تہ تک دھ تہ تک کت تک گد گن دو دھ تہ تک سم بدستور ہے اور پہلے دہا پر ضرب اوّل ہے۔ سیوم یہ بکرا چتالہ ہو جس لفظ کا ہے دہا کت تہ کت تہ کا کت تک دھم کت تہ کت تہ کا کت دہا کت تک دھم کت تک گد گن دہا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ ضرب تالہا سے بدستور اور پہلے دہا سے شروع ہے یعنی سم سے شروع ہے۔ اور اخیر دہا پر تمام ہے وہی سم اس دہا پر بھی ہوگا۔

ہشتم برم۔ یہ تال گیارہ ضرب کی ہے اور دس ضرب کی بھی ہے اس طور سے کہ تین تین ضرب برابر پڑتی ہین۔ ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی دے کے نو ضرب اس طرح پر اور ایک ضرب علیحدہ پڑتی ہے دس ضرب اس نمونہ پر ہین ۔۔۔ ہ ۔۔۔ ہ ۔۔۔ ہ ۔۔۔ ہ ۔ اس مین تین ضرب سنگرفی خالی ہین اور سات یا آٹھ کی بھری ہین اور خالی بھری مل کے چودہ ضرب ہوئین اور ماترے چوالیس ہوے۔ اسی طرح سے ہر ایک تال مین حساب ماترہ کا لگالے اور سم دسوین ضرب پر ہے۔

نہم تال کچھی۔ یہ تال اٹھارہ ضرب کی ہے اس مین نو ضرب تین تین کرکے برابر اور دو کرکے چار ضرب اور پھر تین ضرب اور پھر بشمول اُسکے دو اور لگتی ہین۔ اِس طرح اٹھارہ تال یعنی ضرب ہوئین۔ اور ضربون کے مابین زمانہ خالی کا برابر رہتا جاتا ہے اس طور پر ۔۔۔ ہ ۔۔۔ ہ ۔۔۔ ہ ۔۔ ہ ۔۔ ہ ۔۔۔ ہ ۔۔ آخر کی ضرب سم ہے اور حساب ماترہ بدستور سابق تصور کرنا چاہیئے۔

دہم تال رودر۔ یہ تال سات ضرب کی ہے۔ چار ضرب دو دو کرکے اور تین ضرب بشمول پڑتی ہین بایں طور ۔۔ ہ ۔۔ ہ ۔۔۔ اسمین حسب مرقوم الصدر تصور کرنا چاہیئے۔

یازدہم تال چترمدس۔

دوازدہم تال گنیش۔ یہ تال گیارہ ضرب کی ہے ایک تال چترمدس کا حال راقم کو نہین معلوم

سطر ۱۵ دہ ضرب کی گنیش تال تین تین ضرب برابر تین آخر کی ضرب پر سم ۱۲

کس واسطے کہ جس اُستاد سے دریافت کیا ہنگام فرمایش لاعلمی اپنی بیان کی واللہ اعلم بالصواب۔

تال آدھا ایک تالہ۔ یہ تال ادھا ایک تالی کا مشہور ہے ٹھیکہ اسکا تین لفظ کا ہے دھین تہ دھن

ایک ضرب برابر چلی جاتی ہے اور ہر ضرب پر سم موجود ہے اور دوسری ضرب پر بھی سم ممکن ہے۔ دوسری

دھن پر کہ سم ہے۔ اُسکو بیچ کی ضرب قرار دی اور اول دھین کو تیسری ضرب تصور کرکے تہ کی

لفظ کا زمانہ وقفہ جانے یعنی اُس خانے کے بعد پھر پہلے سے یعنی ضرب سے بدستور تال دینا بدانست

راقم یہ طریقہ بھی بہت صحیح ہے بجانے والے کو فہم وادراک مناسب درکار ہے۔ آگے گت پرن پر چابکدستی کا

کام ہے مشق وریاضت سے اگر طبیعت مناسب ہے استحصال ہر ایک امر اشکال کا آسان تر ہو جاتا ہے۔

بیان ماترہ

راویان خوش بیان نے درباب ماترہ یون گویائی کی ہے کہ بانی تال نے جب تال کو گت اور

ضربون کو کہ اُسکو بھی تال کہتے ہین ترکیب دیا اور بابین ضرب سکوت اور وقفہ چھوڑا تو اسے

ضرب جسکو بھری کہتے ہین۔ اور اُسکے آگے ایک زمانہ ہے سکون کا اور پھر اُسکے آگے ایک زمانہ سکون یعنی

خالی ہے تو اُن زمانون کے بھی تین تین درجہ قائم کئے ہین۔ اب ایک طریقہ ماترے کا واسطے فہم وادراک

شائقین سپرد قلم کرتا ہون مثلث مثلاً چوتالہ ہی کہ تال اور گت اُسکی رقم ہو چکی ہے۔ اب تصور کرنا چاہئیے کہ

چار ضرب کا چوتالا ہے تو اُسکے زمانہ وسکون مین جو اعراب بخط جلی ہین اُنکو ماترہ اور جو کہ جزم ہے وہ خالی

اور بخط خفی کا خط خط سکون تصور کرنا چاہئیے۔

اب اس مین کوئی دقیقہ ۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ااا ۔۔۔ اا ۔۔۔۔ اا ۔۔۔ ا ٥ ااا ۔۔۔۔ ا ا ٥ ااا ٥ اا

باقی نہین ہا۔ بہر حال چوتالہ چوبیس ماترہ کا تال ہے تفہیم اسکی ہر ایک کو امر محال ہے بلکہ ایک تال یعنی گت

چوتالے کی معہ ٹکڑے ہا سے تین مرقوم کرتا ہون۔ علاوہ ٹکڑے فقط گت کے چوبیس ماترے ہوئے

گت یہ ہے دھا دہ نہ تک دہ نہ تک دہ تہ تک کٹ تک دو گن دھا دہ نہ تک

کٹ تک گد گن دھا کٹ تک گد گن دھا کٹ گد گن دھا۔ چنانچہ تینتیس لفظ کی یہ

گت یعنی یہ تال ہوئی اور چوتھی ضرب پر سم ہے تو تال فقط چوبیس ماترہ کا ہوا اور ٹکڑے ملا کے اُنسٹھ ماترے ہوے اسی طرح ہر ایک تال پر حساب ماترے کا شائقین لگا لیا کرین اور راقم کو گوشہ خاطر سے فراموش نہ فرمائین - اور ایک روایت اس طرح سے ہے کہ بانی تال نے برگ تنبول برابر رکھکر ایک سوزن یعنی سوئی اُسمین بسرعت تمام ساتھ ایک ضرب یعنی ایک تال پر ماری اور ہنگام شمار وہ پان چھدے ہوے ساٹھ عدد تھے بس اُن ساٹھ پانون کا ایک ماترا ٹھہرایا - بہرحال پانون سے مراد درجے کی ہے یعنی ساٹھ درجہ کا ایک ماترہ ہوتا ہے ایسے جبکہ چوبیس ماترہ کا چوتالہ ہے تو چوبیس ماترے کے ایک ہزار چار سو چالیس درجہ ہوتے ہین چاہیئے کہ ترکیب دینے گت پرن وغیرہ مین لحاظ ماترے وغیرہ کا بھی ملحوظ خاطر اشرف رکھا کرین آیندہ اختیار بدست مختار -

فصل پنجم بیان تالہای مستخرجہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ

راویان شیرین بیان اور شائقین ترانہ سنجان بمقدمہ تالہاے یون نغمہ پرداز ہین کہ جس زمانہ مین مسمی گوپال داس نایک واسطے مقابلہ کے آیا اور حضرت امیر خسرو نے علم موسیقی بطور خود بنایا - آخر کار وہ نایک ندامت اُٹھا اپنی حرکات و سکنات سے باز آ مطیع الاسلام شادان و فرحان ہوکر شاگردان گرو حضرت مغفور کا ہوا - اب تصور کرنا چاہیئے کہ جسوقت بجا پکھاوج ڈھولک ایجاد کی تو اُسکے قاعدے اور بول علیحدہ کرکے گتین بنائین - پکھاوج مین پہلے چار لفظ یہ ہین تِد دہت تھن تِ تا - پھر زیادہ بول بجنے گت پرن بنتی گئین - آپنے اول یہ چار لفظان قائم کین یعنی کِرد ہِران کٹ جھا پھر جھن دھتان دگھن دگھنتان دکا دتا دتا دگی دری وغیرہ الفاظ متعدد سے سترہ تالین حسب اوزان فارسیہ کہ بحور ہین بنا کے رواج دیا بلکہ طریقہ جدید کرکے ایک ذات ملقب بہ قوال جداگانہ مشتہر کیا اور قدردان یعنی سابقین ودحال کے ریاض والون کو اپنے تلمذ کے روبرو خاک سیاہ کیا آگے اِس سے ترکیب بجانے

پکھاوج کے رقم ہو چکی ہے داہین باہین ہاتھ سے بجانے کی - داہنے سے داہنے کے اور باہین سے
باہین کے ڈہولک مین بھی بول بجتے ہین مگر ڈہول مین فقط انگلی کی پورون کی لرزنت زیادہ ہو - حضرت[a] نے یہ سترہ
تالین ایجاد کین -

اول پشتو - دوم ذو بحر - سوم قوالی - چہارم سول فاختہ - پنجم جھپتا[a] - ششم جلد تتالہ - ہفتم سواری
ہشتم آڑا چوتالہ - نہم جھومرہ - دہم زنانی سواری - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ - سیزدہم فرودست
چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفتدہم چپک -

تصور فرمانا چاہیئے کہ تصریح تال ہائے مذکور الصدر باین طور سے ہے کہ تال اول پشتو ہے اس
تال مین نقش و گل و رباعی وغیرہ گاتے ہین - ٹھیکا اسکا چھ حرف کا ہے دہن دگ تہ تا تہ کے -
پہلی ضرب پر سم ہے - اور طریقہ ثانی سے دوسری پر بھی سم ہو سکتا ہے دوا ور دی مین دا اور دی
دو رسے کو کہتے ہین یعنی تہ پر سم ہوا - اور تیسری ضرب دوسری دہین پر پڑی اور دوسرے دوسے کی
تہ کی نقطہ خالی پر پڑے اس طرح سے دو نو طرز ممکن ہین -

تال دوم ذو بحر - اس تال ذو بحر مین دو وزن یعنی دو بحرین ہین اور ذو دو کو کہتے ہین -

تال سیوم قوالی - یہ تال سات نقطہ کا ٹھیکہ رکھتا ہے دہین دہی نا دہا تگے تو نا اس تال
مین ضرب برابر بصورت اکتالہ ہندی کے ہے یعنی ایک تال کی ہے اور سم پہلی ضرب دہین پر ہے - اور
تین تال کی بھی ممکن ہے دوآ ور دے مین دوسری ضرب دہا پر پڑی تو وہی سم ہوا - اس تال مین غزل
کے سوا فی زمانہ کہ ٹھمری کا رواج ہوا ہے اکثر لوگ گاتے ہین -

تال چہارم سول فاختہ یعنی ضرب فاختہ اہل تصوف ذکر یاد الہی مین جبکہ مشغول ہوتے ہین تو آواز
کو بلند کر کے شغل کرتے ہین ذکر کلمہ یا حق سرہ یا ذکر تکبیر جو کہ منظور ہوا تو دو طرح پر نکالتے ہین مثلاً ضرب

---

[a] جھپتالہ ہے ایجاد حضرت سے ۱۲

فاختہ ہے تو نقطہ حق دل سے باواز تبدل اور لفظ بشرہ حنجرہ سے باواز مہیب نکالتے ہین اس کو ضرب کہتے ہین - اور امیر خسرو بھی صاحب تصوف تھے لہذا آپ نے اس علم مین وہ سلسلہ اپنا نہ چھوڑا اور ضرب الفتح و ثقیل و دور خمس و دور افشان و ترکی وغیرہ کہ ذکر بحور مین مشرح کیا ہے تا لہامی مذکورہ مقرر فرمائین - بہرحال تال سول فاختہ تین ضرب کہتا ہے - اور پہلی ضرب سم ہو ٹھیکہ سات لفظ کا ہے - دِھن نک دِھن دِہ تِہ نک تِٹ - پہلی دو ضرب برابر اور پھر تیسری ضرب دم دے کے پڑتی ہے واسطے تفہیم مبتدیان اس طرح سے جیسے کہ فاختہ کہتی ہے حقاً تو بس دو ضرب برابر دونو قافون مشدد پر شروع جائے حلق سے اور تیسری ضرب لفظ تو پر دم یعنی وقفہ دے کے پڑتی ہے - اور سم حرف حا پر کہ ضرب دل سے - مقرر ہے -

تال ہفتم جت - یہ تال ہوری سے نامزد ہو گیا ہے مشہور اور مستعمل ہے یعنی اس تال پر نقش و گل سوائے ہولی و غزل و ٹھمری بکثرت گائی جاتی ہین مگر بالفعل خصوصیت ہولی پر ہے اور ہندمین نہایت رائج ہے تین ضرب کہتا ہے - دوسری پر سم ہے اور ٹھیکہ اسکا نو لفظ کا ہے دِھن جھا دِھن دھا دِھن جھا گے تِن تا - بہرحال دوسری پر جو سم ہے تو لفظ دھا پر دوسری ضرب سے سم صحیح ٹھہرا ہے گے پہرن وسلے داری وسعت تیزدستی پر منحصر ہے - جیسا بجانے والا نگر ہو -

تال ششم جلد تالہ - تصور کرنا چاہیئے کہ یہ تال تین ضرب متحرک اور ایک ضرب خالی زمانہ ایک حرف کا سکتہ وقفہ اور دم کہتے ہین اور جبکہ پلٹے تو اسی ضرب دل پر پہونچے گا اسی کو سم کہتے ہین - اور کوئی تال خالی سم سے نہین ہے اور فی زمانہ کہ مسمی ستار خان قوال نے طریقہ خیر آباد جو مشہور ہے اس طرز کے خیال گانے والون کے واسطے بدل کے یعنی مدلی ہین سے اس ٹھیکہ کو بجایا - لہذا یہ ٹھیکہ ستار خانی بھی کہلاتا ہے - اور اصل ستار خانی ہے ورنہ اصل اسکی ملپٹے جسکو پلٹ کہتے ہین اور اس مین عرصہ ایک حرف سے

طریقہ ہیپ کو کہتے ہین ۱۲ المولف

زیادہ نہین ہے اور صورت لئے کی اب آگے ہوگئی اور صورت جلد تتالہ کی یہ ہے کہ تین ضرب متحرک کے عرصہ مین تین حرف ہین اور ایک خالی اور زمانہ خالی وبھری کا برابر ہے اور خالی بھی خالی رکھتی ہے جملہ آٹھ حرف اسکے ہین مثل ضرب الف ضرب الف ضرب الف خالی الف - پھر ضرب سے شروع کرے اور بجائے ضرب بھی الف کہے تو آٹھ الف شمار مین ہوتے ہین ٹھیکہ اسکا بارہ لفظ کا ہے - تا دہین تا تا دہین تما تا دہین تا تا تین تا اور تین تا کے ضرب کا زمانہ خالی ہے اور بعد اُسکے تا زمانہ دہین تا سکون اور تا ضرب متحرک یعنی بھری و دہین تا میانہ و دونو تا خالی سے خالی نہین ہین

تال ہفتم سواری - یہ تال چار ضرب کا ہے اور ہر ایک ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ہے اور چارو ضرب کے درمیان زمانہ برابر ہے اور چار و ضرب متحرک ہین ٹھیکہ اسکا بتیس لفظ کا ہے دِہ دِہ تا دِہ دِہ تا دِہ تر کٹ دہج جا کت تا دہی دہی تا دہی دہی تا تی تر کٹ تن تا دہا گے تو نا کت تا کت تا اور دہج کے لفظ پر سم تصور کرنا چاہیئے -

تال ہشتم آڑا چوتالہ - یہ تال بھی چار ضرب رکھتا ہے مگر چار ضرب بھری معہ خالی رکھتا ہے - اور تیسری ضرب پر سم ہے - ٹھیکہ اٹھائیس لفظ کا ہے دہین تا دہین دہین تا گہی تت تا دہین دہین تا دہین دہین تا تین نا تین تین نا گہی تت تا دہین دہین تا دہین دہین تا - اور سم اسکا اوّل دہین کی ضرب پر ہے -

ٹھیکہ ثانی تال ہذا مستخرجہ مولف اس طور سے ہے سترہ لفظ کا دہی دہی تا دہ دہ تا دہی تر کٹ دہج جا دہا گے تو نا کت تا - پانچوین دہی پر تیسری ضرب پڑے وہی سم ہوا - اسمین دو ضرب برابر پڑتی ہین اور دو ضرب مین ایک ایک ضرب کا زمانہ خالی[۱] رہتا ہے -

---

[۱] ٹھیکہ اول ایجاد کسی اُستاد کا اٹھائیس لفظ کا ہے دو آورد سے مین ختم کیا ہے - اس مین مبتدی کی فہم مین دشواری آنے کا - اور ٹھیکہ ایجاد راقم آسانی سے سمجھ مین آسکتا ہے ۱۲ المولفہ

تال نہم جھومرہ - یہ تال تین ضرب کی ہے اور ایک ایک ضرب کا زمانہ مابین ہر سہ ضرب متحرک خالی کا رہتا جاتا ہے - ٹھیکہ اسکا سولہ لفظ کا ہے - دِہی تِر کِٹ دِہج جا دِہی دِہین تا گِہی تِر کِٹ دِہج جا تِین تِین تا - راقم نے بموجب طرز قوالی یہ ٹھیکہ باندھا ہے اس تال مین دوسری ضرب پر سم ہے - اور دوسری دِہی پر سم نے قرار پایا - اور تال ہندی روپک باوجودیکہ دوہی ضرب کی ہے مگر جھومرہ روپک مین اور روپک جھومرہ مین کھپ جاتے ہین - ذکر اسکا اول مین بشمول تال روپک ہو چکا ہے اب کچھ شرح کی احتیاج نہین ہے -

تال دہم سواری زنانی[1] - یہ تال پانچ ضرب کی ہے اور لفظ تال تانیث اور تذکیر دونو محاورے مین ہین - پانچون ضرب کے زمانہ مین ایک ایک ضرب کا عرصہ خالی رہتا جاتا ہے -

تال یازدہم داستان - یہ داستان تال پانچ ضرب کا ہے اور نقارہ مین اکثر بجتا ہے اور طبلہ وغیرہ مین ایک دشوار ہے بجانا اسکا نقارچیون کی تداولت مین ہے ٹھیکہ اسکا بیس لفظ کا ہے - اس طور سے کا تا کا تا کت کت کا تا کت گہی دہی گہج جا کت گی دہی گی دہی گہج جا - پانچوین ضرب پر سم ہے - دو ضرب کے عرصہ مین دو دو ضرب کا بلکہ ایک ضرب مین تین ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا ہے - اور تین ضرب برابر مثل تیورا تال ہندی پڑتی ہین اور لفظ جھا اخیر پر سم ہے زمانہ وقفہ کا رکھتا اس تال مین اشکال ہے اور پہلی ضرب تیسری تا پر ہے اور دوسری جھا پر اور تیسری دہی اور چوتھی گہج پر اور پانچوین جھا پہ تال تمام ہوا -

تال دوازدہم خمسہ[2] - یہ تال بھی پانچ ضرب کا ہے -

---

[1] دہم جھپتالہ ہو دس تال کا - دہین تا دہین دہین تا تین تا دہین دہین تا پہلی دہین پر سم ہے - ترتیب یون ہے - اول تیوڑہ دوم دوجر - سیوم قوالی - چہارم سول فاختہ - پنجم جت - ششم جلد تتالہ - ہفتم سواری - ہشتم آڑا چوتالہ - نہم جھومرہ - دہم جھپتالہ - یازدہم داستان - دوازدہم خمسہ - سیزدہم فرودست - چہاردہم قید - پانزدہم پہلوان - شانزدہم پٹ تال - ہفتدہم چپک - ہیجدہم سواری زنانی - یہ تال بعد ہوئی قوالون مین - موجد سلطان شرقی والی جونپور ۱۲ المولفہ

[2] خمسہ مین تین ضرب برابر - اور دو ضرب مین زمانہ خالی رہتا جاتا ہے - ۱۲

تال سیزدہم[۱۳] فرودست ۔ فرودست بھی پانچ تال کا دو دو ضرب برابر اور ایک ضرب خالی دے کے پڑتی ہین

تال چہاردہم[۱۴] قید ہی ۔ اور قید چار تال یعنی چار ضرب کی ہے اور بعضی پانچ کی اور بعضی سات ضرب کی مثل سواری زنانی کے کہتے ہین ۔

تال پانزدہم[۱۵] پہلوان ہے ۔

تال شانزدہم پٹ تال ہے ان دو تالون سے راقم لاعلم ہے گو کہ سماعت مین آئے ہین لا بباعث ہجوم نسیان سے کسی قدر سہو و اشتباہ ہے لہذا تصریح نہین کی ہے ۔

تال ہفتدہم چپک ۔ یہ تال بھی تین ضرب کا ہے مثل سول فاختہ کے بلکہ وہی ہے جسکو معکوس کرو تو دوسرا ہو جائیگا یعنی چپک کو پلٹو تو سول فاختہ اور سول فاختہ کو الٹو تو چپک ہو جاتا ہے یعنی پہلی ضرب کے بعد زمانہ خالی کا ایک ضرب اور پھر دو ضرب برابر پڑتی ہین ۔ ٹھیکا اسکا مستخرجہ راقم سات لفظ کا ہے دھم کڑ تک دہا دہا کڑ تک ۔ پس تیسری ضرب کہ دوسرے دہا پر ہے وہی سم ہے اور پہلی ضرب لفظ اول یعنی دھم پر ہے اور کڑ تک کا زمانہ خالی کا ہے اس طرح سے یہ سترہ تالین فارسی کی ایجاد حضرت سید امیر خسرو ساکن خراسان رقم کی گئین اب آگے خلاصہ تال چپک یون ہے کہ جیسے سول فاختہ کی تال مین اول دو ضرب لفظ حقا کے دو توقافون پر ایک ایک ضرب ہے اور تیسری ضرب لفظ تو پر اس طرح یہ تال بھی صدائے قمری پر تصور کرنا چاہیئے کہ وہ حق سرہ کہتی ہے تو بعکس اسکے اس تال مین پہلے ضرب اول لفظ حق پر ہے اور دو ضرب ایک لفظ سترا اور دوسری لفظ ہو پر دو تو ضرب برابر پڑتی ہین جیسے کہ اول مین دو ضرب اور اخیر مین ایک ضرب سول فاختہ مین ہین اور اس تال چپک مین اول ایک ضرب ہے اور اخیر مین دو ضرب ہین ۔

بیان اوزان فارسی ناظرین اور شائقین پر واضح ہو کہ سترہ تال بحور فارسی سے مشتق ہے یعنی امیر خسرو نے تالین بموجب ارکان و اوزان فارسی مقرر کی ہین پس اصول گانیکا

ہندی مین سُر اور لَے اور تال ہے اور فارسی مین نغمہ اور مقام اور آوارہ اور اوزان ہے بلکہ جمیع عجمی بحر اور دیرہ اور نغمہ پر مدار رکھتے ہین بہرحال ہند مین ساڑھے بارہ تال اور امیر خسرو نے سترہ تالین بنائین۔ علم موسیقی کو اہل تصوف عبادت تصور کرتے ہین اور بعضے علاوہ نظر کتب عرفان در حصول معرفت واسطے نشاط و انبساط طبع استعمال بذاتہ دیا باعتبار فاعل جائز رکھتے ہین اور فی زمانہ اکثر سے بباعث ہجوم ہوا و وسوسہ عالم الملکوتی منقوش لوح خاطر کرتے ہین لہذا اکثر یہ امر پایہ اعتبار سے ساقط ہوگیا ہے پس اگر واہمہ نفسانی کو کہ لاریب سند شیطانی ہے انسان جاگزین خاطر عاطر نہ کرے تو ہرگز اقوال اہل تصوف سے قدم اسکا کبھی باہر نہو

بحور | اوّل بحر ہزج مخمس مفاعیل۔ دوم بحر ترکی ضرب۔ سیوم دومک۔ چہارم دوره پنجم ثقیل ششم خفیف تہ فاعلاتن ہفتم چار ضرب۔ ہشتم درافشان۔ نہم ماہین۔ دہم ضرب الفتح۔ یازدہم فاختہ

دوازدہم رمل تہ فاعلاتن۔ سیزدہم تقارب۔ چہاردہم بحر طویل تہ فعولن۔ پانزدہم بحر رجز تہ مستفعلن شانزدہم بحر کامل مفاعلن۔ ہفتدہم بحر بسیط مستفعلن فاعلن۔ علاوہ برین بحر تصریح سمن فاعلاتن اور مضارع تہ مفاعلن فاعلاتن و منسرح تہ مستفعلن مفعولات اور سریع تہ مستفعلن اور مجتث مرتفع اور مقتضب تہ مفعولات فعلن اور وافر مفاعلن فقط۔

یہان سے راقم نے اختصار پر اکتفا کی بنظر اسکے کہ اگر تصریح کیجاے تو ایک رسالہ عروض کا مشترک ہوجائیگا بے سود محض مقصود رہوا لہذا طوالت سے محترز ہوکے فقط خلاصہ چند اوزان بحور کہ جسکی تقطیع سے وزن بطریقہ تال واضح ہے بطور نمونہ مندرج نقشہ ہذا ہوتے ہین اور تقطیع بحور بحوالہ کلام اساتذہ اور تقطیع ٹھیکہ بھی بطرز نمونہ کیجاوے گی۔

فی بحر التقارب المثمن المقصور

ایا عارضت رشک خورشید و ماہ | گرفتہ در تقارب شود اشتباہ
فعولن فعولن فعولن فعول | بخوانش درین وزن ہر صبح گاہ

غلط ۱۲ مؤلفہ

فی بحر التقارب المثمن السالم

زشرم رخت لالہ را خون شدہ دل زرشک قدت سرو را پائے در گل
فعولن فعولن فعولن فعولن تقارب ازین وزن گردید حاصل

فی بحر المجتث المثمن المقصور

تیرے یہ گلشن جانہا قد تو سرو روان رخ تو بر فلک دلبری مہ تابان
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات بکوئے محنت این بحر را و خوش برخوان

فی بحر المجتث المثمن المحذوف

بزیر در صدف سینہ اے ہنر پرور ز بحر دلکش مجتث سفینہ ہائے گہر
مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن ؎ ؎ ؎ ؎ ؎

فی بحر الرمل المثمن المحذوف

اے بہار یکے میانت ہمچو موئے در کمر غنچہ از رشک دہانت میخورد خون جگر
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن ؎ ؎ ؎ ؎ ؎

فی بحر الخفیف المسدس المحذوف

اے خطت مشک مشک تاتارے ذوق بحر خفیف کردا رے
فاعلاتن مفاعلن فعلن گوئے چون بلبلان گلزارے

فی بحر الھزج الرباعی المحذوف

گل غنچہ ز شرم و ہینت در بہ است | گر دلیت دامن گل پر عطر است
مفعول مفاعلن مفاعیل فاع | بحر ہزج این است گر اندکہ فکر است

فی بحر الرجز المثمن السالم

اے ماہ روے یکمتی وے دلبرے شیرین دہان | خورشید رویان اشدہ ذکر لبت ورد زبان
مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن | این است تقطیع رجز بر خوان چو بلبل بر زبان

فی بحر المضارع المثمن المحذوف

اے سیمبر کہ ہست رخت ہمچو خارہ سخت | جان در ہوائے لعل تو چون لبت لخت لخت
مفعول فاعلات مفاعیل فاعلات | * * * * *

اب یہان سے سامع خراشی سرو و سرایان عشرتکدۂ قال اور نے نوایان وچاپکدستان شیرین مقال یون سے ہے کہ بالفعل دو ایک تال ہندی باوزان بحور فارسی وتال فارسی کا تطابق کرکے حسب رسائی ذہن ناقص سپرد خامۂ ژولیدہ بیان بطور نمونہ کیا گیا۔ اول تقطیع بحر تقارب المثمن المقصور سے اور تال یک تالہ ہندی کا مطابق کرکے نظیر دیتا ہون کہ صورت تقطیع یہ ہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ سعدی رح بہ حمد باری دعائیہ پندنامے اپنے مین فرماتے ہین۔

کریما بہ بخشائے بر حال ما | کہ ہستم اسیرے کمند ہوا

اور صورت بحر یہ ہے۔ فعولن فعولن فعولن فعول۔ مثلاً چار رکن بحر ہذا کے ہین۔ تو گردان تقطیع اس طرح

پر ہے۔ کریما فعولن بہ بخشا فعولن ی بر حا فعولن ل ما رفعول۔ یہان ما قبل حرف کے زیادہ ہوا اخراور ما بعد الف جو ہمزہ آیا ہے سو یہ ہمزہ واسطے درستی وزن کے اور نشست تقطیع اُستادان متقدین نے عروض مین جائز رکھا ہے اور حضرت کا کلام سند اکمل ہے اور ٹھیکہ کپتالہ کا یہ ہے۔ دھی ترکٹ دِھنتنا دھی دھِنتنا دہا تونا کِتنا اِس تال کی ضرب برابر چلی جاتی ہے اور دوسری اور دی پر صورت سم کی ہے اور بحر ہذا مثمن لفظ فعول رکن چارم پر ظاہر ہوتا جاتا ہے اور بحر الرجز مثمن السالم مین بھی کہ چار رکن برابر رکھتا ہے مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن تال یکیتالہ بہت صحیح نشست کرتا ہے اور چپ تالہ مین بھی وزن کھپ جاتا ہے کیونکہ دونون تالون کی ایک صورت ہے کسی قدر فرق ضرب کا ہے چنانچہ چوتالہ دہرپدکا اور اکتالہ ایک ہی ایک چیز ایک مین گانے اور بجانے مین ممکن ہے بلکہ ایک ہے بلکہ اس تال یکیتالہ سے اہل ہند کے یہان سب تال برآمد ہوئے ہین اور چوتالہ مذکور کے کھپ جانے مین بسبب یکسوئی وزن امر دشوار نہین ہے۔

اور بحر رمل المثمن المحذوف کا وزن مشابہ کیا ہے جلد تتالہ تال فارسی مستخرجہ امیر خسرو علیہ الرحمہ سے اور یہ تتالہ چار ضرب کا ہے تین ضرب متحرک یعنی بھری اور ایک ضرب کا زمانہ خالی کا رہتا جاتا ہے اور منجملہ تین ضرب کے دوسری یعنی بیچ کی ضرب پر سم ہے اور چار رکن بحر رمل مذکورہ کے ہین۔ مثلاً فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔ اس مصرعہ مین تقطیع بحر ہذا ممکن اس طرح ہے۔ مصرعہ

اے پیا یکی میانت ہمچو موئے در کمر

اب تصور کرنا چاہیئے کہ خلاصہ نقشہ ہذا سے واضح

اے پیارے	۲/ کے میانت	ہمچو موسے	در کمر خالی
فاعلاتن	۲/ فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن خالی
تا دھین دہا دہا	۲/ دھین دہا دہا	دھین دہا دہا	تین تا خالی

اب غور فرمانا چاہیئے کہ تین تا کا درجہ خالی رہا اور مقابل اُسکے فاعلن کا آخر رکن خالی پر پڑا اور لفظ دکر کے
مقابل خالی سکے پڑی اور دوسرے رُکن کے فاعلاتن پر سم ہے اور قبل اسکے اوپر کی میانت کی لفظ کی پر
سم ہے اور مقابلہ نیچے اُسکے دوسری دہی کی لفظ پر سم ہے یہ رکن ہندی ہین اس ضرب کو تال کہتے ہین۔
یہ تال چار ضرب تین بھری ایک خالی کا مشہور ہے۔

اور بحر الخفیف المسدس المحذوف وزن تال سول فاختہ اختراعی حضرت امیر خسرو صاحب اور
چپک تال کہ دونو تین تین ضرب کے تال ہین فقط انقلاب ضدین حائل ہے شعر

اے خطت رشک مشک تاتارے ذوق بحر خفیف گردارے

تو بحر یعنی سول فاختہ مین دو ضرب اوّل برابر اور ایک ضرب آخر مین دم دے کے پڑتی ہے پہلی ضرب
فا پر اور دوسری ضرب لا پر اور تیسری ضرب مفاعلن کا رکن چھوڑ کر بطور وقفہ رکن سیوم کے لفظ لن پر پڑی
وزن واسطے تقطیع شعر مرقومۂ بالا اور ٹھیکہ تال مذکورہ یہ ہے فاعلاتن مفاعلن فعلن اور ٹھیکہ سات لفظ
کا ہے دِہ تَہ تکت دِہد دِہ تہ تکت۔ اوّل ضرب کہ وہی سم ہے پہلی دِہ پر اور ضرب ثانی تک پر
اور ضرب ثالث دوسری تک پر پڑتی ہے اور تال چپک مین ضرب اوّل رُکن اوّل کے حرف فا پر ہے
اور دو ضرب برابر رکن دویم مفاعلن کا چھوڑ ضرب دوسری رکن سیوم کی حرف فا پر اور تیسری لفظ لن پر
پڑتی ہے اس قدر فرق تال سول فاختہ اور چپک مین پایا گیا فقط منقلب کرنے سے تال مبدل ہو جاتے
ہین آگے اس سے طوالت کلام پائی گئی اور طول سے اکثر انتشار ہوتا ہے لہذا اختصار کیا۔

باب پنجم

بیان رقص مین مشتمل اوپر چار فصلون کے بلاقید پردہ ہای

فصل اوّل بمقدمہ موجد رقص کہ نقاش اوّل کون تھا اور بعد انکے کون تھا اور کون ہوا

زہرہ جبینان خوش الحانان زمان اور لولیان ترنم سازان دوران پر واضح ولایح ہو کہ جس وقت مہادیو نے علم نادیعنی موسیقی کو ترکیب دے کے رواج دیا اور خود مرتکب نغمہ سرائی ہوے تو ہنگام سرود کسی قدر چشم وابروسے اشارہ وکنایہ جائز رکھا اور جبکہ زیادہ وجد ہوتا تو حرکت دست وپا بیٹھے اور کھڑے پر ساتھ چہل قدمی کے موزون تصور کیا بقولہ کہ خربزہ کو دیکھکر خربزہ رنگ پکڑتا ہے جسکو اُن سے تلمذ ہوا وہ اُن حرکتون کا معمل ہوا زان بعد جو اکیس مت جو مشہور ہین یعنی دیوتا اہل ہند کے اور مت طریقہ کو کہتے ہین شرح آگے ہو چکی ہے وہ لوگ سب گاتے بجاتے چلے آئے بلکہ اپنے اپنے طور موجد علم نادیعنی موسیقی کے ہوتے گئے تو علی قدر استعداد رقص کو خوش اسلوب کرتے گئے مگر یہ طریقہ نہ تھا جب تلک یہ علم داخل عبادت تھا کسی وقت حالت وجد مین دست وپا بھی مارتے تھے اور چشم وابرو سے بھی اشارۃً وکنایتاً طرف خدا اپنے کے بتلاتے تھے عرصہ قریب پانچہزار سال کے منقضی ہوتا ہے از روے شاستر اہل ہند کے یہان کنہیاجی نے اوتار لیا۔ اس طرح سے روایت ہے کہ متھرا بندراین کا مسمی کنس راجہ تھا ہمشیر اُسکی مسماۃ دیوکی مسمی بسدیو کو کہ لوگ قوم راجپوت

یعنی ٹھاکر کہتے بیاہی تھی اور نجومیان عصر نے راجہ مذکور سے یہ کہا کہ فی زمانہ اب تمہاری عہد حکومت مین
ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ قضا تمہاری اُسکے ہاتھ سے ہے - تب تو وہ راجہ بخوف ملک الموت اپنے کے
جو طفل اُسکے ملک مین پیدا ہوتا بے تامل اُسکو تیغ بیدریغ کرتا تھا - ناگاہ قدرت خدا سے مساۃ دیوکی ہمشیرہ اُسکی
حاملہ ہوئی اور یہ اخبار اُس نابکار کے گوش زد ہوا - اُس روز سے وہ راجہ حسب عادت اپنی کے منتظر یوم
تولید تھا - اور دیوکی بیچاری آفت کی ماری یہ محبت اولاد کہ ہر ایک جن و بشر کو خواہش اور تمنائے اولاد
رہتی ہے - بارگاہ کبریائی مین مستدعی حفظ و امان جان رہتی تھی - اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ مستورات آپس
مین بلا لحاظ قومیت ارتباط اور محبت زیادہ تر رکھتی ہین اور آن واحد مین صیغہ اخوت پڑھ لیتی ہین - اُسی
زمانہ مین مقام گوکل نگری سے ایک عورت مساۃ جسودا قوم اہیری دیوکی کے پاس آیا کرتی تھی - اُسکے دیوکی جی
نے بعد اقرار پاسداری بہناپے کے راز اپنا آشکار کیا - اُس نے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون - اگر میرے لڑکی ہو تو
تم مجھ سے لڑکے اپنے کو بدل لینا تا چندے مین اُسکو بخوبی پرورش کرون گی اور تم لڑکے میرے کو -
چنانچہ بہنگام وضع حمل دیوکی لڑکا جنی اور مساۃ جسودا زوجہ مسمی نند وقت نصف شب لڑکی - اُسیوقت
کنہیا جی کو مسمی بسدیو والد کنہیا اٹھا کر از روی جمن کہ اُس وقت وہ دریا تا بپاے طفل پہونچکر پایاب ہوگیا
واللہ اعلم بالصواب - مقام سکونت جسودا پہونچا اور طفل کو دیکر لڑکی کو گھر مین لا اشتہار تولد دختر مشہور کیا
کنہیا جی کے [illegible] کا اثر کنس کے دل پر ایسا موثر ہوا کہ تمام جد و جہد [illegible] خونریزان بسلح بقصد ہلاکت کیا
مگر شاہد وہ دختر سے نہایت شرمایا - اور وہ زمانہ ولایت اسلام مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تھا - [illegible]کار
جبکہ کنہیا جی نے سن تمیز پایا تو ایک [illegible] سے ایسا رہس مچایا کہ رنگانا نسوان قوم گوال کا دشوار نظر آیا حتی کہ
نوبت استغاثہ تا کنس آئی - یہان تلک کہ کنس مذکور ہاتھ کنہیا سے ہلاک ہوا اور کنہیا جی مالک راج مذکور کے
ہوے اس وقت کنہیا جی نے اس فن ناچ کو خوب درست کیا چنانچہ شب و روز مبتلائے رہس اور کل و کلیل
یعنی لہو و لعب مین مشغول تھے کہ مسمی جراسندھ نامی سالا کنس مذکور نے متھرا پر یورش کیا کہ کنہیا اُس سے

تاب مقاومت نہ لا اور شکست فاش کھا مقام دوار کا مین جا سکونت اپنی اختیار کی اور وہین انتقال ہوا۔
اور بروایت ثانی یہ کہ کسی قوم بہیل کے ہاتھ سے وفات پائی۔ اگر شرح کیجائے تو ایک دفتر علیحدہ
ہوجائے بعد اُسکے روز بروز اس فن کی ترقی ہوتی گئی۔ انسانون نے اسکو نہایت خوبصورت کیا اور نئے
انداز کے ناز و کرشمہ نکالے اور نئی نئی طرح کی گتین ایجاد کرکے رائج کرتے گئے۔ اور اکثر قواعد رقص مین الفاظ
زبان ویزداد آتے ہین قبل اسکے اسم نویسی رقاصان زبان ہو چکی ہے اب احتیاج صراحت باقی نہین ہے۔

فصل دوم بیان قاعدہائے واسم گتہائے رقص

مہوشان انجمن خوبی پر واضح ہو کہ گتہائے منقشیہ رسالہ ہذا کے معمل ہون ور شائقین و ناظرین پر لائح
ہو کہ مداخلت ہونا ہر امور مین کہ خالی از تہذیب اور بیرون از احاطہ طریقہ بخبانہ ہو داخل علم مجلس ہے بہرحال یہ
موسیقی بھی ایک دریائے ناپیداکنار ہے اور حظ نفسانی اور انبساط روحانی اس سے اظہر علیٰ ہذا القیاس
رقص بھی ایک شعبہ ہے علم موسیقی کا۔ اب تصور کرنا چاہیئے کہ رقص وہ شے ہے یعنی ہاتھ اور پانون اور
رشتہ گردن اور آنکھ اور ابرو اور کل اعضائے جسمی ظاہری اور باطنی کو جو ہون ہمراہ تال اور لے مقام سم پر لانا۔
اول کتھنا گت۔ مراد کنہیا جی سے ہے پہلے کھڑے ہو کے دونو ہاتھ راست بائین ویسا کرے اور
سامنے چند قدم ساتھ لے اور تال کے جاوے اور بعدہ تھوڑی دور کے بیٹھ جاوے گھٹنون کے
بھل اور داہنا ہاتھ اُٹھا اور بایان ہاتھ سیدھا سامنے مُنہ کے رکھے جس طرح سے بانسری بجاتے ہین
دونو گھٹنون سے چکر لگاتا ہوا پھر اپنے مقام پر آدے یا دوری سے چکر لگاتا ہوا آوے اُسکو کتھنا گت کہتے
ہین۔ کتھکون مین یہ گت جاری ہے اور محفل مین پہلے یہ گت کم ناچتے ہین جو کہ موجد اسکے کنہیا جی ہین لہذا
اوّل مین رقم ہوئی۔
دوم پری گت۔ جس وقت آراستہ ہو گھونگرو وغیرہ سے اوّل کھڑے ہو کے دریائے عشق اور لے مین

غوطہ زن ہوا اور ہر مرتبہ نظر اپنی دونو ہاتھ کھلے ہوؤن پر کرتا رہے نہ دوسری جگہہ اور اُسی انداز سے آگے چلا جائے اور پشت سے پھر چلا آوے یعنی پشت نہ پھیرے اسکو پری گت کہتے ہین۔

سیوم سلامی گت۔ دست راست سر پر رکھے اور بایان ہاتھ بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی نیچے کے ہاتھ پر جو کھلا ہے رکھکے ناچنا شروع کرے یعنی سیدھا چلا جائے اور پھر آوے اسکو سلامی گت کہتے ہین۔

چہارم فریاد گت۔ وہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کو خم سر سے تا بند دست بلند کرے اور بایان ہاتھ بطور خود پیچھے چھوڑ کے آگے جاوے ناچتا ہوا اور اُس وقت نظر اُسکی دست راست پر ہو اُسکو فریاد گت کہتے ہین۔

پنجم مکٹ گت۔ اُنگلیان کلمہ کی سر پر باہم دونو ہاتھون کی ملا کے مثل ہالۂ ماہ یا مان اور حلقہ سر گردن کا معلوم ہو کر کے ناچتا ہوا آگے جاوے اور اُس وقت نظر دونو اُنگلی ملی ہوئی پر رکھے اُسکو مکٹ گت کہتے ہین۔

ششم آنچل گت۔ داہنے ہاتھ کو بالاے سر چھوڑے اور بایان ہاتھ بطور خود نیچے چھوڑ دے اور اپنے پاؤن پر نظر کر کے روان ہو یعنی نظر پاؤن پر ہی رہے اُسکو آنچل گت کہتے ہین۔

ہفتم مسکراتی گت۔ پشت سیدھے ہاتھ کی مع سب اُنگلیان خصوصاً بیچ کی اُنگلی اوپر لب زیرین کے چھوٹے اور دوسرا ہاتھ ایک مشت کر کے یعنی مشت بند اس طرح سے کہ انگوٹھا نکلا ہے کر کے کمر پر چھوڑے اور مرفق اُسی دست چپ کو خم دے کے نظر اپنی پیش معشوق کر کے روان ہو اُسکو مسکراتی گت کہتے ہین۔

ہشتم مودب گت۔ کف دست راست اوپر کف دست چپ یعنی ہتھیلی پر ہتھیلی مثل انداز ضرب نیچے اوپر رکھ کے اور سب اُنگلیون کو بھی مستقیم بند کر کے جیسے کہ ملی ہون اس طرح رکھ اور سر انگشتان دست چپ بالاے بند دست راست ہون تا ناف لا کے اور نظر اپنی اپنے ہاتھون پر کر کے بعشوہ گری روان ہو۔ اسکو مودب گت کہتے ہین۔

نہم حسن گت۔ دست راست باندھ کے دونو چھاتیون کے نیچے چھوڑے اور بایان ہاتھ بطریق اول بطور خود نیچے کر کے نظر چھاتیون پر رکھتے ہوئے چلے تو اُسکو حسن گت کہتے ہین۔

دہم گھونگھٹ گت - مقنعہ مُنہ پر یعنی گھونگھٹ چھوڑے اور ایک ہاتھ مثل آنچل گت سر پر رکھے اور بائین ہاتھ سے مقنعہ مُنہ کا پکڑ کے دو بالشت بلند کرے اور نظر دونون پشانون اپنی پر کرتے ہوئے جاوے تو اسکو گھونگھٹ گت کہتے ہین -

یازدہم محبوب گت - سر مقنعہ بطریق سابق بالا ے چہرہ لا کے دونو ہاتھ نیچے چھوڑے بطریق راہ چلنے کے روان ہو اور نظر اپنی بالاے ناف رکھے اسکو محبوب گت کہتے ہین -

دوازدہم ناز گت - سر دست چپ کو مع انگلیون پشت کرکے اور مرفق دست راست و پشت انگلیون دست چپ کے رکھے اور دست چپ کو درمیان عرض شکم عریض ناف پر چھوڑے اور پشت دست راست کو بطور گت خندہ یعنی مسکراتی اور پر زنخدان کے رکھے جیسا کہ دست راست مثل دست چپ سے مانند زنخدان ایک ستون بلورین معلوم ہو درمیان ہر دو پستان کے اور نظر اپنی چھاتیون پر کرے مگر بائین پستان پر نظر ہونا بہت انسب ہے اس حرکت سے ہاتھ کشادہ نہ ہونگے آگے جاوے تو اسکو ناز گت کہتے ہین -

سیزدہم غمزہ گت یہ ہے کہ لبِ زیرین اوپر کے دانتون سے چباتا ہوا پکڑے اور داہنے ہاتھ کو سر پر رکھے اور نظر اوپر پستان چپ کے کرے اور ابرو کھچے ہوئے اور آنکھ خماری بناوے اور دست چپ بطور خود چھوڑ کے روان ہو تو اسکو غمزہ گت کہتے ہین -

چہاردہم ادا گت - آنکھین بلند کرکے اور سمت آسمان بلند کرے اور دونو ہاتھ نیچے رکھے اور راست روان ہو تو اسکو ادا گت کہتے ہین -

پانزدہم نیک گت - دونون ہاتھون کو دونو بغلون مین چھپا کر آنکھین سمت آسمان کرکے مثل راہ چلنے کے چلے تو اسکو نیک گت کہتے ہین -

شانزدہم صاعقہ گت - دونو ہاتھ کشادہ کرکے سکوت مین آوے اور آنکھون کو گردش لاوے اور پھر نظر نیچی کرکے چند قدم چلے اور ٹھہر جاوے اس طرح مکرر کرتے ہوے چلے اور پھر واپس آوے تو اسکو صاعقہ گت کہتے ہین -

ہفدہم[۱۷] کرشمہ گت ۔ دست راست کو اُٹھا کر کے سر پر قریب پیشانی جانب چشم راست رکھے اور بائین ہاتھ کو زنخدان پر چھوڑے اور نظر اپنی پستان چپ پر کر کے آگے روان ہو تو اسکو کرشمہ گت کہتے ہین

ہیجدہم[۱۸] دو دستی گت ۔ دست راست کو اُٹھا کر کے قریب مونڈھے دست چپ کے کرے اور دست چپ کو اُسی بائین طرف راست کرے اور دو قدم آگے چل کے بائین طرف مُنہ کر کے استادہ ہو پھر دو قدم اُسی طرح سمت دست راست چلے اور مُنہ داہنی طرف کر کے ٹھہر جائے اسی حیثیت سے چلا جائے تو دو دستی گت کہتے ہین ۔

نوزدہم[۱۹] جادو گت ۔ دست راست کی دو اُنگلیون سے پشواز پکڑ کے ہاتھ سر پر رکھے اور دست چپ کو بطور خود چھوڑ دے اور نظر اپنی متحرک پستانون پر جو کرتے ہوئے آگے جائے تو اسکو جادو گت خاص و عام کہین گے ۔

بستم[۲۰] محبوبہ گت ۔ دونو ہاتھون کی دو دو اُنگلیون سے ادہر اُدھر سے پشواز پکڑ کے نظر اپنی کبھی سمت معشوق اپنے کے اور کبھی طرف پائین و بسیار کرتے ہوئے آگے کو روان ہو اور پھر پشت کبھی داہنے کبھی بائین رخ کرتے ہوئے پھر آوے تو اسکو محبوبہ گت کہتے ہین ۔

بست و یکم[۲۱] برق گت ۔ دست چپ سے پشواز کی ٹھیکی بین پکڑا ہوا سر کر لاوے اور دست راست کو بطور خود چھوڑے اور قدم اپنا اٹھاوے یعنی الپت و پلٹ کے چھچھا وچ یا طبلہ کی لے کر یعنی مدہ ساتھ ٹھیلی کے اُٹھاوے یعنی اڑتے ہوئے چلے طرف دست راست سے اور ہنگام واپسی سمت دست چپ کے اُڑتے ہوئے طبلہ کی لے سے ... یعنی ... چالاکی تمام تا بمقام روانگی واپس آوے اور نظر اپنی وقت روانگی پستان چپ پر کرے اور وقت معاودت بائین طرف نگاہ رکھی بہ شوخی خمار آلودہ رکھے اور بہ سرعت تمام مانند برق بمقام خود واپس آوے تو اسکو برق گت کہتے ہین ۔

اور زیادہ گتین ان (۲۱) گتون سے جو بیان ہوئی ہین حضرت سلطان عالم نے ایجاد ... گتین ...

صوت المبارک" مین ترقیم فرمائی ہین اور راقم نے علاوہ اُنکے سارے گتین اور زیادہ اُن سے گو کہ جدید ہین الالائق دیدہ ہین زیب قلم کی ہین۔ اور الفاظ مقررہ گت کے کثرت پانون سے ظاہر ہوتے وہ یہ ہین یعنی تا وتھی وتت اگر کوئی چاہے تو ہمو زن پرن پکھاوج طیاری ممکن ہے الا بھاؤ اُس سے علیحدہ ہے۔

فصل سوم مقدمہ بتلانے مین جسکو بھاؤ کہتے ہین

محبوبانِ انجمن سرود سرائی اور زہرہ سیرتان نغمہ ساز محفل زیبائی پر اور شائقین بر آسرائی پر پوشیدہ نہ ہے کہ بھاؤ جو مشہور خاص و عام ہے اُس مین یہ کلام مالا کلام کہ لفظ عشق[1] کو ہموزن سے بہ تحیر[2] و شجیر[3] اور اتحاد[4] اور بے دشمنی[5] اور فراق[6] اور وصال[7] اور رغبت[8] اور نفرت[9] اور ترش[10] اور دلیری[11] اور گریہ[12] اور خندہ[13] اور ناز[14] اور ادا[15] اور ہوشیاری[16] اور نادانی[17] اور سختی[18] اور سہل[19] انکاری اور شکوہ[20] اور شکر[21] اور اعانت[22] اور فراموشی[23] اور ریادہ[24] اور خمار[25] اور عقل[26] ہائے اور علاوہ اسکے اداکرنا ہر اک کا ایک تصویر تصاویر عشق سے کھینچتا ہے اور ایسا نہ کرے کہ معشوق کے گلے مین اُس وقت زبردستی لپٹ جائے۔ ہان دور سے اشارہ اور کنایہ کرے کہ اگر تو نصیب ہوتا تو یون لپٹ کے تجھے پیار کرتے۔ اسی طرح دشمنی مین ایسا نہ کرے کہ تلوار کھینچ کے بجھڑے بلکہ دھمکانا بھی سخت عیب ہے بلکہ خلاف تہذیب۔ فقط کنایہ کافی ہے۔ الحاصل بھاؤ مین آنکھ اور ابرو اور جملہ اعضا اور خوارج اپنے کو رجوع اُس لفظ نغمہ پر کرے کہ رمز و کنایہ اور اشارہ اُسکے سے مستمعان کو ایک درد پیدا ہو اور کیفیت اور لطف اور تکلف یہ ہے کہ اعانت اور حمایت ہر لفظ گانے کی کرے کہ اُس سے ایک اثر پیدا ہو۔ سو ایسے لوگ کمیاب ہین ہان ایسا دیکھا کہ ہر ایک لفظ کے بھاؤ ادا کرتے ہین۔ یہ بھی غنیمت ہے مگر کمتر ورنہ ایسا اکثر دیکھا کہ سوال تو آسمان سے اور جواب ریسمان سے محض بے اٹکل لوگ بکثرت دیکھے جب تلک انسان خیال معشوق اپنے کا نہ کریگا تا یوم التناد درستی بھاؤ اُس سے غیر ممکن انسان کو لازم ہے کہ جس کام پر اُسکی طبیعت رجوع ہو اُسکو با مقلدی و تلمذی انصرام کو پہونچائے ورنہ ناحق سر پھرائے

فصل چہارم بمقدمہ تخیر کہ ہونا اسکا رقص مین لازم ملزوم ہی

نازک مزاجان مجلس رعنائی اور نغمہ سازان زہرہ خصلتان محفل زیبائی پر واضح ہو کہ بمقدمہ تخیر ایسا کچھ تصور کرنا چاہیئے کہ تخیر چند رشتہ گردن سے ہے کہ کام آتے ہین اور استخراج اُسکا تین جانورون سے کیا ہے۔

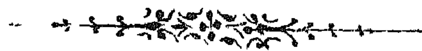
اوّل حرکت رشتہ گردن باز یہ حرکت رشتۂ گلو یعنی دورہ بہتر ہے۔

دوم رشتۂ گردن شکرہ اور طریقۂ گردش اُسکے کمتر پہلے سے ہے۔

سیوم حرکت رشتۂ گردن طوطی سبز کہ جسکو طوطا کہتے ہین یہ حرکت بد ہے پس رشتہ وہی بہتر ہے کہ رگہین گردن کی وقت رقص کی لَے کے مقابلہ مین جنبش کرین کہ جسکے باعث سے ناز اور غمزہ اور عشوہ معشوقانہ

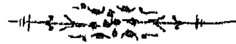
شاہت اور ادا ہو۔

اب تصور کرنا چاہیئے کہ ہر آن مین عشق کو ترجیح ہے اور سرود و ساز اور نغمہ اور رقص وغیرہ متعلق ہے عشق کے اور ناچنا اور بتانا اور ناز و کرشمہ واسطے مہوشان طناز کے ہے پس عشق مجازی سے حقیقی ممکن۔ بہرحال اسی واسطے اہل تصوف نے علم موسیقی کو داخل عبادت کیا ہے اور معلم الملکوت کو سرود ساز زمان نے بڑا اختیار دیا ہے اِلّا صاحبان نسبت کا اُس نے ہنوز کچھ نہین کیا ہے۔



باب ششم

بیان دوازدہ مقامات وغیرہ یعنی راگہای فارسی معہ نو فصل او رچار بہائے



فصل اوّل پیدائش اینگ یعنی سُر یا کہ کہان سے پیدا ہے

ترانہ سازان خوش الحانان اور نظارہ کنان سلیقہ شعاران پر واضح ہو کہ یہ بات جمہور عوام پر ظاہر ہے
جس گھڑی جسم انسان عناصر سے ترکیب دیا گیا تو جان قالب مین الحان سے قرار پائی اور الحان یعنی صوت
خواہ جنجر وست، ہو یا آنکہ اور شے سے اورآواز متعلق ہے سر سے اوسکا پیدایش سُر ہے ہوا سے کسی مقام
خلی مین اگر ہوا کو رتقاعلؔ یا مفعولؔ درآئی تو خواہ مخواہ اُس سے ایک صدا پیدا ہوئی - اب تصور کرنا چاہیے
کہ جو ہوا نے حسب دلخواہ اپنے جگہ پائی تو آواز خوش یعنی انبساطی برآمد ہوئی اور احیاناً ہوا نے موافق مرضی
اپنی کے جگہہ نہ پائی تو آواز بد وزبون پیدا ہوئی - اسی طرح قلب انسان سے جبکہ چاہیئے دم اولین و آخرین سے
کہ بقائے حیات مستعار بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمہ باقی ہے یعنی "چون ہر نفسیکہ فرو میرود ممد حیات است
و چون بر می آید مفرح ذات، پس در ہر نفسے دو نعمت موجود" بہر حال ہر دو صدا بے برآمد و آمد سے پیدا ہیں
مُر ظاہر انہ انبساطی کو سُریلی اور آواز غیر انبساطی کو بے سری قرار دیا ہے - اور ثانیاً آواز کا پیدا ہونا ضرب
سے متصور ہے یعنی جبکہ جبر آلات وغیرہ کسی چیز سے ٹھونکو یا بجاؤ یا آنکہ کوئی شے کسی شے پر گر پڑے یا کوئی

چیز باہم ملکر کھاوے تو اُس سے بھی پیدا ہونا صدا ے سُریلی یا بے سُری کا حسب طریقہ بالا لاریب واضح ولایح پس الحان خوش آوازی کو جو ساتھ الفاظ کے قلب سے نکالی جائے اُسکو کہتے ہین آگے اسکے قبل بیان باب اول کی فصلون مین مشرح ہو چکا ہے زیادہ صراحت مین طوالت کلام بے سود واضح تھا۔

فصل دوم بیچ بیان جائز ہونے مقامات فارسی اور نہ ہونے حرام الحان معہ وجہ ثبوت

بیان جواز مقامات وغیرہ مین گو کہ سامع خراشی سامعین ہُوا گستاخی اور مصدع وہی ناظرین سخن پرور ہے نے التماس یہ ہے کہ دامن انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیئے اور تخم اعمال حسنا کشت عدالت مین بو کے مزد آخرت لینا چاہیئے یعنی راگ جو اہل تصوف نے عبادتاً جائز رکھا ہے اقوال اُنکے آمنا وصدقنا کس واسطے کہ اکثر انبیا نے جائز رکھا ہے جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام ربنا ظلمنا الحان عراق مین۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام مناجات مقام عشاق مین۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام منقبت مقام حجاز مین اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ سازی الحان و مقام حسینی مین فرماتے تھے اور تا زمان امیر خسرو علیہ الرحمہ مدار نغمہ اور پڑہین چار مقامون کے رہا۔ ہر ایک نے بطور خود جائز رکھا۔ بزمانہ آخرین دور قمر مین پیغمبر ہمارے شفیع روز محشر قسیم آب کوثر صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اتفاقاً معہ انصار کسی سمت تشریف فرما تھے اثنائے راہ مین دختران جنید باین مضمون دلچسپ گاتی تھین کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات بتا دیتے ہین۔ آپ نے بہ لسان مبارک فرمایا کہ یہ تم نے کیا گایا العلم عند اللہ غیب کا عالم وہ دانا ذوالجلال والاکرام ہے۔ ایسے گانے سے باز آؤ۔ اور کچھ گاؤ مجھکو یارائے بیان حال تقبال بغیر اذن اللہ نہین ہے پس ایسی روایات سے امتناع نغمہ سرائی بپایۂ ثبوت نہ پہونچی۔ ہان وہ غنا میسر کہ پیش حضرت تھا شرعاً لاشک حرام۔ نزدیک علما دف ودائرہ حرام نہین ہے۔

فصل سیوم مین اسم نویسی دوازدہ مقامات معہ دو حجاب

حجاب اوّل بیان اسم دوازدہ مقام مین شائقین و خوش نوایان باآئین پر پوشیدہ نہ رہے کہ بالفعل بالاتفاق نام دوازدہ مقامات کہ شائقین کو دورۂ تداولت مین وقت نغمہ بہل ترین منقوش لوح سینہ فرمائین احتیاطاً زیب قلم کرتا ہون۔ اوّل عراق۔ دوم عشاق۔ سیوم حجاز۔ چہارم حسینی۔ پنجم رہاوی۔ ششم بزرگ۔ ہفتم اصفہان۔ ہشتم بوسیلک۔ نہم راست۔ دہم زنگولہ۔ یازدہم کوچک۔ دوازدہم نوا۔ بارہ مقام مشتہر خاص و عام ہین۔

حجاب دوم بمقدمہ تصریح ایجاد مقامات معہ اسم نویسی موجدان اب تصور کرنا چاہیے کہ سابقاً مدار نغمہ سرائی چار مقام پر تھی اور موجد اسکے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوّا۔ بعد ازان لقمان اور افلاطون اور فیثاغورس اور سلاسل حکمانے چار مقام رہاوی اور بزرگ اور صفہان اور بوسیلک یہ مقام قرار دیے اور ازان بعد امیر خسرو اور مولانا کمال الدین اور استاد شمس الدین اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے چار مقام ایجاد کیے۔ راست اور زنگولہ اور کوچک اور نوا اس طرح بارہ مقام نامزد ہوئے آگے انکے شعبہ ہاے مثل راگنی یعنی زوجہ ہاے و گوشہ ہاے مانند پسران یعنی طفلہاے ہین وہ بافصال جداگانہ مشرح زیب قلم ہونگے۔ علیحدگی مین صراحت بخوبی ممکن ہے لہذا فصلین مقرر کین۔

فصل چہارم در بیان بارہ مقام راگ ولایت معہ تقسیم ار نقشہ تاثیرات ساتھ دو حجاب کے

اوّل حجاب مین نقشہ تاثیرات وغیرہ شائقین خوش مزاجان اور ناظرین ترنم سازان پر منکشف ہو کہ ولایت مین بارہ مقام کے بارہ راگ مثل بارہ برجون کے کہ انہین سے متعلق ہین مقرر ہین اور ہر ایک راگ کے دو دو شعبہ مثل راگنی اور چار چار طفل مقرر ہین۔ اور چھ آوازہ مثل چھ راگ کے

اور بارہ نغمہ مانند بارہ سُر تیور کومل کے مقرر ہین - بارہ مقام ہند سے ولایت مین زیادہ ہین اُنکو مثل سُر اور راگ کے نہ تصور کرنا چاہیئے - مقام سے مراد طریقہ اور قرینہ ملک ہا مانند دُھن کے جسکا بیان باب دوم کی فصل ششم کے دوسرے پردے مین مشرح ہو چکا ہے مگر اہل ریاضی یعنی حکما وغیرہ نے بروج فلکی وغیرہ پر منقسم کیا ہے بایں طریقہ یعنی راست حمل پر اور اصفہان ثور پر اور عراق جوزا پر اور کوچک سرطان پر اور بزرگ اسد پر اور حجاز سنبلہ پر اور بوسلیک میزان پر اور عشاق عقرب پر اور حسینی قوس پر اور زنگولہ جدی پر اور نوا دلو پر اور رہاوی حوت پر -
اور تاثیر ہر اک کی جُدا گانہ ہے یعنی عشاق اور نوا اور بوسلیک شجاعت بخشتا ہے اور عراق اور اصفہان فرح و انبساط دیتا ہے - اور حسینی اور حجاز لذت دلاتا ہے - اور بزرگ اور رہاوی اور کوچک اور راست حزن و ملال لاتا ہے پس حکما وغیرہ نے ایسے طریقے اور اوقات معین کئے اور تقسیم بھی افصالون پر کی ہے ایسے ولایت مین بھی اس قدر کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ بعض کے نزدیک اختراع موسیقی ارسطو اور ابو نصر فارابی سے - اور بعض کے نزدیک افلاطون سے اور بعض کے نزدیک فاریابی نے تکمیل کیا اور بعضون نے حضرت آدم علیہ السلام سے لکھا ہے مگر فقط الحان لا تکمیل حکما وغیرہ سے ہوئی - ہان اختراع بربط کا فیساغورس اور قانون ابو نصر فاریابی سے اور بعض اہل عرب طوس کو موجد موسیقی جانتے ہین اور نقشہ ہذا سے کیفیت تقسیم اوقات افصال و بروج وغیرہ ظاہر ہے -

نقشہ ۲۱۶ پر درج ہے - ناظرین بغور ملاحظہ فرمائین -

نقشہ تقسیم راگ مقامات بروج ہا معہ فصلہائے وتاثیر وغیرہ جداگانہ

اسمائے مقامات	اسمائے بروج عربی	اسمائے بروج ہندی	اسمائے ماہ ہندی	کیفیت تاثیر ہر ایک مقام
اصفہان	ثور	برکہہ	بیساکھ	انبساط بخشتا ہے اور فرح دیتا ہے سامعین کو۔
عراق	جوزا	متھن	جیٹھ	ایضاً
کوچک	سرطان	کرک	اساڑھ	حزن وملال پیدا کرتا ہے۔
بزرگ	اسد	سنگھہ	ساون	ایضاً
حجاز	سنبلہ	کنیان	بھادون	لذت دیتا ہے سامعین کو
بوسیلک	میزان	تولا	کنوار	شجاع کرتا ہے سامعین کو
عشاق	عقرب	برچھیک	کاتک	ایضاً
حسینی	قوس	دھن	اگھن	لذت دیتا ہے ہر اک سامع کو۔
زنگولہ	جدی	مکر	پوس	رنج دیتا ہے اور غم پیدا کرتا ہے۔
نوا	دلو	کمبھہ	ماگھہ	شجاعت دیتا ہے سامعہ کو
رہاوی	حوت	مین	پھاگن	رنج والم دیتا ہے سامعین کو
راست	حمل	میکھہ	چیت	پریشان اور آشفتہ خاطر کرتا ہے۔

اور اہل ہند شمار بروج میکھہ سے شروع کرتے ہین۔

حجاب دوم در راگھای فارسی کہ کس نے بعد حکما اختراع کیا

مطربان دوران اور شائقین مان پر واضح ہو کہ حضرت امیر خسرو بعد حکماے قدیم محقق اور موجد علم موسیقی کے ایسے ہوئے کہ بعد اُنکے کوئی ہم پلہ اُن کا تاالی الان خلاق زمان نے خلق نہ کیا۔ یہ چند راگ کہ داخل شعبہ غیرہ مین موجد اُنکے ہوے۔ اول فرودان۔ دوم چارگاہ۔ سیوم زدوکاہ۔ چہارم اوان۔ پنجم غنم۔ ششم قرغنہ۔ ہفتم فرودست۔ ہشتم صنم۔ نہم برنر صنیر۔ دہم بنرنگیر۔ علاوہ بریں امیر خسرو ہر اک علم مین علامۂ زمان تھے اور صاحب باطن مرید حضرت نظام اولیا کے تھے۔ افسوس افسوس ایک نے ماند ہمارا تہذیب علم سے خالی ہے۔ حسرت یہ ہے کہ خداوند جہان نے ہمکو اُس عہد مین کیون نہ خلق فرمایا۔ ہم غنیمت است بقول کہ بیاد ازین تیر گہرد۔

فصل پنجم مین بیان تحریر اور زمزمہ اور نغمہ

ماہران موسیقی اور ناظران پر پوشیدہ نرہے کہ نغمہ وہ ہے مقدمہ غنا مین کہ خالی از کیفیت نہین ہے اور سنتا ہی بتکلف انسان کو برباد کرتا ہے اور بے تکلف جسقدر کہ اطاعت نفس سے مثل کلام اور کلام کنایہ عشق چشم سے مراد وہی نغمہ ہے اور جو خالی نغمہ سے ہے وہ تکلف ہے تصور کرنا چاہیے کہ نغمہ ست کرنا روح کا ہے آواز لذیذ سے خواہ مضمون خواہ چشم وابرو سے خواہ جودت اُسکی سے خواہ نے اور تال سے یا حرکت دست وپا سے یا حرکت گردن سے یا حرکت گشت تان سے یا موزونی الفاظ کو تال مین لانے سے۔ جس طور سے ہو خالی از نغمہ نہ ہوگا اور اگر کوئی شخص لاعلم آواز اپنی نکالے یا آہنگ کلام کرے وہ داخل سُر شماری نہ ہونگے یہی حال تال کا ہے الا مقدمہ لے کا باہر اس سے ہے۔ اور شناخت سُر صادق یہ ہے کہ ہوائے گرم قلب سے وقت نغمہ ناک سے معلوم ہو اور نغمہ صحت وسلامتی جملہ اعضا سے ہے یون نہین دستیاب ہوتی ہے۔ تصور کرنا چاہیے کہ جو اندے ہین سُر اُنکے مثل سُر ہائے بینا ہرگز نہین ہوتے۔ پس بر وقت بر آمد آواز جملہ عضو درست ہونا چاہیے۔ اور جو عضو کہ نادرست ہوگا اُسکی اعانت مین فرق ہوگا اُسیقدر تفاوت سُر کا ہوگا۔

اور ہندی مین اسکو رتن جوت کہتے ہین اور اُس سے مراد روشنی ہے پس بہرحال روشنی سلامتی اعضا ہے۔

بیان تحریر | تصور کرنا چاہیئے کہ جب مقام وغیرہ تکمیل پا چکے تو واسطے خوش اسلوبی کے تحریر اور زمزمہ نکالا۔ چنانچہ اُسکی قطعہ اہل ہند نے خراب کر کے نام دگٹکری کیا مگر زمزمہ مین زور نہ چلا اُس سے بے بہرہ رہے بوجہ اسکے کہ راگہاے ہند مین تان نہ کھپا سکے اور تحریر اہل ہند کو بتصدق حضرت امیر خسرو علیہ الرحمہ نصیب ہوئی۔ تحریر و زمزمہ آپ نے خیال مین شامل کیا تھا اور راگہاے ہندی مین شامل ہولی اور دہرپد گٹکری کا شامل کرنا سخت عیب ہے۔ ہان ٹپہ مین مسمی شوری ہی نے زمزمہ اور تحریر جائز رکھا ہے بالفعل وہ صورت ہی معدوم ہو گئی۔ متقدمین ولایت نے تحریر صوتِ جانور کویل سے اختراع کیا ہے وہ آواز کہ جو وقت پرواز نکلتی ہے اور جبکہ بیٹھ کے بولتی ہے کہو کہو وہ صدا بالشمول زمزمہ کے ہو جاتی ہے یعنی کو کو بروزن تُو تُو بسرعت تمام جو بولتی ہے اُسی آواز کو پھاڑ کے تحریر نکالے۔

بیان زمزمہ | غور فرمانا چاہیئے کہ زمزمہ بھی صداے جانور طیور سے اخذ کیا یعنی ماکیان سے وہ صدا کہ ہنگام کُڑکی چلاتی ہین یا وقت انڈا دینے کے جسکو کُڑ کُڑانا کہتے ہین یا آنکہ بعض اوقات مخوف ہو کے چلاتی اور شور مچاتی ہین اُس آواز سے زمزمہ اختراع کیا ہے وہ صدا اس طور سے ہے یعنی کا کا کا کا کا اس طریقہ پر زمزمہ قرار دیا ہے الا آواز کو پھاڑتے ہین بلکہ تحریر اور زمزمہ دونو مین آواز پھاڑنا پڑتا ہے پس صداے ماکیان اور وہ صداے کویل جو بیٹھ کے بسہولیت تمام ٹھہر ٹھہر کے بولتی ہے وہ داخل زمزمہ ہے۔ اور جو بسرعت بولتی ہے وہ داخل تحریر ہو جاتا ہے اور تحریر مخفف آواز کویل پر حصر کیا گیا اور تحریر کو مختصر اور دانہ باریک کر کے مانند فقرہ ولایتی کے شوری نے ٹپہ مین موزون کر کے نام اسکا اڑی رکھا اور اڑی تان چھوٹے چار پانچ سُر کی اور وہی کو کہتے ہین اور وہ کہدا یعنی دانہ ہاے باریک سُر ہاے شمار ہوتے ہین۔ اب سفر دائیون نے اڑی کا کام خراب کیا اور پنجاب مین ٹپہ ہند یعنی لکھنو بنارس سے بہتر نہین گایا جاتا ہے فقط زبان فصیح ہے سیدھی سُر لگاتے ہین اکثر وہین گاتے ہین تلنگ کا چرچا زیادہ ہے۔ اور زمزمہ گردان

الفاظ متعدد سے با واز وریدہ زمزمہ پیدا ہوتا چلا جاتا ہے جوکہ بالفعل چرچا اس طرز کا بہت کم ہے اور یہ امر زیادہ تر دشوار پسند ہے بنا علیہ طوالت سے محترز ہو اختصار پر نظر کی جاتی ہے۔

فصل ششم بیان چھہ آوازہ اور بلندی و پستی او طریقہ گردان مقامات وغیرہ مین

ترانہ سنجان شیرین بیان اور شائقان و ناظران پر مخفی نرہے کہ تقسیم شش آوازہ کے ساتھ دو مقام کے ہے یعنی ایک آوازہ دو مقامون سے ترکیب دیا گیا ہے انہین مقامون سے اٹھتا ہے

آوازہ اول سلمک ۔ دو مقام پستی صفہان اور بلندی زنگولہ سے اٹھتا ہے۔ اٹھنے سے مراد شروع کرنا اور بندش جسکو ہندی مین بندھن کہتے ہین نغمہ ۱۱۔

آوازہ دویم گردانیا ۔ اور گردانید بھی کہتے ہین پستی مقام عراق اور بلندی راست سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

سیوم نوروز ۔ پستی بوسیلک اور بلندی حسینی سے اٹھتا ہے اور چار نغمہ سے مرکب ہے۔

چہارم گوشت ۔ پستی حجاز اور بلندی نوا سے اٹھتا ہے اور نو نغمہ رکھتا ہے۔

پنجم مایہ ۔ پستی کوچک اور بلندی عراق سے اٹھتا ہے اور پانچ نغمہ ہین۔

عراق

ششم شہناز ۔ پستی مقام بزرگ اور بلندی مقام رہاوی سے اٹھتا ہے اور چھہ نغمہ ساتھ اپنے رکھتا ہے۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ مقام طریقہ ہے اور بارہ مقام مثال بارہ برجون کے ہین انکو مرکب کر کے چھہ شکلین مانند چھہ راگ ہند کے جداگانہ مقرر کر کے نام آوازہ کیا اور مقام مانند سرون کے جو ہین انکو ترکیب دے کے یعنی جیسے کسی راگ مین پانچ یا چھہ یا سات سر ہین یا ورد دوسرے راگ کا میل دیا یا نہ دیا اور راگ قائم کیا وہ اسکا وہی بندھن ہوا۔ اسی طرح سے اس فارسی مین ہی ہر ایک آوازہ اور ہر ایک شعبہ اور ہر ایک گوشہ مثل سرون کے ہیں کوئی پستی اور بلندی سے مرکب ہے فرق ترکیب کا ہے اپنی اپنی ترکیب سے مرکب اور مرتب ہین راگھا ے فارسی مین

حکما وغیرہ اور راگ ہاے ہندی مین دیوزاد اور انسان موجد ہوتے گئے۔

فصل ہفتم بیان چوبیس شعبہ مین

قلم شکستہ رقم اس طرح تصریح شعبہ ہاے مین زمزمہ پرداز ہے کہ ہر ایک مقام ساتھ اپنے دو شعبہ مانند راگنی ہند کے جیسے ہر ایک راگ رکھتا ہے رکھتا ہے چنانچہ شعبہ اول پستی مقام اپنے سے اور بلندی و پستی سے ملتا ہے یعنی بہم پہونچتا ہے چنانچہ جملہ باین تفصیل مرکب ہین۔

اول مقام رہاوی۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے نوروز عرب مرکب چھ نغمون سے اور پستی رہاوی سے دوسرے نوروز عجم مرکب چھ نغمون سے اور بلندی رہاوی سے ملتا ہے۔

دویم مقام حسینی دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلے ذوکاہ مرکب دو نغمہ سے اور مقام پستی سے اٹھتا ہے۔ دوسرا بالندیزا اور بعض نے فخر لکھا ہے مرکب آٹھ نغمون سے اور بعض نو نغمون سے لکھتے ہین۔

سیوم مقام راست۔ دو شعبہ کا مالک ہے پہلے مرقع مرکب آٹھ نغمہ سے۔ دوسرا پنجگاہ مرکب پانچ نغمہ سے۔

چہارم مقام حجاز۔ دو شعبہ کا خاوند ہے۔ پہلا سہ گاہ مرکب تین نغمہ سے۔ دوسرا حصار مرکب آٹھ نغمون سے۔

پنجم مقام بزرگ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا ہمایون مرکب چار نغمہ سے۔ دوسرا نہفت او نہفتہ بھی درست ہے مرکب آٹھ نغمہ سے۔

ششم مقام کوچک۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا رکب مرکب تین نغمون سے۔ دوسرا شباق مرکب پانچ نغمہ سے اور شباق کو شبات بھی کہتے ہین۔

ہفتم مقام عراق۔ دو شعبہ رکھتا ہے۔ پہلا مخالف پانچ نغمہ سے مرکب۔ اسمین بعض کے نزدیک

غزال شعبہ ہے اسکا اور اصح مخالف کس واسطے کہ جو روضہ خوان کامل اور واقفکار ہوا ل ہین انکی غلط ولت مین راقم نے مخالف دیکھا اور نواب لا ور علی خان بہادر صفدر جنگ سالی شجاع الملک شاہ کابل ہنگام تسلط دوست محمد خان مقام باندا مین تشریف فرما ہوئے تھے اس علم کے یکتائے زمان تھے ۔ اور راقم کو اول کانپور مین مرزا خادم علی بیگ شاگرد ملا محمد صاحب سے ازان بعد نواب صاحب ممدوح سے تلمذ ہو حتی الامکان تحقیقات مین فروگذاشت نہین ہوئی اور شعبہ دوسرا مقلوب مرکب ہے آٹھ نغمون سے ۔

ہشتم مقام صفاہان دو شعبہ کا مالک ہے پہلا تبریز مرکب پانچ نغمون سے دوسرا نیشاپور مرکب چھ نغمون سے ہے

نہم مقام نوا ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا شعبہ نوروز خارا مرکب پانچ نغمون سے اور دوسرا ماہور مرکب چھ نغمون سے

دہم مقام عشاق ۔ دو شعبہ رکھتا ہے پہلا زابل مرکب ہے تین نغمہ سے دوسرا اوج مرکب ہے آٹھ نغمون سے ۔

یازدہم مقام زنگولہ یہ مقام دو شعبہ رکھتا ہے پہلا چارگاہ مرکب ہے چار نغمہ سے دوسرا عزال مرکب ہے پانچ نغمہ سے

دوازدہم مقام بوسلیک ۔ یہ مقام خاوندی دو شعبہ کا ۔ اول شعبہ عشیران مرکب ہے دس نغمون سے اور دوسرا صبا مرکب ہے بارہ نغمون سے ۔

اب تصور کرنا چاہیے کہ [illegible] ترکیب پا چکے یہ چوبیس شعبہ مانند رشح دودو منقسم ہین ساتھ ہر ایک مقام کے آگے اسکے بیان گوشہ ہائے رقم کیا جاتا ہے [1]

فصل ہشتم در بیان تفصیل گوشہ ہائی اڑتالیس کہ مثل اطفال مقامات ہین

شائقین عصر پر منکشف ہو کہ ہر ایک مقام چار چار گوشہ یعنی مثل اطفال رکھتا ہے ۔ اب تصور کرنا چاہیے کہ مجملا اڑتالیس گوشون کے یاد تھے مرقوم ہوتے ہین کس واسطے کہ فقط یاد لسانی پر اکتفا کی گئی پس ظاہر ہے کہ اگر کوئی رسالہ پیش نظر ہوتا تو ہرگز فروگذاشت نہ ہوتی اور نقل کرنا خلاف طبع نازک تھا لہذا جائز نہ رکھا چنانچہ

---

[1] یہ شعبہ نام ہین ۔ اول حور دوم نہاوند سوم صفہان چہارم بستہ نگار نا سہ مخالف ۸ شعبہ ہوئے ۱۲ مولفہ

چونتیسں جو کہ منقوش لوح سینہ تھے اسم نویسی اُنکی ترقیم الاقلام ہے۔

گوشہ اوّل بہار نشاط۔ دوم غریب۔ سیوم سوار۔ چہارم غمزدہ پنجم ببات۔ ششم سرافراز ہفتم بستہ نگار۔ ہشتم گردانیہ۔ نہم تہاوندک۔ دہم صفا۔ یازدہم دلبر۔ دوازدہم اوج کمال سیزدہم نگار چہاردہم وصال۔ پانزدہم شہری۔ شانزدہم عشیران۔ ہفتدہم غزال۔ ہیجدہم طرب انگیز۔ نوزدہم بحر کمال بستم اصلی۔ بست یکم اعتدال۔ بست ودوم گلستان۔ بست سیوم نیریز کبیر۔ بست چہارم فردوست۔ بست وپنجم جمالی۔ بست وششم روح افزا۔ بست وہفتم حسرت۔ بست ہشتم معتدلہ۔ بست نہم صنوی۔ سی ام پہلوی۔ سی ویکم خراسان۔ سی ودوم نیریز صغیر۔ سی وسیوم فندق۔ سی وچہارم حیران۔ سی وپنجم موافق فقط اس قدر ذہن نشین تھے اور اسم چودہ گوشون کے پیشا منیا ہو گی لہذا خارج از رسالہ ہذا رہے اور پستی اور بلندی انکی مثل شعبہ ہاے ہر ایک مقام کے تصور کرنا چاہیئے اور اُسی کے ہموزن نغمہ بھی شامل ہر ایک گوشے کے ہیں حاجت تحریر نہین ہے اور قسمت چار گوشہ کی ساتھ ہر ایک مقام کے ہے آگے اسکے ایک حجاب فصل ہذا مین ہے ملاحظہ اُسکے سے حال لحن وغیرہ کا انکشاف ممکن ہے۔

حجاب در بیان لحن ہاے ترانہ سازان اور ناظران نمان پر واضح ہو کہ الحان اور لحن بمعنی صوت حنجرہ انسان خواہ حیوان خواہ نباتات یا جمادات یا آنکہ آلات بجنی وغیرہ جس سے کہ برآمد ہو مثل سُر انبساطی یا غیر انبساطی متعلق سُرون کے ہے الا تفاوت اس قدر ہے کہ یہ لحن بھی مثل دھن ہندی کے علاقہ رکھتا ہے ہر ایک شی سے اور موجد لحن یعنی الحان اور آہنگ در چنگ خصوص گانے کا باربد ہوا بلکہ اُسی سے شروع ہوا۔ چنانچہ یہ تتبع شیخ نظامی کہ بیچ خسرو شیرین کے رقم ہے اور لحن اس قدر مدرک ہوے کہ اسم نویسی اُنکی زیب قلم کی جاتی ہے۔ اوّل لحن شادروان مروارید۔ دوم سرو بستان۔ سیوم سروِ سہی چہارم سبز در سبز۔ پنجم گنج باد آورد۔ ششم مشک دانہ۔ ہفتم سکندری۔ ہشتم شب فرخ۔ نہم فرخ روز۔ دہم نوروز

سلہ اور یہ گوشے مستخرجہ امیر خسرو ہین۔ اول ہوافق دوم عشم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم۔ جملہ چالیس ہوئے ۱۲ مولفہ

یازدہم قفل رومی - دوازدہم رامش جان - سیزدہم مشکمالی - چہاردہم نوشین بادہ - پانزدہم ہوائے نیمروز - شانزدہم مروائے نیک - اور مروائے فال نیک کو کہتے ہین اور مروائے نام لحن بھی ہے من رشیدی - ہفتدہم نخچیرگان - ہیجدہم حقۂ کاوس - نوزدہم راہب ناقوسی - بستم اورنگ - بست ویکم جشن مہرگان یعنی روز شانزدہم ماہ مہر کہ اُس روز اہل فارس جشن عظیم کرتے ہین اور نام لحن کا بھی ہے لمولفہ - بست ودوم سیاوش - بست وسیوم کباک دری - بست وچہارم گنج کاؤ یعنی کنج گاؤ کہ پیچ زمانہ جمشید کے بہرام گور ظاہر ہوا تھا اور تفصیل اسکی کتب لغت مین مشرح ترقیم ہے - بست وپنجم باغ شیرین - بست وششم کین ایرچ یہ لفظ ترکی ہے - بست وہفتم طاق دل سی نام محل یعنی ایوان سلیمان کہ اُس مین ایک تختی رکھی ہے اور نام لحن بھی ہے - بست وہشتم ماہ برکوہان - بست ونہم فیض صبوح - سی ام آئین جمشید - سی ویکم گنج خسروی - سی ودوم آرایش خورشید - سی وسیوم گنج سوختہ یعنی گنج پنجم ہفت گنج پرویز سے اور معنی ترکیبی اسکے گنج سخیدہ اور سوختہ بمعنی سخیدہ اور نام لوا سے ہے من رشیدی اور نام لحن ہے یہان مراد ہے لحن سے اور پس بہرحال لحن طریقہ صدائے خوش کا ہے بعد حضرت آدم علیہ السلام باربد نے بہت سے لحن اختراع کئے جس طرح سے کہ اول مہادیو موجد ہوئے اور بعد اُنکے دیوزاد اور انسان موجد راگہائے ہندی ہوتے گئے اسی طرح علم موسیقی کے اہل فارس اور تمامی حکما وغیرہ موجد ہر ایک شی کے ہوا کئے اور الحان اور بحر پیروز زمزمہ ولایت ایسا موثر ہے کہ انسان وحیوان کا دل ہلا دیتا ہے بلکہ ہنوز عجم اور عرب مین ہُدی خوان ایسے ہین کہ شتران بے مہار کوہ وصحرا سے پاس ہدی خوان حاضر ہوتے ہین نہ کہ روضہ خوان خوش الحان ولایت مین ابتک تاثیر مثل راگ ہند معدوم نہین ہوئی ہے -

فصل نہم دربیان تشابہ ہونے راگہائے ہندی ساتھ راگہائے ولایت کے

معہ تجاب باب ستار مین چند قواعد

شائقین روزگار اور ناظرین صفحات روزگار پر واضح ہو کہ حکمائے ہند موسیقی کو سنگیت کہ سم شبد [illegible]

کہتے ہین اور جملہ اصول صوت اور نغمہ اور تال اور لَے اور راگ اور رقص وغیرہ کو شمیسر اور رباز وغیرہ ترتیب یا اور خیال کرکے جو مشاہدہ کیا تو کوئی راگ ہندی اور فارسی باہر بارہ سُرون سے نہین ہین پس جس وقت کہ سُر متفق ہین تو جمیع اصول باہم مناسب ہونگے اور اکثر راگہاے فارسی کو راگہاے ہندی سے نسبت ہے یعنی مقامات اور شعبہ ہا اور آوازہ ہای معہ الحان مناسبت رکھتے مثلاً آہنگ اور صوت اور نغمہ رکب اور غزال کا مشابہ ہے کھٹ اور دھناسری راگہاے ہندی سے اور زدوکاہ اور حسینی مقام اور نوروز عجم سارنگ سے مشابہ ہے اور سہ گاہ اور چہار گاہ اور مغلوب اور مقام زنگولہ مشابہ ہین ٹوریون سے اور زابل اور مخالف اور مقام عشاق مشابہ ہین گوری اور پوربی اور پوریا اور گورا اور آسا اور بھٹیال راگہاے ہندی سے اور مقام عراق اور اوج شعبہ ہمرنگ گن کلی اور ماسری راگ ہندی کے اور مقام صفہان اور شعبہ میشاپور مشابہ زلیف اور بھیروی راگنی ہندی سے اور نیریز کبیر اور نیریز صغیر بہ شعبہ مشابہ ہین ہین اور بھوپالی اور بہاس اور حجیت شب اگھاے ہندی سے اور بعض نے عشاق کو مشابہ کیا ہے نٹ راگ ہندی سے اور نوروز عجم اور حسینی اور زدوکاہ فقط آہنگ کافی راگنی ہندی سے اور بعضون نے حسینی کو دھناسری سے مشابہ کیا ہے اور مقام نوا مشابہ ہے کیدارا راگ ہندی سے۔ اور بعضون نے صفہان کو سارنگ سے اور عراق مقام کو بھی کانہڑا سے اور غزال شعبہ کو اسا وری سے اور زدوکاہ شعبہ کو جیت سُری سے مشابہ کیا ہے اور ان مین اختلاف ہے مقام رہاوی اور گوشہ گلستان مشابہ ہے کانہڑا راگ ہندی سے اور مقام بزرگ مشابہ لی گورا راگ ہندی سے۔ اور بعض نے سہ گاہ کو بلاول سے اور چہار گاہ کو بھیرون سے مشابہت دی ہے بندہ نے جو مطابق کیا تو کلام سبھون کے درست ہین شاید کسی کی فہم مین نہ آوے تو یہ تمثیل احتیاطاً دیجاتی ہے یعنی جس طرح بھیرون راگ ہندی چار قطعہ پر ہے اور برت مین ہین مگر نام ایک ہے بعدہ صورت علیحدہ کرکے نام ہر ایک کا جداگانہ کر دیا ہے اسی طرح سے ہر ایک مقام اور آوازہ اور شعبہ اور گوشہ اور نغمہ اور الحان مختلف باشکال جداگانہ صنعت اُستادان کہ مثل نامکان ہین کر دیے ہین فہمید مناسبہ انسان کو چاہیئے اور تفصیل اسامی فارسی یون ہے

کہ مقام بارہ و شعبہ ہا چوبیس اور گوشہ ہا اڑتالیس اور آوازہ چھ اور نغمے بارہ اور لحن تینتیس اور دو مقام اور چار شعبہ زائد ہین بارہ مقام اور چوبیس شعبون سے اِس حساب سے چودہ مقام اور اٹھائیس شعبہ ہوئے اور ہندہین چھ راگ اور تیس راگنی اور اڑتالیس پتر اور بارہ سُر مقدم ہین آگے اِس سے ہر ایک علیٰ قدر جودت طبع ایجاد کرکے علم کو رونق دیتا رہا علیٰ ہذا القیاس علم موسیقی فارس مین حکما وغیرہ موجد ہوئے ہر ایک اختراع کرکے وہ ہندہ زیب و زینت ہوتے گئے۔ ہندمین فی زمانہ لوگ زیرک مبتلائے افلاس ہوگئے لہذا اس علم کا فروغ کم ہوتا گیا اور بہ نسبت ہند ولایت مین مرفع حالی اور فارغ البالی رہی بنا علیہ ہر ایک علم کو رونق اور ترقی موجود ہے۔

حجاب اول در تشابہ راگھای ہندی نغمہ ہائے مقامات فارسی سے

نغمہ سنجان و مشتاقان گلشن دہر پر اظہر ہو کہ ملک فارس مین علم موسیقی کے بارہ مقام مقرر ہین اور اِس مولف کو منظور ہوا التقابل راگ ہندی ساتھ مقامات فارسی کے تو منجملہ بارہ مقام کے گیارہ مقام کے نغمے فقط تحقیقات سے ہم پہونچے ترقیم کرتا ہون بطور خود بہنگام متحقق ہونے ایک اور مقام بقیہ کا بھی محشی کیا جائیگا انشاء اللہ المستعان۔

مقامات فارسی راگھائے ہندی سے بدین تفصیل موافقت رکھتے ہین۔

مقام غزال اور کھٹ ایک ہے اور مخالف ورام کلی موافق ہے۔ اور مقام نیریز و کلیان قریب تر۔ سیران و بد ہنس راگ ہندی نزدیک ہے۔ مقام ذوگاہ و سادہ ٹوڑی اقرب ہے۔ نوا و سارنگ ایک ہے مقام راست و نٹ برابر۔ عربان و پوریا و دہناسری باہم نزدیک۔ حجاز و نغمہ او رہ برواکہ اصل اسکی بردہ ہے نزدیک تر۔ مقام شہ ناز اور سری راگ کہ اہل پنجاب آنر گاتے ہین مشابہ بدرجۂ اتم ہے۔ اور مغلوب و بسنت راگ باہم نزدیک یہ شعبہ مقام کا ہے جو لوگ کہ عراق و خراسان و ما وراء النہر ملک فارس سے ہند مین آئے نغمہ فہمی و سازنوازی مین و تصانیف مین اور وقوف اصول مین بہتر ذوالفقار خان تو زمان اوریٔ (عہد شاہ عباس صفوی) سے نہین آیا۔ یا اس زمانہ مین مثل نواب لاور علی خان کابلی موصوف الصدر سا محرم و ماہر علم موسیقی فارس کا وارد ہند نہین ہوا۔ مؤلف کو ایک نیاز تھا اُنکی خدمت مین۔

حجاب ثانی بیان تشابہ راگ ہندی سے راگ فارس اور چند طریقہ ستار مین اختراعی امیر خسرو علیہ الرحمۃ

ترنم سازان شائقین اور نغمہ پردازان ناظرین پر ہویدا ہو کہ امیر خسرو بانی طرز قوالی ایسے ہوئے کہ ایک قوم مغنیان جدا گانہ کر دی زمانہ سات سو برس کا منقضی ہوتا ہے اور ایک شخص خسرو زمانہ اکبر شاہ تین سو سال گذرتے ہین گذرا ہے وہ اس علم سے ماہر نہ تھا شرح اسکی باب ہفتم نقلیات مین بخوبی بسبیل تذکرہ منسلک کیجا دیگی۔ خلاصہ یہ کہ اول امیر خسرو نے اول شعبہ فخرذان چہارگاہ شعبۂ مقام زنگولہ سے مرکب کیا ہے اور فخرذان کو فخر بھی کہتے ہین اور مقامون مین مقام راست سے موجد ہوے اور سنگت راگہاے ہند سے باین تشابہ دی ہے یعنی فخرذان اور چارگاہ مشابہ ٹوڑی سے کیا ہے اور عراق مقام کو سازگیری راگ ہندی سے تشابہ کیا ہے اور مقام عشاق کو راگنی سارنگ رکھا اور موافق گوشہ کو مالسری سے مشابہ کیا اور ذوگاہ شعبہ کو دیوانی راگنی سے اور غنم اور غنم بھی کہتے ہین غنم صحیح ہے اور غم غلط ہے اور آوان پوربی سے اور قرغنہ مشابہ گورا اور رگن کلی سے۔ اور صنم مشابہ کلیان راگ ہندی سے کیا اور اس قدر یعنی چار شعبہ اول حجر دوم نہاوند سیوم صفہانک۔ چہارم مخالف۔ انکو اگر شامل کیجئے تو اٹھائیس ہوئے اور ایجاد کیئے۔ اور یہ پانچ گوشہ اول موافق دوم غنم سیوم آوان چہارم قرغنہ پنجم صنم اور ایجاد کئے اور صنم کو تیز نیز بھی کہتے ہین مگر تحریر ایسی عطار دکی غلطی فاش پر ہے۔ امیر خسرو صاحب نے دو نون تیز یعنی صغیر و کبیر سے صنم کو علیحدہ نکالا۔ کیا تیز کیا صنم مشابہ کلیان سے اور تیز مشابہ ہین بھیروی اور کافی سے اور نیشاپور شعبۂ اصفہان سے اور تیز بھی شعبہ ہے اصفہان کا اور مقام بستہ نگار اختراع کیا آپ علم ہذا کے عالم با عمل تھے خداوند کارساز نے ایسا عارف پیدا نہین کیا۔

بیان چند قواعد ستار

مشتاقان ترانہ اور شائقان دوران یگانہ پر مخفی اور متعجب نہ ہے کہ بزمانہ اولین کوئی سازنہ تھا آلات بربطی سے استنباط ستار کیا گیا ہے جسکی آگے تشریح ہو چکی ہے۔ بہرحال چار صورتین ظاہر ہین۔ اول تت۔ وہ کہ زخمہ اور مضراب سے آواز دے۔ اور دوم بتت وہ شئے کہ

استعانت بالون سے یعنی گز و کمانچہ سے صدا دے - سیوم گہن کہ ازالۂ چوبی سے آواز دے - چہارم ہتھر کہ عوام سگھر بھی غلطی سے کہتے ہین وہ ہے کہ استعانت نفس سے بولے اور عوام نے تین باتین نکالی ٹھونک گھسیٹ پھونک مضراب کو نہ باندھ سکے اس جگہ عاری رہے بین کو مہادیو جی نے گورا یعنی زوجہ اپنی کو خوابیدہ دیکھ کے نکالی ذکر اسکا آیندہ باب حکایات مین کیا جائیگا - اور ستار امیر خسرو علیہ الرحمہ نے ایجاد کیا اور فقط تین تار ایک آہنی اور دو برنجی اور نصف تونبہ سے موزون بین کر دیا - ستار مین ایک سپتک کامل اور دو سپتکین ناقص ہین یہ کہ سپتک اول مدہم سے تا سپتک میانہ اور سپتک دوم سپتک میانہ سے تا گندہار - جملہ دو سپتکین ہوئین اور ایک سپتک بالکل ناقص چڑھی ہوئی فقط گندہار تک ہے اُسکو تیسری سپتک کہتے ہین اور بیچ کی سپتک پوری کامل ہے اس طرح سے تین سپتک مقرر ہین اور قاعدہ کوک وہ ہے کہ مثلاً چھ تار رکھتا ہے اول ایک تار باج کا آہنی اور دو برنجی کھرج اور پھر ایک آہنی پنچم اور پھر ایک برنجی گندہ اور پھر برابر اُسکے تار آہنی اُسکو چکاری کہتے ہین جو برنجی ہین کھرج اور جو کہ باج بحساب کھرج مدہم کوک ہوتی ہے وہ کہ بدست راست کھرج آہنی و برنجی واقع ہوئی پنچم اور چکاری ہمنون مدہم یا جو سُر چاہے مگر سپتک دوسری اور تیسری مین کام آتا ہے نہ سپتک اول مین قواعد کوک ستار ستعملہ یہ ہے اور تین حرف ڈا و ڈرا و ڈر فقط دست راست سے نکلتے ہین زخمہ یعنی مضراب سے اور لفظ ڈاڈن بہ حمایت دست چپ کے ہوتی ہے اُسکو میںنڈ کہتے ہین اور ڈا اور ڈر حرکت آمد کی اور ڈرا حرکت جانے کی اور ڈاڈن سرکت انگشت میانہ دست چپ کیسے کھینچنے تار باج سے اور مضراب لگانے سے آگے انہین چار لفظون سے انقلاب جملہ صور مختلفہ بہم پہونچتی ہین اور ستار مین مضراب و بین مین سرگم مقرر ہین سو ساٹھ اور ستار مین سرگم نہین ہین یہی قاعدہ متذکرہ بالا ہین اُنہین لفظون سے مضراب لگتی ہے جیسے ڈرڈر ڈراڑ یا ڈرڈر ڈارڈار یا ڈرڈر دڑ ڈڑ ڈڑ یا ڈرڈر ڈرار ڈراڑ یا دار ارارا یا ڈرڑ ڈرڑ مقرر ہین اور بین مین الفاظ ڈا و ڈرا وغیرہ مثل ستار نہین ہین - اول بین مین الاپ اگ کی

کہ طریقہ آلاپ مرقوم ہو چکا ہے دوسری ٹھونک بجتی ہے بول اور گت پرن پکھاوج کی رہالی ہین اختیار ہے جملہ کے مرقوم بجتی ہین تیسری جھالا کہ اسمین دو مضرابون کی لرہنت ہے اور سرگم مذکورین بجتی ہین اور جھالا بین کا مشہور ہے کہ وحوش وطیور بیہوش ہو جاتے ہین اور دو تو بنی اسمین ہوتے ہین ذکر ہو چکا ہے دو ایک قاعدہ سرگم مذکورین کے سہولت الحصول کہ ستار مین بھی نکلنا ممکن ہے ترقیم کئے جاتے ہین بینی بین کے جہالے کی مضراب کے الفاظ گہا اور نا ہین قاعدہ سرگم کے راگ مین اختیار بجانے والے کو ہے اول یہ کہ آمد مین گہا یا جہا اور رفت مین الٹی مضراب سے نا نکلتا ہے الا زد و ضرب یعنی لرہنت ایک مضراب کے ایسی ہو کہ دو مضرابون کی چھیڑ معلوم ہو سو یہ بات طیاری ہاتھ داہنے بائین پر منحصر ہے۔

مضراب سرگم اوّل یہ ہے گھن تن گھن نن - دوم گھن گھن جھنان - سیوم گھن تان گھن تان چہارم گھن گھنان گھن گھنان - پنجم گھن گہ نن گھان گھن گہ نن گھان - ششم گھن گہ نن گھن گن گہن - ہفتم گھن گھن گہنہ نن گھن گھن گھننن - ہشتم گھنا نا نا نا نا نا گھنا نا نا نا نا نا نا - نہم گھن گھنان گھن گھن گھنان ننا گھن گھنان گھن گھن گھنان ننا - دہم گھن گھنہ نن گھنان گھن گھنہ نن گھنان یازدہم گھن گھان گھنہ نن گھان گھان گھنہ نن گھان گھان - بس گیارہ قواعد سرگم پر اکتفا کیا ستار مین اس قدر سے جو طیاری ہاتھ سے نکلنے لگین تو وہ ستار بھی بمنزلہ بین ہو جائے اور بجانے والا کسی کو خیال مین نہ لائے۔ در صورتیکہ مزاج اسکے مین خود ہی نہ سمائے۔ اور خلاصہ یہ کہ بین اور پکھاوج کا جوڑ ہے جب تلک کہ جوڑ بجتا ہے تو پکھاوجی سے کچھ علاقہ نہین جبکہ نوبت ٹھونک اور جہالے کی آئی تو پکھاوجی نے پکھاوج بجائی - اگر فیما بین بین کار اور پکھاوجی کے میل یعنی اتفاق ہے تو فبہا ورنہ صورت جنگ نظر آئے آئندہ شکست و فتح باختیار سرود ساز زمان ہے جسکو چاہے نصیب کرے پس چاہیئے کہ دورہ سر کہائے قوت کو ساتھ چپالد ٹہرپ کے بجاتا ہے اور جبکہ نوبت ٹھونک بجانے کی پہنچے تو خیال رکھے کہ کام داہنے کا ستار ابتی باج اور پکاریون سے نکلتا ہے - اور کام بائین کا تار پنچی کتا ہے کہ بعد گہربون کے ہوتا ہے

اُسکو بھی ثانی کھرج کہتے ہین - اور بین مین مَندر کھلاتا ہے اُس سے نکلتا ہے گت پرن جو چاہے بجائی - اگر ہاتھ اور طبیعت مناسب ہے تو کار کچھا وج مثل بین ستار سُر بہار سے ممکن ہے الا ذہن درکار ہے ورنہ یون تو محنت و مشقت بیکار ہے - زمانہ اوّلین مین علم ہذا کو ہر صغار و کبار عبادتاً کرتے تھے جبکہ قوم گوئیون کی آشکار ہوئی اور پیشہ رزق ہوا - شرفا اور نجبا کو عار ہوے - ہان کسی قدر تفریحاً کہ مونس تنہائی ہے شغل ستار باقی رہ گیا ہے - لہذا راقم نے یہ چند طریقے قاعدہ بین اور ستار مشترک زیب قلم کئے کہ شائقین اس سے استفادہ اُٹھائین اور اس ہیچمیرز زمان نخیف و ناتوان کو گوشہ خاطر الطف سے نہ بھُلائین فقط -



باب ہفتم

بمقدمۂ حکایات غریبہ و نقلیات عجیبہ علم موسیقی

بلبلان خوش الحانان زمانہ اور طوطیان شکر ریزان فسانہ اوپر شاخ گویائی کے یون نغمہ پرداز ہین کہ

حکایت اوّل فسانۂ مرکبی بین اس طور سے زبان زد واقفکاران شاستر ہے کہ اتفاقاً پاربتی جی زوجۂ مہادیو جی بحالت خماری نیند کی ماری مستانہ وار نصف النہار دست است دونون پستان پر دارو پار رہی تھین۔ ناگاہ گذر مہادیو جی اس حالت مین ہوا جو کہ مہادیو جی اختراع آلات موسیقی مین سرگردان تھے آخرکار بجائے دست ایک لکڑی مدور و مجوف مرتب کرکے وتیار اُسکے بجاے پستان دو تونبی کلان قائم کرکے اُسی لکڑی کا نام ڈانڈ قرار دیا اور انپر پردے فولادی موم سے اُس ڈانڈ پر قائم کر ایک شکل طاؤس کی نیچے ڈانڈ اور تونبہ کے اوپر مستحکم کی اور سات کھونٹیان اوپر ڈانڈ کے دوسرے سمت لگا اور اُسمین تار فولادی اور بریجی دُم طاؤس پر سے لا ' اور گردن طاؤس مین براہ سوراخ نکال نصب کئے اور دو تار آہنی ڈانڈ کے بین و بیار راست کرکے نامزد چھکاری کیا اور نام اُسکا بین مشتہر کیا اور دو مضرابون سے ایسی بجائی کہ تمامی وحوشان و طیوران کو بیہوشی لاسے حتی کہ جس وقت مہادیو جی بین اور گنیش جی پکھاوج بجاتے ہنگام عبادت خاص تو پاربتی جی وجد مین اکثر ناچتی۔ اور اُنکے یہان ناچنا بھی داخل عبادت خاص از روے شاستر کے لکھا ہے۔ چنانچہ جمیع دیوتا نے ناچ کو جائز رکھا ہے اور تاسکان نے بھی اکثر عبادتا

جانور رکھا ہے

حکایت دوم - علم موسیقی استنباط شیر جانور سے کیا ہے - نقل ہے کہ موسیقار نام جانور طیور کا ہے - اور سات سوراخ بتدریج اسکی نوک مین ہین اور فرد رہتا ہے جوڑا یعنی مادہ نہین رکھتا ہے - شباب جوانی سے تا ہنگام قضا لکڑیان جمع کیا کرتا ہے اور ہنگام خواب سوراخہاے منقار اسکی سے صداے خوش نکلتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ موسیقار خواب خرگوشی رکھتا ہے وقت بیخودی کوئی سُر دیپک کا اُسکی منقار سے برآمد ہوتا ہے اور وہ جانور معہ ہیزم فی النار ہو جاتا ہے اور خاک افتادہ اُسکی سے پھر بیضہ نمود ہو کے موسیقار ثانی پیدا ہوتا ہے چنانچہ پیدایش دوامی اُسکی اس شکل پر ہے اور آواز خوش الحانی سوراخہاے منقار اُسکی سے نکلا کرتی ہے اور سُر ہفتگانہ گو کہ جداگانہ نکالے گئے ہین الا موسیقار سے سے بھی نسبت دیتے ہین -

حکایت سیوم - ذکر ہے کہ ایک بندر درخت نیب پر بیٹھ بیٹھ کے مرگیا - چند آنتین اُسکی باعث حبس شاخہاے درخت مین خشک ہو کر باقی رہی تھین - کوئی حکیم وہان وارد ہوا جو ہین سایہ اُسکے مین دم لیا ناگہان ایک شاخ رودہ سے لپٹی ہوئی ٹوٹ کر پیش حکیم آگری - حکیم نے اُس مین رودہ نالو دیکھ کے ایک چوب رودہ پر ماری تو اُس سے ایک آواز خوش نہایت سُریلی برآمد ہوئی - حکیم نے نہایت محظوظ ہو کے سازہاے سرود اور رباب اور سارنگی اختراع کئے -

حکایت چہارم - نقل ہے کہ زمانہ پیشین جسوقت کوئی شخص ہر ایک علم سے فارغ ہوا تو حضور شاہ عصر سے مورد خطاب حکیمی ہوتا تھا ناگاہ شیخ بوعلی سینا نے ہر ایک علم سے فراغ پایا اور ہر ایک کام مین کمال حاصل کیا جبکہ کوئی فن باقی نہ رہا تو حضور شاہ سے مستدعی خطاب حکیمی ہوئے بعد امتحان بادشاہ عصر نے چاہا کہ شیخ کو بعطائے خلعت اور خطاب حکیمی مفتخر کرون - شاہزادہ کو ساتھ شیخ کے کسی قدر عناد تھی کہا کہ واقعی شیخ ہر علم مین عالم ہے الا علم موسیقی کا جاہل ہے - حکم ہوا کہ بعد استحصال علم موسیقی تمکو خطاب حکیم عطا

ہوگا۔ چونکہ شیخ بدآواز تھے لہذا سینا ایجاد کرکے ایسی بجائی کہ بادشاہ کو وجد مین لائے۔ مگر اُس وقت بھی شاہزادہ موجود تھا فرمایا کہ خود نہین گا سکتا دوسری شے کا محتاج ہے۔ شیخ کو خطاب طبیبی رہا۔ ہزار عذر عدم آوازی کیا لاکن بباعث عداوت شاہزادہ بس نہ چلا۔ اب فی زمانہ شہنا مشہور نزدیک و دور ہے اور آگے دولہ کے بارات مین بجتی ہے یعنی شہنائی سینائی شاہ۔

حکایت پنجم۔ ذکر ہے کہ بزمانہ علاءالدین غوری ایک نائک گوپال داس نامی مقام دہلی مین دورہ ہندوستان کرتا ہوا اور تنبورہ وغیرہ ہر ایک نغمہ ساز لیتا ہوا وارد ہوا اور پاس امیر خسرو علیہ الرحمہ آیا اور ایسا گایا کہ حضرت کو خوب رلایا حتیٰ کہ تین رومال اُس عارف باللہ کے یاد خدا مین روتے روتے تر ہوگئے۔ آخر کار نائک مذکور یہ حرف زبان پر لایا کہ یا حضرت آج تک کوئی مجھ سا نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا آپ نے فرمایا کہ حال استقبال کا عالم و دانا سرود ساز زمان ہے فَضَّلْنَا بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الا نائک متنبہ نہ ہوا۔ کہا کہ آپ ایسا کیجیے کہ مین اُس سے معذور ہون ورنہ اپنا تنبورہ بھی عنایت کیجیے آپ نے فرمایا کہ ہمکو مہلت دو سال کی دیجیے بعد انقضائے میعاد معہودہ پھر آکے جو چاہے سو لیجیے۔ نائک سطور بزعم حماقت عہد کرکے راہی کسی نواحی کا ہوا۔ آپ نے مہلت دو سالہ کے باطفلان شرفا اور نجبا کہ واسطے استحصال قرأت اور درس علم عربی وغیرہ حاضر رہتے تھے علی قدر فہم و ادراک کسی کو بجائے پکھاوج ڈھولک اور کسی کو بجائے بین ستار اور کسی کو بجائے دھرپد اور چھند اور پربند اور دوہا ماٹھا وغیرہ خیال بزبان ہندی اور قول و قلبانا بزبان عربی اور نقش و گل و ترانہ بزبان فارسی ایجاد و تعلیم کرکے ایسا طاق کیا کہ شہرۂ آفاق ہوئے جبکہ وہ نائک بعد انقضائے مدت معہودہ پھر آیا تو وہی کلمہ کبر زبان پر لایا جو کہ بقول حضرت سعدی شیرازی

"تکبر عزازیل را خوار کرد"

ہنگام مقابلہ عہدہ برآ نہ ہوا شرمایا اور شاگرد شاگردان حضرت ممدوح ہوکر داخل اسلام ہوا۔ اُس وقت امیر خسرو نے وہ تنبورہ ہائے اختراعی ہر ایک کو ذریعہ رقعہ ہائے اپنے بھجوا دیے۔ یہ خبر تا بہ شاہ ممدوح پہونچی

شاہ طفلان کو حضور خود طلب کر با ستصواب رائے امیر خسرو بیطائے خلعت و خطاب قوالی مفتخر کیا اور بعد تقرری اذوقہ انکو احضاری حضوری کے لئے حکم دیا اُس زمانے سے قوم قوال مشہور ہوئے یعنی امیر خسرو صاحب نے ایک ذات جُدا گانہ مقرر کردی رفتہ رفتہ کثرت یہان تک ہوئی کہ بارہ چھبین قوالون مین مقرر ہین یعنی بارہ طریقے فی زمانہ کوئی نایاب ایسا نہ ہوا کہ چھب تیرہوین مشہور ہوتی۔ اسکو عرصہ قریب سات سو برس کے منقضی ہوتا ہے۔

حکایت ششم۔ نقل ہے کہ بعد ہمایون شاہ اکبر شاہ تخت نشین سلطنت دہلی ہوئے تو انتظام ملک بموجب دستور العمل مجوزہ شیر شاہ مرحوم ایسا کیا کہ جمیع رعایا اور برایا عہد حکومت انکی مین راضی رہی۔ ساتھ اسکے کثرت گویئون کی اس کثرت سے ہوئی کہ ستّرہ سو چوکی ملازم سلطانی تھے۔ اُس زمانے مین وزرا اور امرا سب لائق سے تھے بقائے سلطنت کے شائق تھے۔ امور سلطنت مین کبھی کسی طرح کا تخلل واقع نہوا باوجودیکہ شاہ لہو و لعب مین مشغول رہے اُس وقت مین چھ شخص ماہران علم موسیقی کامل تھے ایک ایک راگ کے عامل تھے۔ الّا نایک عصر سید نظام الدین احمد متخلص مدھ نایک قصبہ بلگرام مین تھے مگر تابہ حضور شاہ نہ گئے اور دو شخص اول سمیان بیجو باورے دوم گوپال لعل دہلی مین بڑے گایک تھے حضوری شاہ کے لائق تھے مگر بسبب لاپرواہی حضاری سے مقصر رہے ہان اوّل مسمّی تانسین قوم برہمن گورولد مکرند شاگرد ہرداس فقیر دوم برج چند قوم برہمن نوہار ساکن دہلی سیوم سری چند قوم راجپوت ساکن ملک ڈانگر نواح دہلی۔ چہارم راجہ سموکہن سنگھ قوم راجپوت ساکن ملک کہندہر نواح روہیلکھنڈ۔ یہ چارون شخص شاگرد خاندانی تھے انکو حضوری شاہ نصیب ہوئی تھی کہ باعث فرط محبت سلطانی ہر ایک نے اسلام قبول کیا اور حضور شاہ سے راجہ سموکہن سنگھ بخطاب نوبات خان اور تانسین بخطاب عطا حسین خان اور سری چند بخطاب سرج خان و برج چند بخطاب چاند خان اور نیز کلاونت مفتخر ہوئے۔ اور چار طریقے یعنی تانسین سے گوراری۔ اور برج چند سے نوہاری۔ اور سری چند سے ڈانگری۔ اور راجہ سموکہن سنگھ سے کہنداری مقرر ہوئے۔ اور فی

زمانہ کہ عرصہ تین سو برس کا گذرتا ہے کوئی اس درجہ کو نہ پہونچا مگر یہ چار بانیان کھنڈہاری نوہاری ڈانگری
گوبرہاری مشہور ہین اور عرصہ مذکور سے ذات کلاونت کہلائی اور چارو بانیان مشہور ہوئین - اور دختر تانسین ساتھ راجہ
سمو کہن سنگھ منعقد ہوگئی چنانچہ اولاد تانسین سے رباب بجانیوالے - اور اولاد سمو کہن سنگھ سے بین کار موجود ہین اور اُن
دونو کا سلسلہ گم ہے الا بانیان چارو بقیہ لوگ جانتے ہین اور راقم بھی آگاہ ہے چارون طریقے کے آلاپ جداگانہ ہین

حکایت ہفتم نقل کرتے ہین کہ ایک نایک تبنورہ کی کوڑیون سے آٹا خریدکے کنوئے پر جاکے
آلاپتا تھا اور پانی کنوین کا اوپر آجاتا تھا اُس سے وہ آٹا گوندھ اور جنگل کو راہی ہوتا وہان جاکے انبار لکڑیونکا
جمع کر کہ پھر الاپتا کہ وہ جل اُٹھتین اُس آگ سے روٹی پکا کھاتا - اسی افلاس مین حیات مستعار تلف کی صبح کو
چار کوڑیان تبنورہ مین پھر لگا لیتا اور زیادہ چار کوڑی سے تمام عمر طامع نہ ہوا - اسی توکل مین عمر تمام کی - کبھی
نہ منت خاص وعام کی - بے طمع ہونا نزدیک راقم بڑا کمال ہے یہ نعمت بے زوال ہے بہر حال قدرت
لایزال ذو الجلال ہے -

حکایت ہشتم نقل ہے کہ مسمی چاند خان لڑکے اپنے کو تعلیم کرتا تھا - عرصہ بارہ برس کا منقضی ہوگیا
اور آستائی سے انترے پر نوبت نہ پہونچی - ایک روز مان لڑکے کی طیش مین آ ایک طمانچہ رخسارہ لڑکے
بیچارہ پر مارا اور کہا کہ تجھپر کیا خدا کی مار ہے کہ ایک آستائی بھی تمام نہ ہوئی - تب چاند خان نے آزردہ ہوکے
انترا شروع کروایا اور کہا افسوس تونے عجلت کی اور تاثیر پر نظر نہ کی - اب مقام غور ہے کہ جس آستائی کی
بارہ برس مشق ہو کیونکر ایسی چیز پُر اثر نہ ہو واللہ اعلم بالصواب -

حکایت نہم راویان اخبار یون زمزمہ پرداز ہین کہ سبحان خان نے عہد خسروی مین دست نغمہ
دراز کیا اور گویون سے کہ فیما بین انکے حسد اور بغض زیادہ تر ہوتا ہے - عرض کیا کہ حضور شاہ سے دیپک
راگ کی فرمایش نہین ہوتی ہے - آخر کار سلطان نے فرمایش دیپک فرمائی کسی نے حکم سلطانی کی تعمیل
نہ کی - سبحان خان نے بعد ادائے آداب دست ادب باندھ عرض کیا کہ غلام تصدق ہونے کو طیار ہے

اور قدیم نمکخوار ہے بہر حال جان نثار ہے ایک حوض برف سے معمور کیا جاوے اور کمر کمترین میں زنجیر
باندھی جاوے جسوقت کہ زہرۂ برف تاثیر آگ سے آب آب ہو جاوے اُسوقت تابعدار کھینچ لیا جاوے
تو مرغ جان نیم جان جان نثار تصدق فرق مبارک آشیانہ کالبد سے پرواز نہ کرے آخرکار ایسا ہی ہوا
کہ برف گھلی مگر براہ حسد کشید زنجیر میں دیدہ و دانستہ اس قدر تامل ہوا کہ تمام جسم سبحان خان آبلون سے
گلزار ہوا حتی کہ صورت جذام آشکارا ہوئی تب تو وہ بیچارا آفت کا مارا پریشان ہوا مگر چارہ ساز زمان کا شکر
کچھ اشارا ہوا کہ اس ہند سے منہ موڑ خویش و بیگانہ سے کنارا کر اہل و عیال کو چھوڑ خانۂ خدا کی راہ لے قسمت نے
یاوری کی حج کعبہ سے فارغ ہو مدینہ منورہ میں آ۔ بصدق دل زیارت مزار شریف شفیع روز محشر قسیم حوض کوثر
پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہو جسم زار اپنے کو جو ہیں بہ نیت خلوص مزار منورہ سے مس کیا صحیح
و سالم چشم زدن میں بہ صورت اصلی ہو گیا۔ جس وقت کہ پھر واپس آیا شاہ عصر نے پہلے سے زیادہ اعزاز اور
اکرام اُسکا فرمایا۔ اس زمانہ میں بجاے سبحان خان نام اپنا سرجان خان مشہور کیا تھا۔ مگر حاجی سبحان خان
ملقب رہا سبحان اللہ سرور پرداز کون و مکان کو کیسی خاطر اپنے حبیب کے زوار کی منظور ہے کہ تصدق فرق
مبارک سب بلا دور ہوئی ایسے صدہا معجزے محبوب رب العالمین اس دار ناپایدار میں ہویدا ہوے ہیں
اور تا یوم التناد یہ فیض عام ہر خاص و عام پر مانند چشمۂ زخار جاری رہیگا۔ خوشا طالع اُسکے جو درشا ہوا اور
لو لوے آبدار زیارت مزار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر کنار ہو۔

حکایت دہم۔ روایت ہے کہ ایک بادشاہ بت پرست نے تانسین کو طلب کر کے یہ کہا کہ تم بت
پرستی اختیار کرو تانسین نے بجواب اُسکے وہ سہرا ایسا گایا سر و گردن بت کا آگے تانسین تا بقدم خم ہو گیا
تب تانسین نے اُس سے کہا کہ یہ اُسکی شان میں ہے کہ جسکے باعث سے زمین و آسمان قائم کیا
گیا اور ہزارہا کفار نے اسلام قبول کیا آخرکار وہ بادشاہ بھی ایسا شرمایا کہ اُس سے کچھ نہ بن آیا بجز اسکے
کہ ایمان لایا۔ مگر بدانست راقم اس زمانہ میں کوئی بادشاہ بت پرست نہ تھا یہ شارہ سمت کسی راجہ کے ہو تو کیا عجب ہے

حکایت یازدہم ۔ نقل ہے کہ وقت مرگ تانسین نے یہ وصیت کی کہ جو کوئی ایسا گائے کہ میری لاش کو ہلائے وہ بعد میرے میری جگہ پائے یعنی گند ہرپ کہلائے۔ جس وقت طائر روح قالب قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ تمامی لڑکے تانسین کے باری باری سے گائے کچھ نہوا مگر بلاس خان داماد ثانی تانسین ایسا گایا کہ میت کو زلزلہ آیا اور زبانی نواسہ ہائے تانسین کے بین کاران یہ روایت ہے کہ ایک لڑکا تانسین کا صحرا نورد تھا لوگ اُسکو نصف النہار لائے جبکہ وہ آیا تو اُس نے اپنے گانے سے اُس لاش کو ہلایا بلکہ پلٹا کھلایا کہ حضار کو مسند نشینی اُسی کی منظور ہوئی۔ وہ مجنون وارستہ تو تھا ہی راہی بادیہ پیمائی ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

حکایت دوازدہم ۔ راویان اخبار یون روایت کرتے ہین کہ ایک روز تانسین روبرو اکبر بادشاہ گا رہا تھا کہ ایک عالم محویت تھا اور مسمّی نوبات خان بین بجا رہے تھے تانسین نے ایک تان مین ایسی گرہ دی کہ وہ نوبات خان سے ادا نہ ہوئی۔ تب اُس نے کہ اصل مین راجپوت تھا تلوار تان ایک ضرب لگائی اور کہا کہ لے یہ تان تو پوری اُتر آئی۔ بادشاہ نے انتقام چاہا تانسین نے عفو تقصیر چاہی اور عرض کیا کہ یہ زخم ہرا خشک ہو جائیگا۔ داماد کہان سے آئیگا بتصدق فرق مبارک جان بخشی فرمائی جائے سلطان نے بہ خاطر جان اُسکی بخشی۔ واللہ اعلم ۔

حکایت سیزدہم ۔ ذکر ہے کہ ایک روز حسین خان بمقابلہ لالہ بھوانی دین پکھاوج بجاتا تھا۔ بھوانی دین نے براہ شرارت تذویر دست راست اُسکا کاٹ ڈالا بعدہٗ خان مذکور نے دست چپ اپنا ہموزن دست راست طیار کیا اور چند عرصہ مین الفاظ پکھاوج کے طیار کئے اور پھر حضوری شاہ مین جا کے مقابلہ بھوانی دین کا کیا اور جب دربار مین جاتا تو بعد از بریدگی دست سلام نہ کرتا اور یہ ٹکڑا بجائے سلام منہ سے ادا کرتا۔ وہ یہ ہے اکتیس لفظ کا ٹکڑا ۔ گھی دھن تا کٹ دھت تا گھی گھی تت کت تھن تھن تت دھکٹ کتا گھی دھی گھنتا دھی دھد دھے دھی دھاتی تت تا دھی دھد دھی دا

غلطنامہ کتاب معدن الموسیقی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۲	۱۱	مجلی	مجلّی	۳۷	۳	ڈھرمد	ڈھرپد
۴	۱۳	یہ عطیہ	بہ عطیہ	۳۹	۱	پیٹہ	پیٹھ
۸	۵	افضال	انفصال	۴۰	۳	بشرمیوزہ	شرمیوزہ
۸	۷	بنظر پردہ داری سے	بنظر پردہ داری / پردہ دری سے	۴۱	۴	مرقوم	مرقوم ہے
				۴۲	۴	ملاذم	ملازم
۱۰	۱۵	امیر قدس سرہ	امیر قدس سرّہ	۴۴	۱۳	باج پی عطائی	باج عطائی
۱۳	نوٹ سطر اول	ایہم	بہم	۴۷	نوٹ سطر اول	دوہوس	دوہیومس
۱۴	۱۱	سمی کوسلا	مساۃ کوسلا	۴۸	۹	گنتیا	گنشیا
۱۵	۰	دیباچہ	باب اول فصل اول	۵۱	۱	ہندوستان کے والی	ہندوستان کے ایک والی
۱۷	۷	الفاظ سی سے	الفاظ سے	۵۱	نوٹ سطر ۲	ملاقی و ہوئی	ملاقی جو ہوئی
۱۷	۱۸	کہ اُس پہلے	کہ اوس سے پہلے	۵۲	۶	دھرپدی	دھرپد کی
۲۴	۴	چاربرن	یہ چاربرن	۵۴	۷	سگھر	سکھر
۲۵	۸	جرکہ	جرگہ	۵۶	۷	کہن سے	کہنے سے
۲۶	۱۶	سال گی	سالگی	۵۹	۱۱	تت	تنت
۲۷	۱۰	مستثنی	مستثنیٰ	۶۱	۸	خانۂ آوار	خانہ وار
۳۲	۱۵	را فرشائقین	وافر شائقین	۶۱	۱۳	پھراسکے	پھرانیسے
۳۴	۱۵	دہرپدے	دہرپدئے	۶۱	۱۳	خبیر بین	بین خبیر بساتین
۳۴	نوٹ	سلہ ادلہ	سلہ ادل	۶۱	۱۴	تکرٹ الانبیا	تکرٹا الانبیا
۳۶	۱۸	مرحانا ہولی کا	مرجانا ہولی کا	۶۱	۱۵	تکڑی لکڑی	ٹکڑی لکڑی

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
٦١	١٦	شربین	سربین	٧٩	١٦	مورچیا	مورچہنا
٦٥	نوٹ سطر اول	ہوا ہندی	ہوا سبزی	٧٩	نوٹ سطر اول	سہندی سے مشکلات	ہندی سے اول مشکلات
٦٦	١	تاج	مزاج	٨٠	٥	جاگزیہ	جاگزین
٦٧	٢ و ٣	ستنبک	سبتک	٨٠	٧	نکری	مقری
٦٧	۔	خاساک	خاشاک	٨٠	٨	نکری	مقری
٦٨	٦	معلوم ہوا	معلوم ہو	٨٠	١٣	نکرین	مقرین
٦٨	١٠	رورشنی	روشنی	٨٠	١٥	ادیوزاد	دیوزادون ہین
٦٩	۰	فصل چہارم	فصل پنجم	٨٠	نوٹ سطر اول	رہکامعنی	رہکلا یعنی
٦٩	١٤	مثل نو مثلاً	مثلث مثلاً	٨١	۔	باب اول فصل ہم	باب اول فصل ہشتم
٧٣	٧	ستبک	سبتک	٨١	١	بون زبان	یون زبان
٧٣	٧	ستنبک	سبتک	٨١	١	ارامی راگ	وسامی راگ
٧٣	٧	برستنبکن	سبتکین	٨١	٢	سیفتم	ہفتم
٧٣	٨	ستنبک	سبتک	٨١	٣	جوشنا	جوتشنا
٧٤	٣	مثل نو مثلاً	مثلث مثلاً	٨٣	٢	ہفنگانہ ہے	ہفتگانہ سے
٧٤	نقشے کے آخر مین سطر اول	وانہ	ورنہ	٨٣	٢	بیتھر بہ وزن عذرہا دجا	بیتھر بر وزن عذرہا بہار جا
٧٥	١٣	دکہا دکہا	دیا دیا	٧٣	١٥	سرتار نوازاور سے حقیر	ستار نوازاور یہ حقیر
٧٧	٦	مثل نو	مثلث	٨٣	١	لیگیا ادبارہ	لیگیا کے دوبارہ
٧٩	٢	ایسی ہے	اس سے ہی	٨٧	١٣	پیرت	برت
٧٩	١١	ستنبک	سبتک	٨٨	صحیح	نقشہ علحدہ شامل ہے دیکھو صفحہ	
٧٩	١٥	مورچینا اور	مورچہا اور	٨٩	٤	جہان پراضح ہو	جہان پر واضح ہو

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۸۹	۱۰	بازت	تارت	۹۵	۱۴	ہیں کے ھاہر ہوا	ہیں کے ظاہر ہوا
۹۰	۴	کہاہل	کہاہل	۹۵	۱۵	تقبیل	ثقبیل
۹۰	۵	کہ پیچ	کہ پیچ	۹۵	۱۶	حکہ ناکم	حکہ ملایم
۹۰	۶	مشترت زنارات	مشترت ونارات	۹۶	۳	اور آسے	اور دیا سے
۹۰	۱۷	دلچسپ دو چیت	دلچسپ پچیت	۹۶	۱۲	آ کے بعد	آآ کے بعد
۹۲	۱	کھیتی	کپنیتی	۹۶	۱۳	بقول ہندن	بقول ہندی
۹۲	۴	سامنے	سامع	۹۷	۰	بابِ اول فصل	بابِ اول فصل یازدہم
۹۲	۱۳	کہرج ہے	کہرج سے	۹۸	سطر ۱۳ خانہ ۳	[illegible]	[illegible]
۹۳	سطر ۹ خانہ ۲	ستارے	سا	۹۹	۰	بابِ اول فصل نہم	بابِ اول فصل یازدہم
۹۳	خانہ ۷	۷ ـ ابرو کرتا	۷ ـ ابرو کتا	۱۰۰	سطر آخر خانہ ۶	۲۸	۲۷
۹۴	۳	سراماں خوش	سرایاں خوش	۱۰۰	سطر آخر خانہ ۷	۲۹	۲۷
۹۴	۶	بالفس	بالفعل	۱۰۱	۶	ہیں و بیدا انت	ہیں و دبیدانت
۹۴	۱۱	سُر سپرار ہے	سُر سپر آر ہے	۱۰۲	۱	لہرقام	شرقائم
۹۴	۱۱	ادا مدد کا	اور رو کا	۱۰۲	۲	دو سرا سر	دو سرا شر
۹۴	۱۵	تار سیدہی	تان سیدہی	۱۰۲	۲	لبنی عداوت	یعنی عداوت
۹۴	۱۵	از روسے ساب	از روے حساب	۱۰۲	۳	مثلث تو مثلاً	مثلث مثلاً
۹۵	۱۱	بیان لوم کن ہیں	بیان سیوم کن ہیں	۱۰۲	۴	اخزد مقام	اثر و مقام
۹۵	۱۲	واسے کن کا	واسطے کن کا	۱۰۲	۱۳	اور اوسے تار	اور اوسی ہیں تار
۹۵	۱۳	واجبانہ سے ہے	راجیانہ سی ہے	۱۰۲	۱۷	متن	تینون
۹۵	۱۲	تو ہیرمال	تو ہیرحال	۱۰۳	۴	بتندبیت	بتندیاں

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۰۳	سطر ۱۶ خانہ ۳	ساگاسا	ساگا سیا	۱۲۳	۲	ازالاب ہومی	ازالاپ ہولی
۱۰۴	۲	موسیقی کا	موسیقی کے	۱۲۵	۰	باب دوم فصل سوم	باب دوم فصل چہارم
۱۰۴	۷	مہادیو ہے	مہادیوجی ہین	۱۲۶	۱	بیتور کوبل	بیتور کومل
۱۰۵	سطر ۵ خانہ ۳	ڈ	ڈہا	۱۲۷	۱	ہم ڈیاں	ہم ڈہاں
۱۰۵	سطر ۱ خانہ ۴ نعایتہ ۸	بس رک	سن رگ	۱۲۹	۱۱	سمندز	سمندر
۱۰۶	سطر ۳ خانہ ۱	پ	پ	۱۲۹	۱۳	تواس مین	تواوس مین
۱۰۶	سطر ۱ خانہ ۱	ن	ت	۱۳۰	۱۶	سوٹریانے	سوٹریا سے
۱۰۶	۱۸	لاجم	لاتجم	۱۳۱	۱۵	پرزرجوڑا	پرزروجوڑا
۱۰۷	۳	قاریان اسان	قاریان ساحان	۱۴۰	نوٹ سطر اول	مختلف لیکی	مختلف لیکے
۱۰۷	۷	سوزہ صفار	سوزہ صفار	۱۴۱	۰	وفصل ہفتم	فصل ہشتم
۱۱۱	۱	سوزج	سوبج خان	۱۴۲	۱۰	بڑہس	بڑہنس
۱۱۱	۱۲	آمکوبطرنہ	آمکوبہ انہ	۱۴۳	۱۱	ایجاد	ایجاد
۱۱۱	۱۳	بوکیلان	باکمالون	۱۴۳	۱۳	اوربا جوتی	اورجا جوتی
۱۱۲	۴	علی نصاحب	علی خانصاحب	۱۵۰	۲	زوبکہ مہادیو	زوجہ مہادیو
۱۱۳	۵	فصل اول	فصل دویم	۱۵۰	۸	غلبہ ہے	غلبہ ڈالی
۱۱۳	۹	دمنجملہ	سومنجملہ	۱۵۰	۹	سرراگ	شرراگ
۱۱۵	۵	موہم ہا	موہم رہا	۱۵۰	۱۹	لکت	للت
۱۱۵	۵	فرمائی ہو سخنہ اس	فرمائی ہی چنانچہ اس	۱۵۳	۱۶	خوردوکلات	خوردوکلان
۱۱۸	۴	ہوتی ہے	ہوتی تھی	۱۵۳	۱	ساؤنی	ساؤتی
۱۲۰	۹	نظرسپرشے	نظرپڑے	۱۶۳	۱۳	بیلکن	بیکن

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
۱۶۳	۱۷	افیون	الیمون	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اس زمانے
۱۶۳	۱۸	آبیہاس	آبیہتاس	۱۷۳	۱	اُس زمانے	اس زمانے
۱۶۴	۱۵	اختیار مصنف	اختیار مصنف	۱۷۵	۱۲	تقسیم کیا ہے	تقسیم کیا ہے
۱۶۴	۱۷	شمال رووتوحیرا	شمال رووتوحیرا	۱۷۷	۱۲	ہنڈول تلاوتی سے	ہنڈول تلاونتی سے
۱۶۵	۱	عزبان دکن	زبان دکن	۱۷۷	۱۴	مرکب ہیں ہوئے	مرکب ہنیں ہوئے
۱۶۵	۰	باب دوم فصل نہم	باب دوم فصل دہم	۱۷۸	۲	مسپورن	سمپورن
۱۶۵	۲	ہفتم دہرو زبان	ہفتم دہرو زبان	۱۷۸	۳	سدہ سارنگ	سدہ وسارنگ
۱۶۵	۳	بندش اردبیار	بندش نازونیاز	۱۷۸	۳	گندھار توڑکی ہے	گندھار توڑکی ہے
۱۶۵	۹	ترکیب دسکے	ترکیب دیکے	۱۷۸	۷	سارنگ وسرہ	سارنگ وسدہ
۱۶۵	۱۰	بیان ش عشق	بیان سوزش عشق	۱۷۸	۱۰	بجائے بہہاس	بجائے بہہاس
۱۶۵	۱۶	وویہی شل	وہ بہی شل	۱۷۸	۱۲	مرکب کوجری سے	مرکب گوجری سے
۱۶۶	۸	سعاناسی	سواراستی	۱۷۸	۱۶	گوری ونبگ	گوری وبنگ
۱۶۶	۱۱	قامی محمود	قاضی محمود	۱۷۹	۰	فصل اول	فصل دوم
۱۶۷	۶	پوشید رہے	پوشیدہ نہ رہے	۱۷۹	۴	سہری سے مرکب ہے	سرسی سے مرکب ہے
۱۶۷	۷	بہ نقشے ما	یہ نقشے بہی	۱۷۹	۸	بعض لے نزدیک	بعض کے نزدیک
۱۶۷	۸	اس صور	اس صورت	۱۸۳	۵	تزکٹ	تزکٹ
۱۶۷	۹	شائقین نقسہ	شائقین نقشہ	۱۸۳	۷	تنکڑا کیٹ تا دہمک	تنکڑا کیٹ تاک دہم کٹ
۱۷۲	۵	گندہار ومٹو سر	گندہار ومٹوہر (۲۱ ۲۲)	۱۸۳	۱۳	دکٹ	دہکٹ
		وسرودبا نجہہ	وسرود با نجہہ (۲۳ ۲۴)	۱۸۳	۱۳	تنگن	تکن
۱۷۲	۷	بجملہ راگنی	منجملہ راگنی	۱۸۴	۱۸	مثلاً اول	مثلث مثلاً جیسے اول

نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح	نمبر صفحہ	نمبر سطر	لفظ غلط	لفظ صحیح
١٩١	٨	سگرتی خالی	نجفا علی خالی	٢٢٣	٠	فصل ہشتم	فصل نہم
١٩٣	١٤	تہن ٣	تُہن ٣	٢٢٤	٠	باب ششم فصل نہم	معدن الموسیقی
٢٠٢	١٥	اے بہا بکی	اے بہار بکی	٢٢٤	١٣	نوا شابہ	نوا مشابہ
٢١٣	٠	فصل اول	فصل دوئم	٢٣٥	١٨	اشارہ سمت	اشارہ سمت
٢١٥	٩	انسلاف	اختلاف	٢٤٦	٩	علی ہذا القیاس	علی ہذا القیاس
٢١٧	٠	فصل چہارم	فصل پنجم	٢٤٨	١٦	یعنی ہہوار	یعنی ہموار
٢١٩	٠	فصل پنجم	فصل ششم	٢٥٨	٦	رقم مولفہ	راقم مؤلف
٢٢١	٠	فصل ہفتم	فصل ہشتم	١	٩ و ٨	اور کتاب سے لیکر درج ہے تک	عبارت لفظ تحریر کی
				٦	١٥	داداصاحب	ناناصاحب

تصحیح صفحہ ۸۸ متعلق معدن الموسیقی

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
الفاظ طرز جدید	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نام سُر ہفتگانہ	کھرج	رکھب	گندھار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد
نام بائیس سرت	تیبرا، کمودتی، مندرکا، چھندوتی	دیاوتی، رنجنی، رکتکا	اُودرا، کرودھا	بجرکا، پرسارنی، پریتی، مارجنی	چھتی، رکتا، سندیپنی، الاپنی	مدنتی، روہنی، رمیا	اُگرا، چھوبھنی
سُر اول گرام کے	سا، رے	گا، م	پا	دھا	نی، سا	رے	گا
اکیس مورچھنا	۱ اودترمند، ۲ رنجنی، ۳ اترانتھا، ۴ سدہ کھرجا	۵ مجھری کرتا، ۶ اسوکرانتھا، ۷ ابروکتا	سوبیرے، ۹ ہرناسوا	۱۰ کلوپتا، ۱۱ بارسلی، ۱۲ برکھرکا	۱۳ سدہپیا، ۱۴ کوڑپی، ۱۵ پہرا، ۱۶ لبسالا	۱۷ سونکی، ۱۸ لبسارکا، ۱۹ روتی	۲۰ برکنتا، ۲۱ ونتا
سولہ کلا	۱، ۲، ۳، ۴	۵، ۶	۷	۸، ۹، ۱۰	۱۱، ۱۲، ۱۳	۱۴، ۱۵	۱۶
سات سُرت	کھرج	رکھب	گندھار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد
بائیس سرت	تیبرا، کمودتی، مندرکا، چھندوتی	دیاوتی، رنجنی، رکتکا	اُودرا، کرودھا	بجرکا، پرسارنی، پریتی، مارجنی	چھتی، رکتا، سندیپنی، الاپنی	مدنتی، روہنی، رمیا	اُگرا، چھوبھنی
دوم گرام	رے، گا	ما، پا	دھا	نی	سا	رے	گا، ما
اکیس مورچھنا	۱ اودترمند، ۲ رنجنی، ۳ اترانتھا، ۴ سدہ کھرجا	۵ مجھری کرتا، ۶ اسوکرانتھا، ۷ ابروکتا	سوبیرے، ۹ ہرناسواد	۱۰ کلوپتا، ۱۱ بارسکے، ۱۲ برکھرکا	۱۳ سدہپیا، ۱۴ کوڑپی، ۱۵ پہرا، ۱۶ لبسالا	۱۷ سونکی، ۱۸ لبسارکا، ۱۹ روتی	۲۰ برکنتا، ۲۱ انتا
سولہ کلا	۱، ۲، ۳، ۴	۵، ۶	۷	۸، ۹، ۱۰	۱۱، ۱۲، ۱۳	۱۴، ۱۵	۱۶
سات سُر	کھرج	رکھب	گندھار	مدھم	پنچم	دھیوت	نکھاد
بائیس سرت	تیبرا، کمودتی، مندرکا، چھندوتی	دیاوتی، رنجنی، رکتکا	اُودرا، کرودھا	بجرکا، پرسارنی، پریتی، مارجنی	چھتی، رکتا، سندیپنی، الاپنی	مدنتی، روہنی، رمیا	اُگرا، چھوبھنی
سوم گرام	رے	گا	ما	پا، دھا	نی	سا	
اکیس مورچھنا	۱ اودترمند، ۲ رنجنی، ۳ اترانتھا، ۴ سدہ کھرجا	۵ مجھری کرتا، ۶ اسوکرانتھا، ۷ ابروکتا	سوبیرے، ۹ ہرناسواد	۱۰ کلوپتا، ۱۱ بارسکے، ۱۲ برکھرکا	۱۳ سدہپیا، ۱۴ کوڑپی، ۱۵ پہرا، ۱۶ لبسالا	۱۷ سونکی، ۱۸ لبسارکا، ۱۹ روتی	۲۰ برکنتا، ۲۱ انتا

تاریخ طبع کتاب ہذا

نتیجہ فکر جناب سید منشی قمرالدین احمد صاحب قمر رئیس سندیلہ

یہ اپنے طرز کی پہلی عجب تصنیف ہے۔ اسمین — کہین دھرپد کہین ٹھمری کہین ٹپہ کہین سرگم

کرم اس کے مصنف تھے طبیب و شاعر یکتا — وہ موسیقی کے فن کے تھے نہ موجد بلکہ تھے خاتم

نہان تھا ایسا کامل کہ گمنامی کے پردے مین — لحد پر بیکسی کرتی تھی اسکے نام کا ماتم

کیا احسان میر واجد علی نے اسکو چھپوا کر — کرم کا نام زندہ ہو کے اب ہے اشرف و اکرم

مسیحی سن مین یہ تاریخ مین نے اے قمر کہدی

کتاب نغمۂ دلچسپ و مطبوع دل عالم

سنہ ۱۹۲۵ء

ختم شد

اعلان

جس قدر جلدوں کی ضرورت ہو فرید علی اشرف کلرک
قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی سے طلب فرمائیں

[illegible]